Globethics Repository

Hidayat al-Ummah 'ala Minhaj al-Quran wa al-Sunnah (Charter of Guidance for the Muslim Umma Derived from the Qur’ an and Hadith (vol. 9)

This page was generated automatically upon download from the Globethics Repository. More information on Globethics see https://www.globethics.net. Data and content policy of Globethics Repository see https://repository.globethics.net/pages/policy.

Item Type	Book
Authors	Al-Qodiri, Muhammad Thohir
Publisher	Manshurat Minhaj al-Quran
Rights	With permission of the license/copyright holder
Download date	2026-06-23 14:09:22
Link to Item	http://hdl.handle.net/20.500.12424/187007

فَصْلٌ فِي مَحَبَّةِ الْجَمَادَاتِ لِلنَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ جمادات کی محبت کا بیان﴾

١. مَحَبَّةُ الْجِبَالِ لِلنَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور ﷺ کے ساتھ پہاڑوں کی محبت﴾

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

١. عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ رضی الله عنه قَالَ: أَقْبَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوْکَ حَتَّی إِذَا أَشْرَفْنَا عَلَی الْمَدِيْنَةِ قَالَ: هَذِهِ طَابَةُ وَهَذَا أُحُدٌ جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم غزوہ تبوک سے واپسی کے دوران حضور نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ تھے۔ جب ہم مدینہ منورہ کے نزدیک پہنچے تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ طابہ (یعنی مدینہ منورہ) ہے اور یہ اُحد پہاڑ ہے جو ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رضی الله عنه قَالَ: صَعِدَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَی أُحُدٍ وَمَعَهُ أَبُوْبَکْرٍ

١: أخرجه البخاري في الصحيح، کتاب: المغازي، باب نزول النبي ﷺ الحجر، ٤/١٦١٠، الرقم: ٤١٦٠، وفي کتاب: الزکاة، باب: خرص التمر، ٢/٥٣٩، الرقم: ١٤١١، ومسلم في الصحيح، کتاب: الفضائل، باب: في معجزات النبي ﷺ، ٤/١٧٨٥، الرقم: ١٣٩٢، وفي کتاب: الحج، باب: أحد جبل يحبنا ونحبه، ٢/١٠١١، الرقم: ١٣٩٢، وابن أبي شيبة في المصنف، ٧/٤٢٣، الرقم: ٣٧٠٠٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/٤٢٤، الرقم: ٢٣٦٥٢، وابن حبان في الصحيح، ١٠/٣٥٥، والبيهقي في السنن الکبری، ٦/٣٧٢، الرقم: ١٢٨٨٩، وأبو نعيم في دلائل النبوة: ١٧١، الرقم: ٢١٢۔

٢: أخرجه البخاري في الصحيح، کتاب: المناقب، باب: مناقب عمر بن الخطاب أبي حفص القرشي العدوي، ٣/١٣٤٨، الرقم: ٣٤٨٣، وأبو يعلی في المسند، ١٣/٥٠٩، ٥١٠،—

وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ. فَرَجَفَ بِهِمْ فَضَرَبَهُ بِرِجْلِهِ وَقَالَ: اثْبُتْ أُحُدُ. فَمَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيقٌ أَوْ شَهِيْدَانِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَأَبُوْ يَعْلَى.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک روز حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کوہِ اُحد پر چڑھے اور آپ کے ساتھ حضرت ابو بکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم تھے۔ پہاڑ کو وجد آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے اپنے پاؤں کے ساتھ ٹھوکر مارتے ہوئے فرمایا: اُحد ٹھہر جا! تیرے اوپر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہیدوں کے سوا اور کوئی نہیں۔'' اس حدیث کو امام بخاری، ابن حبان اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

٣. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم كَانَ عَلَى حِرَاءٍ هُوَ وَأَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ فَتَحَرَّكَتِ الصَّخْرَةُ. فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: اهْدَأْ، فَمَا عَلَيْكَ إِلاَّ نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيْقٌ أَوْ شَهِيْدٌ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حرا پہاڑ پر تشریف فرما تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہم بھی تھے۔ اتنے میں پہاڑ نے حرکت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ٹھہر جا، کیونکہ تیرے اوپر نبی، صدیق اور شہید کے سوا کوئی نہیں ہے۔''

اسے امام مسلم اور امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

٤. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم كَانَ عَلَى جَبَلِ حِرَاءٍ فَتَحَرَّكَ فَقَالَ

-------- الرقم: ٧٥١٨، وابن حبان في الصحيح، ١٤/٤١٥، الرقم: ٦٤٩٢، وابن أبي عاصم في السنة، ٢/٦٢١، الرقم: ١٤٤٠ وأبو حاتم في الثقات، ٢/٢٤٢۔

٣: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل طلحة والزبير، ٤/١٨٨٠، الرقم: ٢٤١٧، والترمذي في السنن، كتاب: المناقب، باب: في مناقب عثمان بن عفان، ٥/ ٦٢٤، الرقم: ٣٦٩٦، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/٥٥، الرقم: ٨١٩٠۔

٤: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل طلحة والزبير،

رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اسْكُنْ حِرَاءُ، فَمَا عَلَيْکَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيْقٌ أَوْ شَهِيْدٌ وَعَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ وَأَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ رضي الله عنهم. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ حرا پہاڑ پر تھے، وہ ہلنے لگا، حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے حرا ٹھہر جا! تجھ پر صرف نبی ہے، یا صدیق ہے، یا شہید ہے۔ اس پہاڑ پر حضور نبی اکرم ﷺ تھے اور حضرت ابو بکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت طلحہ، حضرت زبیر اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم تھے۔‘‘ اس حدیث کو امام مسلم، ابو داود اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

٥. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَلَى حِرَاءٍ فَتَزَلْزَلَ الْجَبَلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اثْبُتْ حِرَاءُ، مَا عَلَيْکَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيْقٌ أَوْ شَهِيْدٌ. وَعَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ وَأَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ وَسَعِيْدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ رضي الله عنهم.

رَوَاهُ أَبُوْ يَعْلَى وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ جبلِ حراء پر تھے کہ وہ کانپنے لگا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے حراء ٹھہر جا، تجھ پر سوائے نبی، صدیق یا شہید کے کوئی نہیں۔ اور اس پر حضور نبی اکرم ﷺ، ابو بکر، عمر، عثمان، علی، طلحہ، زبیر عبد الرحمٰن بن عوف، سعد بن ابی وقاص اور سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہم تھے۔‘‘ اس حدیث کو امام ابو یعلی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

.... ١٨٨٠/٤، الرقم: ٢٤١٧، وأبو داود عن سعيد بن زيد في السنن، كتاب: السنة، باب: في الخلفاء، ٢١١/٤، الرقم: ٤٦٤٨، وابن أبي شيبة في المصنف، ٣٥١/٦، الرقم: ٣١٩٤٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤١٩/٢، الرقم: ٩٤٢٠، والنسائي في السنن الكبرى، ٥٥/٥، الرقم: ٨١٩٠.

٥: أخرجه أبو يعلى في المسند، ٣٣٣/٤، الرقم: ٢٤٤٥، والطبراني في المعجم الكبير، ١٥٩/١١، الرقم: ١١٦٧١، وابن أبي عاصم في السنة، ٦٢٢/٢، الرقم: ١٤٤٦، ومحب طبري في الرياض النضرة، ٢٢٢/١.

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

٦. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَالِمِ الْمَازِنِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ فُلَانٌ إِلَى الْكُوْفَةِ أَقَامَ فُلَانٌ خَطِيْبًا فَأَخَذَ بِيَدِي سَعِيْدُ بْنُ زَيْدٍ فَقَالَ: أَلَا تَرَى إِلَى هَذَا الظَّالِمِ فَأَشْهَدُ عَلَى التِّسْعَةِ إِنَّهُمْ فِي الْجَنَّةِ وَلَوْ شَهِدْتُ عَلَى الْعَاشِرِ لَمْ إِيْثَمْ قَالَ ابْنُ إِدْرِيسَ: وَالْعَرَبُ تَقُوْلُ آثَمُ قُلْتُ: وَمَنِ التِّسْعَةُ؟ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى حِرَاءٍ: اثْبُتْ حِرَاءُ، إِنَّهُ لَيْسَ عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيْقٌ أَوْ شَهِيْدٌ قُلْتُ: وَمَنِ التِّسْعَةُ؟ قَالَ: رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَأَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ قُلْتُ وَمَنِ الْعَاشِرُ؟ فَتَلَكَّأَ هُنَيَّةً ثُمَّ قَالَ: أَنَا.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَحْمَدُ.

’’عبد اللہ بن سالم مازنی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے سنا۔ عبد اللہ کا بیان ہے کہ جب فلاں کوفے میں آیا اور اُس نے فلاں کو خطبہ دینے کے لیے کھڑا کیا تو حضرت سعید بن زید نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: کیا تم اس ظالم کو نہیں دیکھتے۔ نو (۹) حضرات کے متعلق تو میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ جنتی ہیں اور اگر دسویں کے متعلق بھی گواہی دوں تو گنہگار نہیں ہوں گا۔ میں عرض گزار ہوا کہ وہ نو حضرات کون ہیں؟ ارشاد ہوا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جبکہ آپ حراء کے اوپر تھے: اے حراء ٹھہر جا کیونکہ تیرے اوپر نبی، صدیق اور شہیدوں کے سوا کوئی نہیں ہے۔ نو حضرات کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وہ ابوبکر، عمر، عثمان، علی، طلحہ، زبیر، سعد بن ابی وقاص اور عبد الرحمن بن عوف ہیں۔ میں عرض گزار ہوا کہ دسواں کون ہے؟ وہ کچھ دیر خاموش رہے اور پھر فرمایا کہ میں ہوں۔‘‘

اس حدیث کو امام ابوداود، ابن ابی شیبہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٦: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: السنة، باب: في الخلفاء، ٤/٢١١، الرقم: ٤٦٤٨، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٥١، الرقم: ٣١٩٤٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/١٨٨، الرقم: ١٦٣٨، والبزار في المسند، ٤/٩١، الرقم: ٢١٦٣، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/٥٥، الرقم: ٨١٩٠، وابن حبان في الصحيح، ١٥/٤٥٧، الرقم: ٦٩٩٦، والطبراني في المعجم الأوسط، ١/٢٧٣، الرقم: ٨٩٠.

٧. عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ حَزْنٍ الْقُشَيْرِيِّ قَالَ: شَهِدْتُ الدَّارَ حِيْنَ أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ عُثْمَانُ فَقَالَ.... أَنْشُدُكُمْ بِاللهِ وَالْإِسْلَامِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ عَلَى ثَبِيْرِ مَكَّةَ وَمَعَهُ أَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَأَنَا فَتَحَرَّكَ الْجَبَلُ حَتَّى تَسَاقَطَتْ حِجَارَتُهُ بِالْحَضِيْضِ قَالَ: فَرَكَضَهُ بِرِجْلِهِ وَقَالَ: اسْكُنْ ثَبِيْرُ، فَإِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَصِدِّيْقٌ وَشَهِيْدَانِ قَالُوْا: اَللّٰهُمَّ، نَعَمْ. قَالَ: اللهُ أَكْبَرُ شَهِدُوْا لِي وَرَبِّ الْكَعْبَةِ أَنِّي شَهِيْدٌ ثَلَاثًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ. وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

قال القاضي أبو بكر بن العربي رحمه الله تعلى في العارضة: ...... إنما اضطربت الصخرة ورجف الجبل استعظاماً لما كان عليه من الشرف، وبمن كان عليه من الأشراف.(١)

قال ابن المنير - فيما نقله القسطلاني - رحمهما الله تعالى، في الإرشاد: الحكمة في ذلك أنه لما ارتجف أراد النبي ﷺ أن يبين أن هذه الرجفة ليست من جنس رجفة الجبل بقوم موسى عليه السلام لَمَّا حرَّفوا الكَلِمَ، فتلك رجفة الغضب، وهذه هزة الطرب، ولهذا نص على مقام النبوة والصِّدِّيقية والشهادة، التي توجب سرور ما اتصلت به، فأقر الجبل بذلك، فاستقر.(٢)

٧: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب، باب: في مناقب عثمان بن عفان رضي الله عنه، ٥/٦٢٧، الرقم: ٣٧٠٣، والنسائي في السنن، كتاب: الأحباس، باب: وقف المساجد، ٦/٢٣٥، الرقم: ٣٦٠٨، وفي السنن الكبرى، ٤/٩٧، الرقم: ٦٤٣٥، والدارقطني في السنن، ٤/١٩٦، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ١/٤٤٦، ٤٤٧، الرقم: ٣٢١، ٣٢٢، وابن أبي عاصم في السنة، ٢/٥٩٤، الرقم: ١٣٠٥۔

(١) أبو بكر بن العربي في عارضة الأحوذي، ١٣/١٥١-١٥٤۔

(٢) إرشاد الساري، ٦/٩٧، ولامع الدراري، ٦/٩٧۔

”حضرت ثمامہ بن حزم قشیری بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دولت کدہ کے پاس آیا۔ اس وقت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ گھر کے اوپر سے لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرما رہے تھے..... میں تمہیں اللہ تعالیٰ اور اسلام کی قسم دیتا ہوں کیا تم جانتے ہو کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ثبیرِ مکہ پر تھے اور آپ کے ساتھ حضرت ابو بکر، عمر اور میں (رضی اللہ عنہم) بھی تھا۔ پہاڑ متحرک ہوا یہاں تک کہ اس کے پتھر نیچے گرنے لگے۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پاؤں کی ٹھوکر مار کر فرمایا ٹھہر ثبیر! ٹھہر جا، کیونکہ تیرے اُوپر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔ محاصرین نے کہا ہاں (ٹھیک ہے)۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ اکبر! ان لوگوں نے میرے حق میں گواہی دی۔ رب کعبہ کی قسم میں شہید ہوں، تین مرتبہ فرمایا۔“

اس حدیث کو امام ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے۔ اور امام ابو عیسیٰ نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

”قاضی ابو بکر بن العربی رحمہ اللہ تعالی ”عارضة الأحوذي“ میں بیان کرتے ہیں کہ بے شک چٹان تھرتھرانے لگی اور پہاڑ لرزاں ہو گئے، اُس شرف کو بڑا جانتے ہوئے جو اشرافِ عرب کا ان پر جلوہ افروز ہونے سے انہیں ملا۔“

”ابن منیر نے - امام قسطلانی رحمہما اللہ تعالی نے جو کچھ نقل کیا ہے - کے بارے میں ”الارشاد الساري“ میں بیان کیا ہے کہ اس چیز میں جو حکمت پنہاں ہے وہ یہ ہے کہ جب وہ پہاڑ لرزاں ہوا تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چاہا کہ وہ یہ بیان فرما دیں کہ یہ وہ لرزہ اور تھرتھراہٹ نہیں ہے جو قوم موسیٰ علیہ السلام پر پہاڑ کی ہوئی تھی جب انہوں نے کلمات میں تحریف کے جرم کا ارتکاب کیا، پس وہ تھرتھراہٹ غضب کی تھی، اور یہ خوشی اور قرب کی تھی، اسی لیے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مقام نبوت، صدیقیت اور شہادت کو بیان فرما دیا، جو موجب سرور و فرحت ہیں، پس پہاڑ نے بھی اس چیز کا اقرار کیا اور پھر استقرار پکڑ لیا۔“

www.MinhajBooks.com

۲. مَحَبَّةُ الْأَحْجَارِ لِلنَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ پتھروں کی محبت﴾

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

١. عَنْ أَبِي مُوْسَی الْأَشْعَرِيِّ ﷺ قَالَ: خَرَجَ أَبُوْ طَالِبٍ إِلَی الشَّامِ وَخَرَجَ مَعَهُ النَّبِيُّ ﷺ فِي أَشْيَاخٍ مِنْ قُرَيْشٍ. فَلَمَّا أَشْرَفُوْا عَلَی الرَّاهِبِ هَبَطَ فَحَلُّوْا رِحَالَهُمْ فَخَرَجَ إِلَيْهِمُ الرَّاهِبُ وَكَانُوْا قَبْلَ ذٰلِکَ يَمُرُّوْنَ بِهِ فَـلَا يَخْرُجُ إِلَيْهِمْ وَلَا يَلْتَفِتُ. قَالَ: فَهُمْ يَحُلُّوْنَ رِحَالَهُمْ، فَجَعَلَ يَتَخَلَّلُهُمُ الرَّاهِبُ حَتّٰی جَاءَ فَأَخَذَ بِيَدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَقَالَ: هٰذَا سَيِّدُ الْعَالَمِيْنَ، هٰذَا رَسُوْلُ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، يَبْعَثُهُ اللهُ رَحْمَةً لِلْعَالَمِيْنَ. فَقَالَ لَهُ أَشْيَاخٌ مِنْ قُرَيْشٍ: مَا عِلْمُکَ؟ فَقَالَ: إِنَّكُمْ حِيْنَ أَشْرَفْتُمْ مِنَ الْعَقَبَةِ لَمْ يَبْقَ شَجَرٌ وَلَا حَجَرٌ إِلَّا خَرَّ سَاجِدًا وَلَا يَسْجُدَانِ إِلَّا لِنَبِيٍّ...... الحديث.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْبَزَّارُ. وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَی: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت ابو موسیٰ اشعری ﷺ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابو طالب روسائے قریش کے ہمراہ شام کی طرف روانہ ہوئے۔ حضور نبی اکرم ﷺ بھی آپ کے ہمراہ تھے۔ راستے میں جب وہ راہب کے پاس پہنچے تو حضرت ابو طالب اپنی سواری سے نیچے اتر آئے۔ باقی لوگوں نے بھی

١: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب، باب: ما جاء في بدء نبوة النبي ﷺ، ٥/٥٩٠، الرقم: ٣٦٢٠، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣١٧، الرقم: ٣١٧٣٣، و ٧/٣٢٧، الرقم: ٣٦٥٤١، والبزار في المسند، ٨/٩٧، الرقم: ٣٠٩٦، والحاكم في المستدرك، ٢/٦٧٢، الرقم: ٤٢٢٩، وأبو نعيم في دلائل النبوة، ١/٤٥، الرقم: ١٩۔

اپنے کجاوے کھول دیئے۔ راہب ان کی طرف نکلا حالانکہ اس سے پہلے وہ اس کے پاس سے گزرا کرتے تھے لیکن وہ ان کے پاس نہیں آیا کرتا تھا اور نہ ہی ان کی طرف متوجہ ہوتا تھا۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگ ابھی کجاوے کھول ہی رہے تھے کہ وہ ان کے درمیان چلنے لگا یہاں تک کہ وہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب پہنچا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہاتھ پکڑ کر کہا: یہ تمام جہانوں کا سردار اور رب العالمین کا رسول ہے! وہ انہیں تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر مبعوث کرے گا۔ روسائے قریش نے اس سے پوچھا: تمہیں کس نے بتایا؟ اس نے کہا: جب تم لوگ عقبہ سے چلے تو تمام درخت اور پتھر ان کو سجدہ کر رہے تھے اور وہ صرف نبی کو ہی سجدہ کرتے ہیں۔......‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، حاکم، ابن ابی شیبہ اور بزار نے روایت کیا ہے۔

۲. عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: إِنَّ بِمَكَّةَ حَجَرًا كَانَ يُسَلِّمُ عَلَيَّ لَيَالِي بُعِثْتُ، إِنِّي لَأَعْرِفُهُ الْآنَ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَالطَّيَالِسِيُّ وَأَبُوْيَعْلَى وَالطَّبَرَانِيُّ. وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مکہ مکرمہ میں ایک پتھر ہے جو مجھے بعثت کی راتوں میں سلام کیا کرتا تھا۔ میں اسے اب بھی پہچانتا ہوں۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، احمد، طیالسی، ابو یعلی اور طبرانی نے روایت کیا ہے اور ابو عیسیٰ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن ہے۔

۳. عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بِمَكَّةَ. فَخَرَجَ فِي بَعْضِ

۲: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب، باب: في آيات إثبات نبوة النبي صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وما قد خصه الله عزوجل، ٥/٥٩٢، الرقم: ٣٦٢٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/١٠٥، الرقم: ٢١٠٤٣، وأبو يعلى في المسند، ١٣/٤٥٩، الرقم: ٧٤٦٩، والطبراني في المعجم الكبير، ٢/٢٣١، الرقم: ١٩٦١، والطيالسي في المسند، ١/١٠٦، الرقم: ٧٨١، والبيهقي في دلائل النبوة، ٢/١٥٣۔

۳: أخرجه الترمذي فى السنن، كتاب: المناقب، باب: ٦، ٥/٥٩٣، الرقم: ٣٦٢٦، والدارمى فى السنن، باب: ما أكرم الله به نبيه من إيمان الشجر به والبهائم والجن، —

نَوَاحِيْهَا فَمَا اسْتَقْبَلَهُ شَجَرٌ وَلَا جَبَلٌ إِلَّا قَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ، يَا رَسُوْلَ اللهِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ وَاللَّفْظُ لَهُ. وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم مکہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ تھے۔ آپ ﷺ مکہ کے گرد و نواح میں گئے تو راستے میں جو پتھر اور درخت آپ ﷺ کے سامنے آتا تو وہ کہتا: اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ، يَا رَسُوْلَ اللهِ ’یا رسول اللہ! آپ پر سلام ہو۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ الفاظ حاکم کے ہیں اور امام حاکم فرماتے ہیں: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

٤. عَنْ عِبَادٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: لَقَدْ رَأَيْتُنِي أَدْخُلُ مَعَهُ يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ الْوَادِيَ. فَلَا يَمُرُّ بِحَجَرٍ وَلَا شَجَرٍ إِلَّا قَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ، يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَأَنَا أَسْمَعُهُ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت عباد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: میں نے دیکھا کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ فلاں فلاں وادی میں داخل ہوا۔ آپ ﷺ جس بھی پتھر یا درخت کے پاس سے گزرتے تو وہ کہتا: اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ، يَا رَسُوْلَ اللهِ ’یا رسول اللہ! آپ پر سلام ہو‘ اور میں یہ تمام سن رہا تھا۔‘‘ اس حدیث کو امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٥. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَدِمَ وَفْدُ الْيَمَنِ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ

۱/۳۱، الرقم: ۲۱، والحاكم في المستدرك، ۲/۶۷۷، الرقم: ۴۲۳۸، والمقدسی فی الأحاديث المختارة، ۲/۱۳۴، الرقم: ۵۰۲، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ۲/۱۵۰، الرقم: ۱۸۸۰، والمزي فی تهذيب الكمال، ۱۴/۱۷۵، الرقم: ۳۱۰۳، والجرجانی فی تاريخ جرجان، ۱/۳۲۹، الرقم: ۶۰۰۔

٤: أخرجه البيهقي في دلائل النبوة، ۲/۱۵۴، وابن كثير في شمائل الرسول: ۲۵۹، ۲۶۰، وفي البداية والنهاية، ۳: ۱۶۔

٥: أخرجه الحكيم الترمذي في نوادر الأصول ۲/۲۱۶، ۲۱۷، والعيني في عمدة القاري، ۱۱/۷۸۔

فَقَالُوْا: ...... يَا أَبَا الْقَاسِمِ، إِنَّا قَدْ خَبَأْنَا لَکَ خَبِيْئًا. فَقَالَ: سُبْحَانَ اللهِ، إِنَّمَا يُفْعَلُ هَذَا بِالْکَاهِنِ؛ وَالْکَاهِنُ وَالْمُتَکَهِّنُ وَالْکَهَانَةُ فِي النَّارِ. فَقَالَ لَهُ أَحَدُهُمْ: فَمَنْ يَشْهَدُ لَکَ أَنَّکَ رَسُوْلُ اللهِ؟ قَالَ: فَضَرَبَ بِيَدِهِ إِلَی حَفْنَةِ حَصْبَاءَ فَأَخَذَهَا فَقَالَ: هَذَا يَشْهَدُ أَنِّي رَسُوْلُ اللهِ. قَالَ: فَسَبَّحْنَ فِي يَدِهِ وَقُلْنَ: نَشْهَدُ أَنَّکَ رَسُوْلُ اللهِ. رَوَاهُ الْحَکِيْمُ التِّرْمِذِيُّ.

’’حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے: یمن سے ایک وفد حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا: ...... اے ابو القاسم! ہم نے آزمائش کے طور پر آپ سے ایک چیز چھپا رکھی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: سبحان اللہ، ایسا تو کاہنوں سے کیا جاتا ہے۔ اور کاہن (اٹکل سے آئندہ کی باتیں بتانے والا) اور متکہن (اپنے آپ کو کاہن ظاہر کرنے والا) اور کہانت جہنم میں ہوں گے۔ اُن میں سے کسی نے کہا: اس بات کی کون گواہی دیتا ہے کہ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں؟ راوی بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے تھوڑی سی کنکریوں کی طرف ہاتھ بڑھایا اور انہیں مٹھی میں لے کر فرمایا: یہ گواہی دیں گی کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ کنکریوں نے تسبیح پڑھی اور پکار اٹھیں کہ ہم گواہی دیتی ہیں کہ آپ ﷺ بلا شبہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے رسول ہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام حکیم ترمذی نے روایت کیا ہے۔

٦. عَنْ عَبَّاسٍ قَالَ: شَهِدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَلَزِمْتُ أَنَا وَأَبُوْ

٦: أخرجه مسلم في الصحيح، کتاب: الجهاد والسير، باب: في غزوة حنين، ١٣٩٨/٣، الرقم: ١٧٧٥، وعبد الرزاق في المصنف، ٣٨٠/٥، ٣٨١، الرقم: ٩٧٤١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢٠٧/١، الرقم: ١٧٧٥، وفي فضائل الصحابة، ٩٢٧/٢، الرقم: ١٧٧٥، والنسائي في السنن الکبری، ١٩٤/٥، الرقم: ٨٦٤٧، وابن حبان في الصحيح، ٥٢٣/١٥، ٥٢٤، الرقم: ٧٠٤٩، والحميدي في المسند، ٢١٨/١، الرقم: ٤٥٩، وأبو عوانة في المسند، ٢٧٦/٤، الرقم: ٦٧٤٨، وابن سعد في الطبقات الکبری، ١٥٥/٢، والشيباني في الآحاد والمثاني، ٢٧٣/١، الرقم: ٣٥٦، والمزي في تهذيب الکمال، ١٣٥/٢٤، وابن حجر العسقلاني في فتح الباري، ٣١/٨۔

سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَلَمْ نُفَارِقْهُ وَرَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَلَى بَغْلَةٍ لَهُ بَيْضَاءَ أَهْدَاهَا لَهُ فَرْوَةُ بْنُ نُفَاثَةَ الْجُذَامِيُّ فَلَمَّا الْتَقَى الْمُسْلِمُوْنَ وَالْكُفَّارُ وَلَّى الْمُسْلِمُوْنَ مُدْبِرِيْنَ فَطَفِقَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَرْكُضُ بَغْلَتَهُ قِبَلَ الْكُفَّارِ .... أَخَذَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ حَصَيَاتٍ فَرَمَى بِهِنَّ وُجُوْهَ الْكُفَّارِ ثُمَّ قَالَ: انْهَزَمُوْا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ قَالَ: فَذَهَبْتُ أَنْظُرُ فَإِذَا الْقِتَالُ عَلَى هَيْئَتِهِ فِيْمَا أَرَى قَالَ: فَوَاللهِ، مَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَمَاهُمْ بِحَصَيَاتِهِ فَمَا زِلْتُ أَرَى حَدَّهُمْ كَلِيْلًا وَأَمْرَهُمْ مُدْبِرًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ غزوہ حنین میں، میں حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھا، میں اور حضرت ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ساتھ رہے، اور آپ سے بالکل الگ نہیں ہوئے۔ حضور نبی اکرم ﷺ اس سفید رنگ کی خچر پر سوار تھے جو آپ کو فروہ بن نفاثہ جذامی نے ہدیہ کی تھی، جب مسلمانوں اور کفار کا مقابلہ ہوا تو مسلمان پیٹھ پھیر کر بھاگے۔ حضور نبی اکرم ﷺ اپنے خچر کو کفار کی جانب دوڑا رہے تھے...... پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے چند کنکریاں اُٹھائیں اور کفار کے چہروں کی طرف پھینکیں اور فرمایا: رب محمد کی قسم! یہ ہار گئے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں دیکھ رہا تھا لڑائی اسی تیزی کے ساتھ جاری تھی، میں اسی طرح دیکھ رہا تھا کہ اچانک آپ نے کنکریاں پھینکیں بخدا میں نے دیکھا کہ ان کا زور ٹوٹ گیا اور وہ پیٹھ پھیر کر بھاگنے لگے۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم، عبدالرزاق اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۷. عَنْ جَابِرٍ قَالَ: دَخَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ مَكَّةَ فِي الْبَيْتِ وَحَوْلَ الْبَيْتِ ثَلَاثُمِائَةٍ وَسِتُّوْنَ صَنَمًا تُعْبَدُ مِنْ دُوْنِ اللهِ. قَالَ: فَأَمَرَ بِهَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَكُبَّتْ كُلُّهَا لِوُجُوْهِهَا ثُمَّ قَالَ: ﴿جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ط اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا۝﴾ [الإسراء، ١٧: ٨١]. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

۷: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٧/٤٠٣، الرقم: ٣٦٩٠٥، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٣/٦٠۔

”حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کی معیت میں مکہ مکرمہ میں بیت اللہ میں داخل ہوئے اور خانہ کعبہ میں اس وقت تین سو ساٹھ بت تھے، جن کی اللہ کے مقابلہ میں عبادت کی جاتی تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے انہیں حکم دیا تو وہ سارے کے سارے منہ کے بل گر پڑے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ﴿حق آ گیا اور باطل بھاگ گیا، بے شک باطل نے زائل و نابود ہی ہو جانا ہےo﴾۔“ اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

٨. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: دَخَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلَى الْكَعْبَةِ ثَلَاثُ مِائَةِ صَنَمٍ وَسِتُّوْنَ صَنَمًا، قَدْ شَدَّ لَهُمْ إِبْلِيسُ أَقْدَامَهُمْ بِالرَّصَاصِ، فَجَاءَ وَمَعَهُ قَضِيْبُهُ، فَجَعَلَ يَهْوِي بِهِ إِلَى كُلِّ صَنَمٍ مِنْهَا، فَيَخِرُّ لِوَجْهِهِ وَيَقُوْلُ: ﴿جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ط اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًاo﴾ [الإسراء، ١٧: ٨١] حَتَّى أَمَرَّ بِهِ عَلَيْهَا كُلِّهَا. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ فتح مکہ والے دن کعبہ میں داخل ہوئے، اور (اس وقت) اس میں تین سو ساٹھ بت پڑے ہوئے تھے، شیطان نے جن کے پاؤں آہنی زنجیروں سے جکڑ رکھے تھے، پس حضور نبی اکرم ﷺ ادھر تشریف لائے اور آپ ﷺ کے دست اقدس میں اپنا عصا مبارک بھی تھا۔ آپ ﷺ اس عصا کے ساتھ ان بتوں میں سے ہر بت کی طرف آئے تو ہر بت اوندھے منہ گرتا جاتا اور آپ ﷺ اس وقت یہ آیہ کریمہ پڑھ رہے تھے: ﴿حق آ گیا اور باطل بھاگ گیا، بے شک باطل نے زائل و نابود ہی ہو جانا ہےo﴾ یہاں تک کہ آپ ﷺ نے اپنے اس عصا کے ذریعے سارے بت گرا دیے۔“ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٨: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١٠/٢٧٩، الرقم: ١٠٦٥٦، وفي المعجم الصغير، ٢/٢٧٢، الرقم: ١١٥٢، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٣/٢١٢، والتميمي في دلائل النبوة، ١/١٩٦، الرقم: ٢٦٣، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٦/١٧٦، وقال: رواه الطبراني ورجاله ثقات، وأيضاً، ٧/٥١، والقرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ١٠/٣١٤، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٣/٦٠۔

فَصْلٌ فِي مَحَبَّةِ الْأَجْسَامِ الْأَرْضِيَّةِ لِلنَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور ﷺ کے ساتھ زمینی اَشیا کی محبت کا بیان﴾

١. مَحَبَّةُ الْمَاءِ لِلنَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ پانی کی محبت﴾

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

١. عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه قَالَ: أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِإِنَاءٍ، وَهُوَ بِالزَّوْرَاءِ، فَوَضَعَ يَدَهُ فِي الإِنَاءِ، فَجَعَلَ الْمَاءُ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ، فَتَوَضَّأَ الْقَوْمُ. قَالَ قَتَادَةُ: قُلْتُ لِأَنَسٍ: كَمْ كُنْتُمْ؟ قَالَ: ثَلَاثَ مِائَةٍ، أَوْ زُهَاءَ ثَلَاثِ مِائَةٍ. وَفِي رِوَايَةٍ: لَوْ كُنَّا مِائَةَ أَلْفٍ لَكَفَانَا كُنَّا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت انس رضی الله عنه روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں پانی کا ایک برتن پیش کیا گیا اور آپ ﷺ زوراء کے مقام پر تھے۔ آپ ﷺ نے برتن کے اندر اپنا دستِ مبارک رکھ دیا تو آپ ﷺ کی مبارک انگلیوں کے درمیان سے پانی کے چشمے پھوٹ نکلے اور تمام لوگوں نے وضو کر لیا۔ حضرت قتادہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی الله عنه سے دریافت کیا: آپ کتنے (لوگ)

١: أخرجه البخاری فی الصحیح، کتاب: المناقب، باب: علامات النبوة فی الإسلام، ٣/١٣٠٩ـ ١٣١٠، الرقم: ٣٣٧٩ـ ٣٣٨٠، ٥٣١٦، ومسلم فی الصحیح، کتاب: الفضائل، باب: فی معجزات النبی ﷺ، ٤/١٧٨٣، الرقم: ٢٢٧٩، والترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: ٦، ٥/٥٩٦، الرقم: ٣٦٣١، ومالك فی الموطأ، ١/٣٢، الرقم: ٦٢، والشافعی فی المسند، ١/١٥، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٣/١٣٢، الرقم: ١٢٣٧٠، والبیهقی فی السنن الکبری، ١/١٩٣، الرقم: ٨٧٨، وابن أبی شیبة فی المصنف، ٦/٣١٦، الرقم: ٣١٧٢٤ـ

تھے؟ انہوں نے جواب دیا: تین سو یا تین سو کے لگ بھگ۔ اور ایک روایت میں ہے کہ ہم اگر ایک لاکھ بھی ہوتے تو وہ پانی سب کے لئے کافی ہوتا لیکن ہم پندرہ سو تھے۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲. عَنْ عَبْدِ اللهِ رضی الله عنه قَالَ: كُنَّا نَعُدُّ الآيَاتِ بَرَكَةً، وَأَنْتُمْ تَعُدُّوْنَهَا تَخْوِيْفًا، كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِي سَفَرٍ، فَقَلَّ الْمَاءُ، فَقَالَ: اطْلُبُوْا فَضْلَةً مِنْ مَاءٍ. فَجَاؤُوْا بِإِنَاءٍ فِيْهِ مَاءٌ قَلِيْلٌ، فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ ثُمَّ قَالَ: حَيَّ عَلَى الطَّهُوْرِ الْمُبَارَكِ، وَالْبَرَكَةُ مِنَ اللهِ. فَلَقَدْ رَأَيْتُ الْمَاءَ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، وَلَقَدْ كُنَّا نَسْمَعُ تَسْبِيْحَ الطَّعَامِ وَهُوَ يُؤْكَلُ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ. وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت عبد اللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم تو معجزات کو برکت شمار کرتے تھے تم انہیں خوف دلانے والے شمار کرتے ہو۔ ہم ایک سفر میں حضور نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ تھے کہ پانی کی قلت ہوگئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کچھ بچا ہوا پانی لے آؤ، لوگوں نے ایک برتن آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں پیش کیا جس میں تھوڑا سا پانی تھا۔ آپ ﷺ نے اپنا دستِ اقدس اس برتن میں ڈالا اور فرمایا: پاک برکت والے پانی کی طرف آؤ اور برکت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ میں نے دیکھا کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی مبارک انگلیوں سے (چشمہ کی طرح) پانی ابل رہا تھا۔ علاوہ ازیں ہم کھانا کھاتے وقت کھانے سے تسبیح کی آواز سنا کرتے تھے۔‘‘

۲: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: المناقب، باب: علامات النبوة فی الإسلام، ۳/۱۳۱۲، الرقم: ۳۳۸٦، والترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: ٦، ۵/۵۹۷، الرقم: ۳٦۳۳، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۱/٤٦۰، الرقم: ٤۳۹۳، وابن خزيمة فی الصحيح، ۱/۱۰۲، الرقم: ۲۰٤، والدارمی فی السنن، ۱/۲۸، الرقم: ۲۹، وابن أبی شيبة فی المصنف، ٦/۳۱٦، الرقم: ۳۱۷۲۲، والبزار فی المسند، ٤/۳۰۱، الرقم: ۱۹۷۸، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ٤/۳۸٤، الرقم: ٤۵۰۱، وأبويعلی فی المسند، ۹/۲۵۳، الرقم: ۵۳۷۲، والشاشی فی المسند، ۱/۳۵۸، الرقم: ۳٤٦، واللالکائی فی اعتقاد أهل السنة، ٤/۸۰۳، الرقم: ۱٤۷۹، وأبو المحاسن فی معتصر المختصر، ۱/۸، والبيهقی فی الاعتقاد، ۱/۲۷۲۔

www.MinhajBooks.com منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش

اس حدیث کو امام بخاری اور ترمذی نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے اسے حسن صحیح کہا ہے۔

۳. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ: عَطِشَ النَّاسُ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ، وَالنَّبِيُّ ﷺ بَيْنَ يَدَيْهِ رِكْوَةٌ فَتَوَضَّأَ، فَجَهِشَ النَّاسُ نَحْوَهُ، فَقَالَ: مَا لَكُمْ؟ قَالُوْا: لَيْسَ عِنْدَنَا مَاءٌ نَتَوَضَّأُ وَلَا نَشْرَبُ إِلَّا مَا بَيْنَ يَدَيْکَ، فَوَضَعَ يَدَهُ فِي الرِّكْوَةِ، فَجَعَلَ الْمَاءُ يَثُوْرُ بَيْنَ أَصَابِعِهِ كَأَمْثَالِ الْعُيُوْنِ، فَشَرِبْنَا وَتَوَضَّأْنَا قُلْتُ: كَمْ كُنْتُمْ؟ قَالَ: لَوْكُنَّا مِائَةَ أَلْفٍ لَكَفَانَا، كُنَّا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حدیبیہ کے دن لوگوں کو پیاس لگی۔ حضور نبی اکرم ﷺ کے سامنے پانی کی ایک چھاگل رکھی ہوئی تھی آپ ﷺ نے اس سے وضو فرمایا: لوگ آپ ﷺ کی طرف جھپٹے تو آپ ﷺ نے فرمایا: تمہیں کیا ہوا ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمارے پاس وضو کے لئے پانی ہے نہ پینے کے لئے۔ صرف یہی پانی ہے جو آپ کے سامنے رکھا ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے (یہ سن کر) دستِ مبارک چھاگل کے اندر رکھا تو فوراً چشموں کی طرح پانی انگلیوں کے درمیان سے جوش مار کر نکلنے لگا، ہم سب نے (خوب پانی) پیا اور وضو بھی کر لیا۔ (سالم راوی کہتے ہیں:) میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: اس وقت آپ کتنے آدمی تھے؟ انہوں نے کہا: اگر ہم ایک لاکھ بھی ہوتے تب بھی وہ پانی سب کے لئے کافی ہو جاتا، جبکہ ہم تو پندرہ سو تھے۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری اور احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔

۳: أخرجه البخاري فی الصحيح، کتاب: المناقب، باب: علامات النبوة فی الإسلام، ۱۳۱۰/۳، الرقم: ۳۳۸۳، وفی کتاب: المغازی، باب: غزوة الحديبية، ۱۵۲۶/۴، الرقم: ۳۹۲۱-۳۹۲۳، وفی کتاب: الأشربة، باب: شرب البرکة والماءِ المبارک، ۲۱۳۵/۵، الرقم: ۵۳۱۶، وفی کتاب: التفسير/الفتح، باب: إِذْ يُبَايِعُوْنَکَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ : (۱۸)، ۱۸۳۱/۴، الرقم: ۴۵۶۰، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۳۲۹/۳، الرقم: ۱۴۵۶۲، وابن خزيمة فی الصحيح، ۶۵/۱، الرقم: ۱۲۵، وابن حبان فی الصحيح، ۴۸۰/۱۴، الرقم: ۶۵۴۲، والدارمی فی السنن، ۲۱/۱، الرقم: ۲۷، وأبويعلی فی المسند، ۸۲/۴، الرقم: ۲۱۰۷، والبيهقی فی الاعتقاد، ۲۷۲/۱، وابن جعد فی المسند، ۲۹/۱، الرقم: ۸۲۔

٤. عَنِ الْبَرَاءِ رضي الله عنه قَالَ: كُنَّا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ أَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً وَالْحُدَيْبِيَةُ بِئْرٌ، فَنَزَحْنَاهَا حَتَّى لَمْ نَتْرُكْ فِيهَا قَطْرَةً، فَجَلَسَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم عَلَى شَفِيْرِ الْبِئْرِ فَدَعَا بِمَاءٍ، فَمَضْمَضَ وَمَجَّ فِي الْبِئْرِ، فَمَكَثْنَا غَيْرَ بَعِيْدٍ، ثُمَّ اسْتَقَيْنَا حَتَّى رَوِيْنَا، وَرَوَتْ أَوْ صَدَرَتْ رَكَائِبُنَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

وقال الإمام القسطلاني: وأما نبع الماء الطهور من بين أصابعه صلى الله عليه وآله وسلم، وهو أشرف المياه، فقال القرطبي: قصة نبع الماء من بين أصابعه قد تكررت منه صلى الله عليه وآله وسلم، في عدة مواطن في مشاهد عظيمة، ووردت من طرق كثيرة، يفيد مجموعها العلم القطعي المستفاد من التواتر المعنوي، ولم يسمع بمثل هذه المعجزة عن غير نبينا صلى الله عليه وآله وسلم، حيث نبع الماء من بين عظمه وعصبه ولحمه ودمه، وقد نقل ابن عبد البر عن المزني أنه قال: نبع الماء من بين أصابعه صلى الله عليه وآله وسلم أبلغ في المعجزة من نبع الماء من الحجر حيث ضربه موسى بالعصا فتفجرت منه المياه، لأن خروج الماء من الحجارة معهود بخلاف خروج الماء من بين اللحم والدم.[1]

”حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ واقعہ حدیبیہ کے روز ہماری تعداد چودہ سو تھی۔ ہم حدیبیہ کے کنویں سے پانی نکالتے رہے یہاں تک کہ ہم نے اس میں پانی کا ایک قطرہ بھی نہ چھوڑا۔ (صحابہ کرام پانی ختم ہو جانے سے پریشان ہو کر بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہوئے) سو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کنویں کے منڈیر پر آ بیٹھے اور پانی طلب فرمایا: اس سے کلی فرمائی اور وہ پانی کنویں میں ڈال

٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: علامات النبوة في الإسلام، ٣/١٣١١، الرقم: ٣٣٨٤، وابن حجر العسقلاني في فتح الباري، ٦/٥٨٥۔

(١) الإمام القسطلاني في المواهب اللّدنيّة بالمنح المحمّديّة، ٢/٢٢٧۔

دیا۔ تھوڑی ہی دیر بعد (پانی اس قدر اوپر آ گیا کہ) ہم اس سے پانی پینے لگے، یہاں تک کہ خوب سیراب ہوئے اور ہمارے سواریوں کے جانور بھی سیراب ہو گئے۔‘‘ اسے امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

’’امام قسطلانیؒ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کا ایک معجزہ آپ کی انگلیوں کے درمیان سے پانی کا جاری ہونا ہے اور یہ سب سے معزز پانی تھا۔ امام قرطبیؒ فرماتے ہیں: آپ ﷺ کی انگلیوں کے درمیان سے پانی نکلنے کا واقعہ مختلف مقامات میں متعدد بار ہوا ہے اور یہ بہت سے طرق کے ساتھ مروی ہے جن کا جمع ہونا علم قطعی یقینی کا فائدہ دیتا ہے جو تواتر معنوی سے حاصل ہوتی ہے اور اس قسم کا معجزہ ہمارے نبی اکرم ﷺ کے علاوہ کسی سے نہیں سنا گیا۔ آپ ﷺ کی مبارک ہڈیوں، پٹھوں، گوشت اور خون کے درمیان سے پانی نکلا۔ ابن عبد البر نے (اسماعیل بن یحیٰی بن اسماعیل امام جلیل متوفی ٢٦٤ھ) مزنیؒ سے نقل کیا وہ فرماتے ہیں: رسول اکرم ﷺ کی انگلیوں کے درمیان سے پانی کا نکلنا پتھر سے پانی کے نکلنے کے مقابلے میں زیادہ بلیغ (مؤثر) بات ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پتھر پر عصا مارا تو اس سے چشمے پھوٹ نکلے اور پتھر سے پانی کا نکلنا معروف بات ہے جبکہ گوشت اور خون سے پانی کے نکلنے میں یہ بات نہیں ہے۔‘‘

٥. عَنْ زِيَادِ بْنِ الْحَارِثِ الصُّدَائِيِّ رضی الله عنه قَالَ... قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّ لَنَا بِئْرًا، إِذَا كَانَ الشِّتَاءُ وَسِعَنَا مَاؤُهَا فَاجْتَمَعْنَا عَلَيْهِ وَإِذَا كَانَ الصَّيْفُ قَلَّ وَتَفَرَّقْنَا عَلَى مِيَاهٍ حَوْلَنَا، وَإِنَّا لَا نَسْتَطِيْعُ الْيَوْمَ أَنْ نَتَفَرَّقَ. كُلُّ مَنْ حَوْلَنَا عَدُوٌّ، فَادْعُ اللهَ يَسَعُنَا مَاؤُهَا، فَدَعَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ فَنَقَدَهُنَّ فِي كَفِّهِ ثُمَّ قَالَ: إِذَنِ اسْتَمُوْهَا فَأَلْقُوْا وَاحِدَةً وَاحِدَةً، وَاذْكُرُوا اسْمَ اللهِ، فَمَا اسْتَطَاعُوْا أَنْ يَنْظُرُوْا إِلَى قَعْرِهَا بَعْدُ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْأَصْبَهَانِيُّ وَالْفِرْيَابِيُّ.

www.MinhajBooks.com

٥: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٥/٢٦٢، الرقم: ٥٢٨٥، والأصبهاني في دلائل النبوة، ١/٣٣، الرقم: ٧، والفريابي في دلائل النبوة، ١/٧٢، الرقم: ٣٨، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣٤/٣٤٦، والحارث في المسند، ٢/٦٢٦، الرقم: ٥٩٨، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٥/٢٠٤، والمزي في تهذيب الكمال، ٩/٤٤٨۔

’’صحابی رسول حضرت زیاد بن حارث صدائی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ (میرے قبیلے کے) لوگوں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمارا ایک کنواں ہے، جب سردیوں کا موسم ہوتو اس کا پانی ہمارے لیے کافی ہوتا ہے اور وہ ہماری ضرورت پوری کرتا ہے لیکن جب گرمی آتی ہے تو اس کا پانی کم ہو جاتا ہے اور ہمیں پانی پینے کے لئے اردگرد جانا پڑتا ہے، جبکہ ہم مسلمان ہو چکے ہیں اور ہمارے اردگرد سب ہمارے دشمن ہیں۔ آپ اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے کنویں کا پانی بڑھا دے تاکہ ہم اس کو جمع کر لیں اور ہمیں پانی کے لئے ادھر ادھر نہ جانا پڑے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سات کنکریاں منگوائیں اور انہیں اپنے ہاتھ میں گھمایا اور دعا فرمائی، پھر فرمایا: ان کنکریوں کو لے جاؤ اور جب تم اپنے کنویں پر پہنچو تو ایک ایک کر کے ان کنکریوں کو اس میں ڈالتے جانا اور ان پر اللہ تعالیٰ کا نام لینا۔ حضرت حارث صدائی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے ایسا ہی کیا جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں حکم دیا تھا تو اس کے بعد (کنویں کا پانی اتنا بڑھ گیا کہ) ہم کنویں کی تہہ کو کبھی نہ دیکھ سکے۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی، اصبہانی اور فریابی نے روایت کیا ہے۔

www.MinhajBooks.com

٢. مَحَبَّةُ الطَّعَامِ لِلنَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور ﷺ کے ساتھ کھانے کی محبت﴾

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

١. عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: كَانَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ يُحَدِّثُ أَنَّ يَهُوْدِيَّةً مِنْ أَهْلِ خَيْبَرَ سَمَّتْ شَاةً مَصْلِيَةً ثُمَّ أَهْدَتْهَا لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَأَخَذَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ الذِّرَاعَ فَأَكَلَ مِنْهَا وَأَكَلَ رَهْطٌ مِنْ أَصْحَابِهِ مَعَهُ، ثُمّ قَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ارْفَعُوْا أَيْدِيَكُمْ وَأَرْسَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِلَى الْيَهُوْدِيَّةِ فَدَعَاهَا فَقَالَ لَهَا: أَسَمَمْتِ هَذِهِ الشَّاةَ؟ قَالَتِ الْيَهُوْدِيَّةُ: مَنْ أَخْبَرَکَ؟ قَالَ: أَخْبَرَتْنِي هَذِهِ فِي يَدِي الذِّرَاعُ. قَالَتْ: نَعَمْ. قَالَ: فَمَا أَرَدْتِ إِلَى ذٰلِکَ؟ قَالَتْ: قُلْتُ: إِنْ كَانَ نَبِيًّا فَلَمْ يَضُرَّهُ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ نَبِيًّا اسْتَرَحْنَا مِنْهُ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ.

’’ابن شہاب نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ خیبر والوں میں ایک یہودیہ عورت نے بکری کے بھنے ہوئے گوشت میں زہر ملایا اور پھر وہ گوشت حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس تحفے کے طور پر بھیج دیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے اُس کی دستی لی اور اُس سے کھایا اور آپ کے صحابہ میں سے چند اور نے بھی کھایا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے صحابہ کرام کو فرمایا: اپنے ہاتھ روک لو۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے اُس عورت کے پاس ایک آدمی بھیجا جو اُسے بلا کر لایا۔ آپ ﷺ نے اُسے فرمایا: کیا تم نے اس گوشت میں زہر ملایا ہے؟ یہودیہ عورت نے کہا: آپ کو کس نے بتایا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے اسی دستی (گوشت) نے بتایا ہے جو میرے ہاتھ میں ہے۔ اس پر اُس عورت نے کہا: ہاں (میں نے زہر ملایا ہے)۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس سے تمہارا کیا ارادہ تھا؟ اس نے کہا کہ اگر آپ نبی ہیں

١: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: الديات، باب: فيمن سقى رجلًا سماً أو أطعمه فمات، ٤/١٧٣، الرقم: ٤٥١٠، والدارمي في السنن، ١/٤٦، الرقم: ٦٨، والبيهقي في السنن الكبرى، ٨/٤٦۔

تو یہ زہر آپ کو کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا اور اگر نبی نہیں ہیں تو ہمیں آپ سے نجات مل جائے گی۔‘‘

اس حدیث کو امام ابو داود اور دارمی نے روایت کیا ہے۔

۲. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ: لَمَّا حُفِرَ الْخَنْدَقُ رَأَيْتُ بِالنَّبِيِّ ﷺ خَمَصًا شَدِيْدًا فَانْكَفَأْتُ إِلَى امْرَأَتِي فَقُلْتُ: هَلْ عِنْدَكِ شَيْءٌ فَإِنِّي رَأَيْتُ بِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ خَمَصًا شَدِيْدًا فَأَخْرَجَتْ إِلَيَّ جِرَابًا فِيهِ صَاعٌ مِنْ شَعِيْرٍ وَلَنَا بُهَيْمَةٌ دَاجِنٌ فَذَبَحْتُهَا وَطَحَنَتِ الشَّعِيْرَ فَفَرَغَتْ إِلَى فَرَاغِي وَقَطَّعْتُهَا فِي بُرْمَتِهَا ثُمَّ وَلَّيْتُ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ: لَا تَفْضَحْنِي بِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَبِمَنْ مَعَهُ فَجِئْتُهُ فَسَارَرْتُهُ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، ذَبَحْنَا بُهَيْمَةً لَنَا وَطَحَنَّا صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ كَانَ عِنْدَنَا فَتَعَالَ أَنْتَ وَنَفَرٌ مَعَكَ فَصَاحَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: يَا أَهْلَ الْخَنْدَقِ، إِنَّ جَابِرًا قَدْ صَنَعَ سُوْرًا فَحَيَّ هَلًا بِكُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا تُنْزِلُنَّ بُرْمَتَكُمْ وَلَا تَخْبِزُنَّ عَجِيْنَكُمْ حَتَّى أَجِيءَ فَجِئْتُ وَجَاءَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَقْدُمُ النَّاسَ حَتَّى جِئْتُ امْرَأَتِي فَقَالَتْ: بِكَ وَبِكَ فَقُلْتُ: قَدْ فَعَلْتُ الَّذِي قُلْتِ فَأَخْرَجَتْ لَهُ عَجِيْنًا فَبَصَقَ فِيهِ وَبَارَكَ ثُمَّ عَمَدَ إِلَى بُرْمَتِنَا فَبَصَقَ وَبَارَكَ ثُمَّ قَالَ ادْعُ خَابِزَةً فَلْتَخْبِزْ مَعِي وَاقْدَحِي مِنْ بُرْمَتِكُمْ وَلَا تُنْزِلُوْهَا وَهُمْ أَلْفٌ فَأُقْسِمُ بِاللهِ لَقَدْ أَكَلُوْا حَتَّى تَرَكُوْهُ وَانْحَرَفُوْا وَإِنَّ بُرْمَتَنَا لَتَغِطُّ كَمَا هِيَ وَإِنَّ عَجِيْنَنَا لَيُخْبَزُ كَمَا هُوَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المغازي، باب: غزوة الخندق وهي الأحزاب، ۴/۱۵۰۵، الرقم: ۳۸۷۶، ومسلم في الصحيح، كتاب: الأشربة، باب: جواز استتباعه غيره إلى دار من يثق برضاه بذلك ويتحققه تحققا تاما واستحباب الاجتماع على الطعام، ۳/۱۶۱۰، الرقم: ۲۰۳۹، والحاكم في المستدرك، ۳/۳۲، الرقم: ۴۳۲۴، والبيهقي في السنن الكبرى، ۷/۲۷۴، الرقم: ۱۴۳۷۳، وأبو عوانة في المسند، ۴/۳۵۱، الرقم: ۶۹۴۲، و ۵/۱۷۷، الرقم: ۸۳۰۷، والفريابي في دلائل النبوة، ۱/۴۹، الرقم: ۱۷۔

’’سعید بن میناء کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب خندق کھودی جارہی تھی تو میں نے دیکھا کہ حضور نبی اکرم ﷺ کو سخت بھوک لگی ہے۔ میں اپنی بیوی کے پاس آکر کہنے لگا کہ کھانے کی کوئی چیز ہے؟ کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سخت بھوک کی حالت میں دیکھا ہے۔ اس نے بوری نکالی تو اس میں ایک صاع جو تھے اور ہمارے پاس بکری کا ایک بچہ تھا۔ میں نے بکری کا بچہ ذبح کیا اور بیوی نے جو پیس لئے۔ میں نے گوشت کی بوٹیاں بنا کر انہیں ہانڈی میں ڈال دیا۔ جب میں بارگاہ رسالت میں حاضر ہونے کی خاطر جانے لگا تو بیوی نے کہا: کہیں مجھے رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کے ساتھیوں کے سامنے شرمسار نہ کرنا۔ میں نے حاضرِ خدمت ہوکر سرگوشی کے انداز میں عرض کی: یا رسول اللہ! ہم نے بکری کا ایک بچہ ذبح کیا ہے اور ہمارے پاس ایک صاع جو کا آٹا ہے پس آپ ﷺ چند حضرات کو ساتھ لے کر تشریف لے چلیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے بآواز بلند فرمایا کہ اے خندق والو! جابر نے تمہارے لئے ضیافت کا بندوبست کیا ہے لہٰذا آؤ چلو۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ میرے آنے تک ہانڈی نہ اتارنا اور روٹیاں نہ پکوانا۔ حضور نبی اکرم ﷺ تشریف لے آئے اور آپ ﷺ لوگوں کے آگے آگے تھے۔ جب میں گھر گیا تو بیوی نے گھبرا کر مجھ سے کہا کہ آپ نے تو میرے ساتھ وہی بات کردی جس کا خدشہ تھا۔ میں نے کہا کہ تم نے جو کچھ کہا وہ میں نے عرض کر دیا تھا پس حضور نبی اکرم ﷺ نے آٹے میں لعاب دہن ڈالا اور برکت کی دعا مانگی۔ پھر ہنڈیا میں لعاب دہن ڈالا اور دعائے برکت کی۔ اس کے بعد فرمایا کہ روٹی پکانے والی ایک اور بلا لو تاکہ میرے سامنے روٹیاں پکائے اور تمہاری ہانڈی سے گوشت نکال کر دیتی جائے اور فرمایا کہ ہانڈی کو نیچے نہ اتارنا۔ کھانے والوں کی تعداد ایک ہزار تھی۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم! سب نے کھانا کھا لیا یہاں تک کہ سارے شکم سیر ہوکر چلے گئے اور کھانا پیچھے بھی چھوڑ گئے۔ دیکھا گیا تو ہانڈی میں اتنا ہی گوشت موجود تھا جتنا پکنے کے لئے رکھا تھا اور ہمارا آٹا بھی اتنا ہی تھا جتنا کہ پکانے سے پہلے تھا۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۳. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ: قَالَ أَبُوْ طَلْحَةَ لِأُمِّ سُلَيْمٍ: لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ ضَعِيْفًا أَعْرِفُ فِيْهِ الْجُوْعَ فَهَلْ عِنْدَكِ مِنْ شَيْءٍ قَالَتْ:

۳: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: علامات النبوة في الإسلام، ۱۳۱۱/۳، الرقم: ۳۳۸۵، وفي كتاب: الأطعمة، باب: من أكل حتى شبع، ۲۰۵۷/۵، الرقم: ۵۰۶۶، وفي كتاب: الأيمان والنذور، باب: إذا حلف أن لا يأتدم فأكل تمرا بخبز وما يكون من الأدم، ۲۴۶۱/۶، الرقم: ۶۳۱۰، ومسلم في الصحيح، كتاب: الأشربة، —

نَعَمْ، فَأَخْرَجَتْ أَقْرَاصًا مِنْ شَعِيْرٍ ثُمَّ أَخْرَجَتْ خِمَارًا لَهَا فَلَفَّتِ الْخُبْزَ بِبَعْضِهِ ثُمَّ دَسَّتْهُ تَحْتَ يَدِي وَلَاثَتْنِي بِبَعْضِهِ ثُمَّ أَرْسَلَتْنِي إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: فَذَهَبْتُ بِهِ فَوَجَدْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ فَقُمْتُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ لِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: آرْسَلَكَ أَبُوْ طَلْحَةَ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: بِطَعَامٍ فَقُلْتُ: نَعَمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِمَنْ مَعَهُ: قُوْمُوْا فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقْتُ بَيْنَ أَيْدِيْهِمْ حَتَّى جِئْتُ أَبَا طَلْحَةَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ أَبُوْ طَلْحَةَ: يَا أُمَّ سُلَيْمٍ، قَدْ جَاءَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِالنَّاسِ وَلَيْسَ عِنْدَنَا مَا نُطْعِمُهُمْ فَقَالَتْ: اللهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ فَانْطَلَقَ أَبُوْ طَلْحَةَ حَتَّى لَقِيَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَأَقْبَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَأَبُوْ طَلْحَةَ مَعَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: هَلُمِّي يَا أُمَّ سُلَيْمٍ، مَا عِنْدَكِ فَأَتَتْ بِذَلِكَ الْخُبْزِ فَأَمَرَ بِهِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَفُتَّ وَعَصَرَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ عُكَّةً فَأَدَمَتْهُ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِيْهِ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَقُوْلَ ثُمَّ قَالَ: ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوْا حَتَّى شَبِعُوْا ثُمَّ خَرَجُوْا ثُمَّ قَالَ: ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوْا حَتَّى شَبِعُوْا ثُمَّ خَرَجُوْا ثُمَّ قَالَ: ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوْا حَتَّى شَبِعُوْا ثُمَّ خَرَجُوْا ثُمَّ قَالَ: ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَكَلَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَشَبِعُوْا وَالْقَوْمُ سَبْعُوْنَ أَوْ ثَمَانُوْنَ رَجُلًا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ام سلیم رضي الله عنها (والدۂ حضرت انس) سے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کی آواز سنی ہے جس میں ضعف محسوس ہوتا ہے۔ میرا خیال ہے کہ آپ ﷺ بھوکے ہیں۔ کیا تمہارے پاس کھانے کی کوئی چیز ہے؟ انہوں نے اثبات میں

باب: جواز استتباعه غيره إلى دار من يثق برضاه بذلك ويتحققه تحققا تاما واستحباب الاجتماع على الطعام، ١٦١٢/٣، الرقم: ٢٠٤٠، والترمذي في السنن، كتاب: المناقب، باب: ٦، ٥٩٥/٥، الرقم: ٣٦٣٠، ومالك في الموطأ، كتاب: صفة النبي ﷺ، باب: جامع ما جاء في الطعام والشراب، ٩٢٧/٢، الرقم: ١٦٧٥، وابن حبان في الصحيح، ٤٦٩/١٤، الرقم: ٦٥٣٤۔

جواب دیا اور چند جو کی روٹیاں نکال لائیں۔ پھر اپنا ایک دوپٹہ نکالا اور اس کے ایک پلے روٹیاں لپیٹ دیں پھر روٹیاں میرے سپرد کر کے باقی دوپٹہ مجھے اُڑھا دیا اور مجھے رسول اللہ ﷺ کی جانب روانہ کر دیا۔ میں روٹیاں لے کر گیا تو رسول اللہ ﷺ کو مسجد میں پایا شمع رسالت کے گرد چند پروانے بھی موجود تھے۔ میں ان کے پاس کھڑا ہوگیا تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تمہیں ابوطلحہ نے کھانا دے کر بھیجا ہے؟ میں عرض گزار ہوا: ہاں۔ پس حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا: کھڑے ہو جاؤ۔ پھر آپ ﷺ چل پڑے میں ان سے آگے چل دیا اور جا کر حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کو بتا دیا۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ام سلیم! رسول اللہ ﷺ لوگوں کو لے کر غریب خانے پر تشریف لا رہے ہیں اور ہمارے پاس انہیں کھلانے کے لیے کچھ بھی نہیں ہے۔ عرض گزار ہوئیں: اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ پس حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ فوراً رسول اللہ ﷺ کے استقبال کو نکل کھڑے ہوئے، یہاں تک کہ رسول خدا کے پاس جا پہنچے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کو ساتھ لیا اور ان کے گھر جلوہ فرما ہو گئے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ام سلیم! جو کچھ تمہارے پاس ہے لے آو۔ انہوں نے وہی روٹیاں حاضر خدمت کر دیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ان کے ٹکڑے کرنے کا حکم فرمایا اور حضرت ام سلیم رضي الله عنها نے سالن کی جگہ کپی سے سارا گھی نکال لیا۔ پھر رسول خدا نے اس پر وہی کچھ پڑھا جو خدا نے چاہا۔ پھر فرمایا کہ دس آدمیوں کو کھانے کے لیے بلالو۔ پس انہوں نے سیر ہو کر کھانا کھا لیا اور چلے گئے۔ پھر فرمایا: دس آدمی کھانے کے لیے اور بلالو۔ چنانچہ وہ بھی سیر ہو کر چلے گئے۔ پھر کھانے کے لیے دس اور آدمیوں کو بلالو۔ پس انہیں بلایا گیا۔ وہ بھی شکم سیر ہو کر کھا چکے اور چلے گئے۔ پھر دس آدمیوں کو بلانے کے لیے فرمایا گیا اور اسی طرح جملہ حضرات نے شکم سیر ہو کر کھانا کھا لیا۔ جملہ مہمان ستر یا اسی افراد تھے۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٤. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ رضي الله عنهما قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ثَلَاثِيْنَ وَمِائَةً فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: هَلْ مَعَ أَحَدٍ مِنْكُمْ طَعَامٌ فَإِذَا مَعَ رَجُلٍ صَاعٌ مِنْ طَعَامٍ أَوْ

٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الهبة وفضلها، باب: قبول الهدية من المشركين، ٢/٩٢٣، الرقم: ٢٤٧٥، وفي كتاب: الأطعمة، باب: من أكل حتى شبع، ٥/٢٠٥٨، الرقم: ٥٠٦٧، ومسلم في الصحيح، كتاب: الأشربة، باب: إكرام الضيف وفضل إيثاره، ٣/١٦٢٦، الرقم: ٢٠٥٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/١٩٧، ١٩٨، الرقم: ١٧٠٣، ١٧١١، وأبو عوانة في المسند، ٥/٢٠٤، الرقم: ٨٣٩٩، والشيباني في الآحاد والمثاني، ١/٤٧٢، الرقم: ٦٥٦، والفريابي في المسند، ١/٨١، الرقم: ٤٥.

نَحْوُهُ فَعُجِنَ ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ مُشْرِكٌ مُشْعَانٌّ طَوِيلٌ بِغَنَمٍ يَسُوقُهَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: بَيْعًا أَمْ عَطِيَّةً أَوْ قَالَ أَمْ هِبَةً قَالَ: لَا بَلْ بَيْعٌ فَاشْتَرَى مِنْهُ شَاةً فَصُنِعَتْ وَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِسَوَادِ الْبَطْنِ أَنْ يُشْوَى وَايْمُ اللهِ، مَا فِي الثَّلَاثِينَ وَالْمِائَةِ إِلَّا قَدْ حَزَّ النَّبِيُّ ﷺ لَهُ حُزَّةً مِنْ سَوَادِ بَطْنِهَا إِنْ كَانَ شَاهِدًا أَعْطَاهَا إِيَّاهُ وَإِنْ كَانَ غَائِبًا خَبَأَ لَهُ فَجَعَلَ مِنْهَا قَصْعَتَيْنِ فَأَكَلُوا أَجْمَعُونَ وَشَبِعْنَا فَفَضَلَتِ الْقَصْعَتَانِ فَحَمَلْنَاهُ عَلَى الْبَعِيرِ أَوْ كَمَا قَالَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت عبد الرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ہم ایک سوتیس افراد حضور نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ تھے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ کیا تم میں سے کسی کے پاس کھانا ہے؟ ایک آدمی کے پاس صاع کے لگ بھگ آٹا تھا، اسے وہ گوندھا گیا۔ پھر ایک مشرک، بکھرے ہوئے بالوں والا، دراز قد ریوڑ کو ہانکتا ہوا آ گیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے اس سے بکری بیچنے یا عطیہ دینے کے لیے پوچھا، یا فرمایا کہ ہبہ۔ اس نے کہا: نہیں بلکہ بیچتا ہوں، تو اس سے ایک بکری خرید لی۔ پھر اسے بنایا گیا اور حضور نبی اکرم ﷺ نے کلیجی بھوننے کا حکم فرمایا۔ خدا کی قسم ایک سوتیس افراد میں سے ایک بھی نہ بچا جس کو حضور نبی اکرم ﷺ نے کلیجی میں سے حصہ نہ دیا ہو۔ اگر کوئی حاضر تھا تو اسے حصہ دے دیا گیا اور جو موجود نہ تھا اس کے لیے حصہ رکھ دیا گیا۔ پھر اسے دو برتنوں میں ڈال لیا۔ پس تمام لوگوں نے شکم سیر ہو کر کھا لیا اور دو برتنوں میں گوشت بچ رہا جو ہم نے اونٹ پر لاد لیا۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٥. عَنْ جَابِرٍ رضی الله عنه أَنَّ أَبَاهُ تُوُفِّيَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ: إِنَّ أَبِي تَرَكَ عَلَيْهِ دَيْنًا، وَلَيْسَ عِنْدِي إِلَّا مَا يُخْرِجُ نَخْلُهُ، وَلَا يَبْلُغُ مَا يُخْرِجُ سِنِينَ مَا عَلَيْهِ، فَانْطَلِقْ مَعِي لِكَيْ لَا يُفْحِشَ عَلَيَّ الْغُرَمَاءُ، فَمَشَى حَوْلَ بَيْدَرٍ مِنْ بَيَادِرِ

٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: علامات النبوة في الإسلام، ١٣١٢/٣، الرقم: ٣٣٨٧، وفي كتاب: البيوع، باب: الكيل على البائع والمعطي، ٧٤٨/٢، الرقم: ٢٠٢٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣٦٥/٣، الرقم: ١٤٩٧٧، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ٥٦٣/٣، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ٣٢٧/١۔

التَّمرِ فَدَعَا، ثُمَّ آخرَ، ثُمَّ جلَسَ عَلَيْهِ، فَقَالَ: انزِعُوْهُ فَأَوْفَاهُمُ الَّذِي لَهُمْ، وَبَقِيَ مِثْلُ مَا أَعْطَاهُمْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے والد محترم (حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ) وفات پا گئے اور اُن کے اوپر قرض تھا۔ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: (یا رسول اللہ!) میرے والد نے (وفات کے بعد) پیچھے قرضہ چھوڑا ہے اور میرے پاس (اس کی ادائیگی کے لئے) کچھ بھی نہیں، ماسوائے اس پیداوار کے جو کھجور کے (چند) درختوں سے حاصل ہوتی ہے۔ ان سے کئی سالوں میں بھی قرض ادا نہیں ہو گا۔ آپ ﷺ میرے ساتھ تشریف لے چلیں تا کہ قرض خواہ مجھ پر سختی نہ کریں۔ آپ ﷺ (ان کے ساتھ تشریف لے گئے اور ان کے) کھجوروں کے ڈھیروں میں سے ایک ڈھیر کے گرد چند چکر لگائے اور دعا فرمائی، پھر دوسرے ڈھیر (کے ساتھ بھی ایسا ہی کیا)، اس کے بعد آپ ﷺ ایک ڈھیر پر بیٹھ گئے اور فرمایا: قرض خواہوں کو ماپ کر دیتے جاؤ۔ (آپ ﷺ کی برکت سے) سب قرض خواہوں کا پورا پورا قرض ادا کر دیا گیا اور اتنی ہی کھجوریں بچ بھی گئیں جتنی کہ قرض میں دی تھیں۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۶. عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: لَقَدْ كُنَّا نَأْكُلُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الطَّعَامَ، وَنَحْنُ نَسْمَعُ تَسْبِيحَ الطَّعَامِ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ. قَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت (عبد اللہ) ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ فرماتے ہیں: ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ کھانا کھا رہے تھے اور کھانے کی تسبیح بھی سن رہے تھے۔‘‘

:۶ أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: علامات النبوة في الإسلام، ۳/۱۳۱۲، الرقم: ۳۳۸٦، والترمذي في السنن، كتاب: المناقب، باب: ٦، ٥/٥٩٧، الرقم: ۳٦۳۳، والدارمي في السنن: ١/٢٨، الرقم: ٢٩، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/۳١، الرقم: ۳١٧٢٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٤٦٠، الرقم: ٤۳٩۳، والبزار في المسند، ٤/۳٠١، الرقم: ١٤٧٨، وأبو يعلى في المسند، ٩/٢٥۳، الرقم: ٥۳٧٢، والقاضي عِياض في الشفا، ١/۳٠٦، وابن عبد البر في التمهيد، ١/٢١٩، وابن كثير في البداية و النهاية، ٦/١٠١۔

اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

۷. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ، بِتَمَرَاتٍ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، ادْعُ اللهَ فِيْهِنَّ بِالْبَرَكَةِ فَضَمَّهُنَّ ثُمَّ دَعَا لِي فِيْهِنَّ بِالْبَرَكَةِ، فَقَالَ: خُذْهُنَّ وَاجْعَلْهُنَّ فِي مِزْوَدِكَ هَذَا أَوْ فِي هَذَا الْمِزْوَدِ، كُلَّمَا أَرَدْتَ أَنْ تَأْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا فَأَدْخِلْ فِيْهِ يَدَكَ فَخُذْهُ وَلَا تَنْثُرْهُ نَثْرًا، فَقَدْ حَمَلْتُ مِنْ ذَلِكَ التَّمْرِ كَذَا وَ كَذَا مِنْ وَسْقٍ فِي سَبِيْلِ اللهِ، فَكُنَّا نَأْكُلُ مِنْهُ وَنُطْعِمُ، وَكَانَ لَا يُفَارِقُ حِقْوِي حَتَّى كَانَ يَوْمُ قَتْلِ عُثْمَانَ ﷺ فَإِنَّهُ انْقَطَعَ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ، وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت ابو ہریرہ ﷺ روایت فرماتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں کچھ کھجوریں لے کر حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! ان میں اللہ تعالیٰ سے برکت کی دعا فرمائیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے انہیں اکٹھا کیا اور میرے لیے ان میں دعائے برکت فرمائی پھر مجھے فرمایا: انہیں لے لو اور اپنے اس توشہ دان میں رکھ دو اور جب انہیں لینا چاہو تو اپنا ہاتھ اس میں ڈال کر لے لیا کرو اسے جھاڑنا نہیں۔ سو میں نے ان میں سے اتنے اتنے (یعنی کئی) وسق (ایک وسق دوسو چالیس کلوگرام کے برابر ہوتا ہے) کھجوریں اللہ تعالیٰ کے راستہ میں خرچ کیں ہم خود اس میں سے کھاتے اور دوسروں کو بھی کھلاتے۔ کبھی وہ توشہ دان میری کمر سے جدا نہ ہوا (یعنی کھجوریں ختم نہ ہوئیں) حتیٰ کہ جس دن حضرت عثمان ﷺ شہید ہوئے تو وہ مجھ سے کہیں گر گیا۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، احمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے اور ترمذی نے اس کو حسن کہا ہے۔

www.MinhajBooks.com

۷: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: مناقب لأبي هريرة ﷺ، ٥/٦٨٥، الرقم: ٣٨٣٩، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٢/٣٥٢، الرقم: ٨٦١٣، وابن حبان فی الصحيح، ١٤/٤٦٧، الرقم: ٦٥٣٢، وابن راهويه فی المسند، ١/٧٥، الرقم: ٣۔

٣. مَحَبَّةُ التُّرَابِ لِلنَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ مٹی کی محبت﴾

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

١. عَنْ إِيَاسَ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ حُنَيْنًا فَلَمَّا وَاجَهْنَا الْعَدُوَّ تَقَدَّمْتُ فَأَعْلُوْ ثَنِيَّةً فَاسْتَقْبَلَنِي رَجُلٌ مِنَ الْعَدُوِّ فَأَرْمِيْهِ بِسَهْمٍ فَتَوَارَى عَنِّي فَمَا دَرَيْتُ مَا صَنَعَ وَنَظَرْتُ إِلَى الْقَوْمِ فَإِذَا هُمْ قَدْ طَلَعُوْا مِنْ ثَنِيَّةٍ أُخْرَى فَالْتَقَوْا هُمْ وَصَحَابَةُ النَّبِيِّ ﷺ فَوَلَّى صَحَابَةُ النَّبِيِّ ﷺ وَأَرْجِعُ مُنْهَزِمًا وَعَلَيَّ بُرْدَتَانِ مُتَّزِرًا بِإِحْدَاهُمَا مُرْتَدِيًا بِالْأُخْرَى فَاسْتَطْلَقَ إِزَارِي فَجَمَعْتُهُمَا جَمِيْعًا وَمَرَرْتُ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ مُنْهَزِمًا وَهُوَ عَلَى بَغْلَتِهِ الشَّهْبَاءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَقَدْ رَأَى ابْنُ الْأَكْوَعِ فَزَعًا فَلَمَّا غَشُوْا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ نَزَلَ عَنِ الْبَغْلَةِ ثُمَّ قَبَضَ قَبْضَةً مِنْ تُرَابٍ مِنَ الْأَرْضِ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ بِهِ وُجُوْهَهُمْ فَقَالَ: شَاهَتِ الْوُجُوْهُ فَمَا خَلَقَ اللهُ مِنْهُمْ إِنْسَانًا إِلَّا مَلَأَ عَيْنَيْهِ تُرَابًا بِتِلْكَ الْقَبْضَةِ فَوَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ فَهَزَمَهُمُ اللهُ عزوجل وَقَسَمَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ غَنَائِمَهُمْ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ حِبَّانَ.

’’ایاس بن سلمہ کہتے ہیں کہ میرے والد رضی اللہ عنہ نے مجھ سے یہ حدیث بیان کی کہ ہم حضور نبی

١: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الجهاد والسير، باب: في غزوة حنين، ١٤٠٢/٣، الرقم: ١٧٧٧، وابن حبان في الصحيح، ٤٥١/١٤، الرقم: ٦٥٢٠، والروياني في المسند، ٢٥٣/٢، الرقم: ١١٥٠، والأصبهاني في دلائل النبوة، ١٢٧/١، الرقم: ١٣٦، والحسيني في البيان والتعريف، ٧٦/٢، الرقم: ١٠٩٨، وابن حجر العسقلاني في فتح الباري، ٣٢/٨، والمناوي في فيض القدير، ١٥٣/٤۔

اکرم ﷺ کے ساتھ غزوہ حنین میں گئے، جب ہمارا دشمن کے ساتھ مقابلہ ہوا تو میں آگے بڑھ کر ایک گھاٹی پر چڑھ گیا، دشمن کا ایک شخص سامنے سے آیا، میں نے اس کے تیر مارا، وہ چھپ گیا اور مجھ کو پتا نہ چل سکا اس نے کیا کیا، میں نے قوم کی طرف دیکھا تو وہ دوسری گھاٹی سے چڑھ رہے تھے، ان کا اور حضور نبی اکرم ﷺ کے صحابہ کا مقابلہ ہوا، حضور نبی اکرم ﷺ کے صحابہ پشت پھیر کر بھاگے، میں بھی شکست خوردہ لوٹا، درآنحالیکہ مجھ پر دو چادریں تھیں، ایک میں نے باندھی ہوئی تھی اور دوسری اوڑھی ہوئی تھی، میرا تہبند کھل گیا تو میں نے دونوں چادروں کو اکٹھا کر لیا اور میں حضور نبی اکرم ﷺ کے سامنے شکست خوردہ لوٹا درآنحالیکہ آپ اپنے خچر شہباء پر سوار تھے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ابن الاکوع خوف زدہ ہو کر دیکھ رہا ہے، جب دشمنوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو گھیر لیا تو آپ ﷺ خچر سے اترے اور زمین سے خاک کی ایک مٹھی اٹھا کر دشمن کے چہروں کی طرف پھینکی اور فرمایا: ان کے چہرے قبیح ہو گئے، پھر اللہ تعالیٰ نے اس مٹھی سے ان کے ہر انسان کی آنکھ میں مٹی بھر دی اور وہ پیٹھ پھیر کر بھاگے، سو اللہ تعالیٰ ﷻ نے ان کو شکست دی اور حضور نبی اکرم ﷺ نے ان کا مال غنیمت مسلمانوں میں تقسیم کر دیا۔‘‘ اس حدیث کو امام مسلم اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

٢. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه في رواية طويلة قَالَ: إِنَّ رَجُلًا كَانَ يَكْتُبُ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَارْتَدَّ عَنِ الإِسْلَامِ، وَلَحِقَ بِالْمُشْرِكِيْنَ، وَقَالَ: أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِمُحَمَّدٍ إِنْ كُنْتُ لَأَكْتُبُ مَاشِئْتُ فَمَاتَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنَّ الْأَرْضَ لَمْ تَقْبَلْهُ وَقَالَ أَنَسٌ: فَأَخْبَرَنِي أَبُوْ طَلْحَةَ: أَنَّهُ أَتَى الْأَرْضَ الَّتِي مَاتَ فِيْهَا فَوَجَدَهُ مَنْبُوْذًا، فَقَالَ: مَا شَأْنُ هٰذَا؟ فَقَالُوْا: دَفَنَّاهُ مِرَارًا فَلَمْ تَقْبَلْهُ الْأَرْضُ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالْبَيْهَقِيُّ.

٢: أخرجه مسلم نحوه فی الصحيح، كتاب: صفات المنافقين وأحكامهم، ٢١٤٥/٤، الرقم: ٢٧٨١، وأحمد بن حنبل فی المسند، ١٢٠/٣، الرقم: ١٢٢٣٦، ١٣٣٤٨، والبيهقی فی السنن الصغری، ٥٦٨/١، الرقم: ١٠٥٤، وعبدبن حميد فی المسند، ٣٨١/١، الرقم: ١٢٧٨، وأبو المحاسن فی معتصر المختصر، ١٨٨/٢، والخطيب التبريزی فی مشكاة المصابيح، ٣٨٧/٢، الرقم: ٥٧٩٨۔

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ ایک طویل روایت میں بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی جو حضور نبی اکرم ﷺ کے لئے کتابت کیا کرتا تھا وہ اسلام سے مرتد ہو گیا اور مشرکوں سے جا کر مل گیا اور کہنے لگا: میں تم میں سب سے زیادہ محمد مصطفیٰ کو جاننے والا ہوں۔ میں ان کے لئے جو چاہتا تھا لکھتا تھا سو وہ شخص جب مر گیا تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے زمین قبول نہیں کرے گی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انہیں حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ وہ اس جگہ آئے جہاں وہ مرا تھا تو دیکھا اس کی لاش قبر سے باہر پڑی تھی۔ پوچھا کہ اس (لاش) کا کیا معاملہ ہے؟ لوگوں نے کہا: ہم نے اسے کئی بار دفن کیا مگر زمین نے اسے قبول نہیں کیا۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم اور احمد بن حنبل نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

www.MinhajBooks.com

فَصُلٌ فِي مَحَبَّةِ الْأَجُرَامِ السَّمَاوِيَّةِ لِلنَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ آسمانی مخلوق کی محبت کا بیان﴾

١. مَحَبَّةُ الْمَلَائِكَةِ لِلنَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ملائکہ کی محبت﴾

اَلْأَحَادِيثُ النَّبَوِيَّةُ

١. عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رضی الله عنه قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ، وَمَعَهُ رَجُلَانِ يُقَاتِلَانِ عَنْهُ، عَلَيْهِمَا ثِيَابٌ بِيضٌ، كَأَشَدِّ الْقِتَالِ، مَا رَأَيْتُهُمَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ يَعْنِي جِبْرِيْلَ وَمِيكَائِيْلَ عليهما السلام. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت سعد بن ابی وقاص رضی الله عنه روایت کرتے ہیں کہ جنگ اُحد کے روز میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس دو ایسے حضرات کو دیکھا جو آپ ﷺ کی جانب سے لڑ رہے تھے۔ انہوں نے سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے اور بڑی بہادری سے برسرِ پیکار تھے۔ میں نے انہیں اس سے پہلے دیکھا تھا نہ بعد میں، یعنی وہ جبرائیل و میکائیل علیہما السلام تھے۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢. عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ أَبِي رَافِعٍ رضی الله عنه وَكَانَ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ قَالَ: جَاءَ جِبْرِيْلُ إِلَي

١: أخرجه البخاري فى الصحيح، كتاب: المغازى، باب: إِذْ هَمَّتْ طَائِفَتَانَ مِنكُمْ أَنْ تَفْشَلَا وَاللّٰهُ وَلِيُّهُمَا وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ، [آل عمران، ٣: ١٢٢]، ٤/١٤٨٩، الرقم: ٣٨٢٨، وفى كتاب: اللباس، باب: الثياب البيض، ٥/٢١٩٢، الرقم: ٥٤٨٨، ومسلم فى الصحيح، كتاب: الفضائل، باب: فى قتال جبريل وميكائيل عن النبى ﷺ يوم أحد، ٤/١٨٠٢، الرقم: ٢٣٠٦، وأحمد بن حنبل فى المسند، ١/١٧١، الرقم: ١٤٦٨، والشاشى فى المسند، ١/١٨٥، الرقم: ١٣٣، والأصبهاني فى دلائل النبوة، ١/٥١، الرقم: ٣٤۔

٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المغازى، باب: شهود الملائكة بدرا، ٤/١٤٨٧، ١ــ

النَّبِيِّ ﷺ وَقَالَ: مَا تَعُدُّوْنَ أَهْلَ بَدْرٍ فِيْكُمْ؟ قَالَ: مِنْ أَفْضَلِ الْمُسْلِمِيْنَ. أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا قَالَ: وَكَذٰلِکَ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْمَلَائِکَةِ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَأَحْمَدُ وَهٰذَا لَفْظُهُمَا.

’’حضرت رفاعہ بن ابی رافع رضی اللہ عنہ جو کہ اہلِ بدر صحابہ میں سے ہیں، فرماتے ہیں کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوکر دریافت کیا کہ (یا رسول اللہ!) آپ غزوۂ بدر میں شرکت کرنے والے (صحابہ) کو کیسا سمجھتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں انہیں مسلمانوں میں سب سے افضل شمار کرتا ہوں یا ایسا ہی کوئی دوسرا کلمہ استعمال فرمایا۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا: غزوۂ بدر میں شمولیت کرنے والے فرشتے بھی دوسرے فرشتوں میں اسی طرح ہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری، ابن ماجہ اور احمد نے روایت کیا ہے اور یہ الفاظ ابن ماجہ کے ہیں۔

۳. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ عَنْ جِبْرِيْلَ علیہ السلام قَالَ: قَلَّبْتُ مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا فَلَمْ أَجِدْ رَجُلًا أَفْضَلَ مِنْ مُحَمَّدٍ ﷺ، وَلَمْ أَرَ بَيْتًا أَفْضَلَ مِنْ بَيْتِ بَنِي هَاشِمٍ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَاللَّالَكَائِيُّ.

’’اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا: میں نے تمام زمین کے اطراف و اکناف اور گوشہ گوشہ کو چھان مارا، مگر نہ تو میں نے محمد مصطفی ﷺ سے بہتر کسی کو پایا اور نہ ہی میں نے بنو ہاشم کے گھر سے بڑھ کر بہتر کوئی گھر دیکھا۔‘‘ اسے امام طبرانی اور لالکائی نے روایت کیا ہے۔

.... الرقم: ۳۷۷۱، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب: فضل أهل بدر، ۱/۵۶، الرقم: ۱۶۰، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳:۴۶۵، وابن أبي شيبة في المصنف، ۷/۳۶۴، الرقم: ۳۶۷۲۵-۳۶۷۲۹، ۳۶۷۳۱، والخطيب التبريزي في مشكاة المصابيح، ۲/۴۵۱، الرقم: ۶۲۲۶، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ۲/۲۹۱، والكناني في مصباح الزجاجة، ۱/۲۴، الرقم: ۵۸۔

۳: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ۶/۲۳۷، الرقم: ۶۲۸۵، واللالكائي في اعتقاد أهل السنة، ۴/۷۵۲، الرقم: ۱۴۰۲، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۸/۲۱۷۔

٤. عَنْ رَبِيْعَةَ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلی الله علیه وآله وسلم قَالَ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصَلِّي عَلَيَّ إِلَّا صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَـلَائِكَةُ مَا صَلَّى عَلَيَّ فَلْيُقِلَّ الْعَبْدُ مِنْ ذٰلِكَ أَوْ لِيُكْثِرْ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَأَحْمَدُ.

’’حضرت ربیعہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اُنہوں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جو بندہ بھی مجھ پر درود بھیجتا ہے تو فرشتے اس پر اسی طرح درود (بصورتِ دعا) بھیجتے ہیں جس طرح اس نے مجھ پر درود بھیجا۔ پس اب بندہ کو اختیار ہے کہ وہ مجھ پر اس سے کم درود بھیجے یا زیادہ۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ماجہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٥. عَنْ أَبِي طَلْحَةَ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم جَاءَ ذَاتَ يَوْمٍ وَالْبِشْرُ يُرَى فِي وَجْهِهِ، فَقَالَ: إِنَّهُ جَاءَنِي جِبْرِيْلُ علیه السلام فَقَالَ: أَمَا يُرْضِيْكَ يَامُحَمَّدُ، أَنْ لَا يُصَلِّي عَلَيْكَ أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِكَ إِلَّا صَلَّيْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا، وَلَا يُسَلِّمُ عَلَيْكَ أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِكَ إِلَّا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا؟ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ فِي الزُّهْدِ: عَنْ كَعْبٍ قَالَ: مَا مِنْ فَجْرٍ يَطْلُعُ إِلَّا هَبَطَ سَبْعُوْنَ أَلْفَ مَلَكٍ يَضْرِبُوْنَ الْقَبْرَ بِأَجْنِحَتِهِمْ وَيَحُفُّوْنَ بِهِ فَيَسْتَغْفِرُوْنَ لَهُ، وَأَحْسِبُهُ قَالَ: وَيُصَلُّوْنَ عَلَيْهِ حَتَّى يُمْسُوْا فَإِذَا أَمْسَوْا عَرَجُوْا وَهَبَطَ سَبْعُوْنَ أَلْفَ مَلَكٍ، يَضْرِبُوْنَ الْقَبْرَ بِأَجْنِحَتِهِمْ وَيَحُفُّوْنَ بِهِ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لَهُ، وَأَحْسِبُهُ قَالَ: وَيُصَلُّوْنَ عَلَيْهِ حَتَّى يُصْبِحُوْا، وَكَذٰلِكَ حَتَّى تَكُوْنَ السَّاعَةُ، فَإِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ خَرَجَ النَّبِيُّ صلی الله علیه وآله وسلم

٤: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: اقامة الصلاة والسنة فيها، باب: الاعتدال في السجود، ١/٢٩٤، الرقم: ٩٠٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٤٤٦، وأبو يعلى في المسند، ١٣/١٥٤، الرقم: ٧١٩٦، والطبراني في المعجم الأوسط، ٢/١٨٢، الرقم: ١٦٥٤۔

٥: أخرجه النسائي فى السنن الكبرى، ١/٣٨٤، الرقم: ١٢١٨۔

فِيْ سَبْعِيْنَ أَلْفَ مَلَكٍ.(١)

أَخْرَجَهُ الْقُرْطُبِيُّ فِي التَّذْكِرَةِ عَنْ كَعْبٍ قَالَ: مَا مِنْ فَجْرٍ يَطْلُعُ إِلَّا نَزَلَ سَبْعُوْنَ أَلْفًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ حَتَّى يَحُفُّوْا بِالْقَبْرِ، يَضْرِبُوْنَ بِأَجْنِحَتِهِمْ وَيُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ حَتَّى إِذَا أَمْسَوْا عَرَجُوْا، وَهَبَطَ سَبْعُوْنَ أَلْفَ مَلَكٍ يَحُفُّوْنَ بِالْقَبْرِ وَيَضْرِبُوْنَ بِأَجْنِحَتِهِمْ وَيُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ سَبْعُوْنَ أَلْفًا بِاللَّيْلِ وَسَبْعُوْنَ أَلْفًا بِالنَّهَارِ. وَحَتَّى إِذَا انْشَقَّتْ عَنْهُ الْأَرْضُ خَرَجَ فِيْ سَبْعِيْنَ أَلْفًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ يُوَقِّرُوْنَهُ ﷺ.

رَوَاهُ الْقُرْطَبِيُّ وَالدَّارِمِيُّ.(٢)

قَالَ الإِمَامُ السَّيُّوْطِيُّ فِي الْخَصَائِصِ: إِنَّ مَهْدَهُ كَانَ يَتَحَرَّكُ بِتَحْرِيْكِ الْمَلَائِكَةِ.(٣)

”حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ ایک دن تشریف لائے اور آپ ﷺ کے چہرہ انور پر خوشی کے آثار نمایاں تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس جبرائیل آئے اور کہا: اے محمد! کیا آپ اس بات پر خوش نہیں ہوں گے کہ آپ کی امت میں سے جو کوئی بھی آپ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے میں اس پر دس مرتبہ درود (بصورت دعا) بھیجتا ہوں اور جو آپ پر ایک مرتبہ سلام بھیجتا ہے میں اس پر دس مرتبہ سلام بھیجتا ہوں؟“ اس حدیث کو امام نسائی نے روایت کیا ہے۔

”امام عبد اللہ ابن مبارک ’کتاب الزھد‘ میں حضرت کعب سے روایت کرتے ہیں کہ ہر روز صبح سویرے ستر ہزار ملائکہ (آسمان سے زمین پر) اُترتے ہیں، وہ اپنے پَر (تبرکاً آپ ﷺ کی) قبرِ

(١) أخرجه ابن المبارك في الزهد: ٥٥٨، الرقم: ١٦٠٠، والسيوطى في الخصائص الكبرىٰ، ٢/٢١٧، والصالحي في سبل الهدىٰ و الرشاد، ١٢/٤٥٢، ٤٥٣۔

(٢) أخرجه القرطبى في التذكره فى اُمور اَحوال الموتىٰ و اُمور الآخرة: ٢١٣، ٢١٤، والدارمى في السنن مختصرًا، ١/٥٧، الرقم: ٩٤۔

(٣) السيوطي في الخصائص الكبرى، ١/٥٣، و كذا فى المواهب و الزرقانى۔

انور سے مس کرتے اور اُسے ڈھانپ لیتے ہیں، پھر آپ ﷺ (کی اُمت) کے لئے مغفرت طلب کرتے ہیں، اور میرا خیال ہے کہ راوی نے یہ کہا کہ وہ آپ ﷺ پر درود بھیجتے ہیں یہاں تک کہ اُنہیں (اِسی حالت میں) شام ہو جاتی ہے اور جب شام ہوتی ہے تو وہ (آسمان کی طرف) لوٹ جاتے ہیں اور پھر (اُسی طرح دوسرے) ستر ہزار ملائکہ اُتر آتے ہیں، جو اپنے پَر (تبرکاً آپ ﷺ کی) قبرِ انور سے مس کرتے اور اُسے ڈھانپ لیتے ہیں، اور آپ ﷺ کے لئے بلندئ درجات کی دُعا کرتے ہیں، اور میرا خیال ہے کہ راوی نے یہ کہا کہ وہ آپ ﷺ پر درود بھیجتے ہیں، یہاں تک کہ (اِسی حالت میں) صبح کرتے ہیں اور اِسی طرح قیامت تک (ملائکہ کی جماعتوں کا یہ سلسلہ) جاری رہے گا، پھر جب قیامت کا دن آئے گا تو حضور ﷺ ستر ہزار ملائکہ کے جَلو میں (قبرِ انور سے) باہر تشریف لائیں گے۔‘‘

’’امام قرطبی ’’تذکرۃ‘‘ میں حضرت کعب سے روایت کرتے ہیں کہ ہر روز صبح سویرے ستر ہزار فرشتے (آسمان سے زمین پر) اُترتے ہیں، یہاں تک کہ قبرِ انور کو (اپنے پروں سے) ڈھانپ لیتے ہیں، وہ اپنے پَر (تبرکاً اُس سے) مَس کرتے اور حضور نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجتے ہیں، یہاں تک کہ جب شام ہوتی ہے تو وہ (آسمان کی طرف) لوٹ جاتے ہیں اور پھر (اُسی طرح دوسرے) ستر ہزار فرشتے قبرِ انور کو (اپنے پروں سے) ڈھانپ لیتے ہیں اور اپنے پَر (تبرکاً) اُس سے مس کرتے ہیں، اور ستر ہزار فرشتے رات کو اور ستر ہزار فرشتے دن کو حضور نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجتے ہیں، اور یہاں تک کہ جب (روزِ محشر) آپ ﷺ (کی قبرِ انور) کی زمین شق ہو جائے گی تو آپ ﷺ (ایسے) ستر ہزار فرشتوں کے جھرمٹ میں (وہاں سے) جلوہ افروز ہوں گے جو آپ ﷺ کی (عظمت و) توقیر کے ڈنکے بجا رہے ہوں گے۔‘‘ اس حدیث کو امام قرطبی اور دارمی نے روایت کیا ہے۔

’’امام سیوطی نے ’’الخصائص الکبری‘‘ میں روایت کیا ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کا جھولا ملائکہ کے ہلانے سے ہمیشہ ہلتا رہتا تھا۔‘‘

www.MinhajBooks.com

۲. مَحَبَّةُ الْبُرَاقِ لِلنَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ براق کی محبت﴾

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

۱. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: أُتِيتُ بِالْبُرَاقِ وَهُوَ دَابَّةٌ أَبْيَضُ طَوِيْلٌ فَوْقَ الْحِمَارِ وَدُوْنَ الْبَغْلِ يَضَعُ حَافِرَهُ عِنْدَ مُنْتَهَى طَرْفِهِ قَالَ: فَرَكِبْتُهُ حَتَّى أَتَيْتُ بَيْتَ الْمَقْدِسِ قَالَ: فَرَبَطْتُهُ بِالْحَلْقَةِ الَّتِي يَرْبِطُ بِهِ الْأَنْبِيَاءُ قَالَ: ثُمَّ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَصَلَّيْتُ فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجْتُ فَجَاءَنِي جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِإِنَاءٍ مِنْ خَمْرٍ وَإِنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ فَاخْتَرْتُ اللَّبَنَ فَقَالَ جِبْرِيْلُ: اخْتَرْتَ الْفِطْرَةَ ثُمَّ عَرَجَ بِنَا إِلَى السَّمَاءِ فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيْلُ فَقِيْلَ: مَنْ أَنْتَ؟ قَالَ: جِبْرِيْلُ. قِيْلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ. قِيْلَ: وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: قَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ فَفُتِحَ لَنَا...... رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس براق لایا گیا، وہ ایک لمبے قد اور سفید رنگ کا چوپایہ تھا۔ گدھے سے بڑا اور خچر سے کم تھا۔ اس کا قدم نظر کی انتہاء پر پڑتا تھا۔ میں اس پر سوار ہو کر بیت المقدس تک پہنچا اور جس جگہ انبیاء علیہم السلام اپنی سواریوں کو باندھتے تھے وہاں میں نے اس کو باندھ دیا۔ پھر میں مسجد میں داخل ہوا اور اس میں دو رکعات پڑھ کر باہر آیا۔ جبرئیل میرے پاس ایک برتن میں شراب اور دوسرے میں دودھ لے کر آئے، میں نے دودھ لے

۱: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: الإسراء برسول الله ﷺ إلى السماوات وفرض الصلوات، ۱/۱۴۵، الرقم: ۱۶۲، وابن أبي شيبة في المصنف، ۷/۳۳۳، الرقم: ۳۶۵۷۰، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳/۱۴۸، الرقم: ۱۲۵۲۷، وأبو يعلى في المسند، ۶/۱۰۹، الرقم: ۳۳۷۵، والطيالسي في المسند، ۱/۵۵، الرقم: ۴۱۱، وأبو عوانة في المسند، ۱/۱۴۴، الرقم: ۳۴۴، وابن منده في الإيمان، ۲/۷۰۹، الرقم: ۷۰۷۔

لیا، جبرئیل نے کہا کہ آپ نے فطرت کو اختیار کیا، پھر مجھے آسمان پر لے جایا گیا اور جبرائیل نے آسمان کا دروازہ کھٹکھٹایا، پوچھا تم کون ہو؟ کہا جبرئیل، پوچھا تمہارے ساتھ کون ہے؟ کہا محمد ﷺ۔ پوچھا کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ کہا ہاں انہیں بلایا گیا ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر ہمارے لیے آسمان کا دروازہ کھول دیا گیا۔......'' اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

۲. عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أُتِيَ بِالْبُرَاقِ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ مُلْجَمًا مُسْرَجًا، فَاسْتَصْعَبَ عَلَيْهِ، فَقَالَ لَهُ جِبْرِيْلُ: أَبِمُحَمَّدٍ تَفْعَلُ هٰذَا؟ قَالَ: فَمَا رَكِبَکَ أَحَدٌ أَكْرَمُ عَلَى اللهِ مِنْهُ. قَالَ: فَارْفَضَّ عَرَقًا.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْيَعْلَى وَابْنُ حِبَّانَ وَأَحْمَدُ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں شب معراج براق لایا گیا جس پر زین کسی ہوئی تھی اور لگام ڈالی ہوئی تھی۔ (حضور نبی اکرم ﷺ کی سواری بننے کی خوشی میں) اس براق کے رقص کی وجہ سے آپ ﷺ کا اس پر سوار ہونا مشکل ہو گیا تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے اسے کہا: کیا تو حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ اس طرح کر رہا ہے؟ حالانکہ آج تک تجھ پر کوئی ایسا شخص سوار نہیں ہوا جو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں آپ ﷺ جیسا معزز و محترم ہو۔ یہ سن کر وہ براق شرم سے پسینہ پسینہ ہو گیا۔''

اس حدیث کو امام ترمذی، ابو یعلی، ابن حبان اور احمد نے روایت کیا ہے۔ اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

۲: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: تفسير القرآن، باب: ومن سورة بني إسرائيل، ۳۰۱/۵، الرقم: ۳۱۳۱، وأحمد بن حنبل في المسند، ۱٦٤/۳، الرقم: ۱۲٦۹٤، وابن حبان في الصحيح، ۲۳٤/۱، وأبو يعلى في المسند، ٤۵۹/۵، الرقم: ۳۱۸٤، وعبد بن حميد في المسند، ۳۵۷/۱، الرقم: ۱۱۸۵، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ۲۳/۷، الرقم: ۲٤۰٤، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ٤۳۵/۳، الرقم: ۱۵۷٤، وابن حجر العسقلاني في فتح الباري، ۲۰٦/۷۔

٣. مَحَبَّةُ الْقَمَرِ لِلنَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ چاند کی محبت﴾

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

١. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی الله عنه قَالَ: انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِلْقَتَيْنِ. فَسَتَرَ الْجَبَلُ فِلْقَةً وَكَانَتْ فِلْقَةٌ فَوْقَ الْجَبَلِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

’’حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ چاند کے دو ٹکڑے ہونے کا واقعہ حضور نبی اکرم ﷺ کے عہد مبارک میں پیش آیا، ایک ٹکڑا پہاڑ میں چھپ گیا اور ایک ٹکڑا پہاڑ کے اوپر تھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ تعالیٰ تو گواہ رہنا۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے اور یہ الفاظ امام مسلم کے ہیں۔

٢. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه أَنَّ أَهْلَ مَكَّةَ سَأَلُوْا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ أَنْ يُرِيَهُمْ

١–٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: سؤال المشركين أن يريهم النبي ﷺ آية، فأراهم انشقاق القمر، ٣/١٣٣٠، الرقم: ٣٤٣٧–٣٤٣٩، وفي كتاب: التفسير/القمر، باب: وَانْشَقَّ الْقَمَرُ: وَإِنْ يَرَوْا آيَةً يُعْرِضُوْا، ٤/١٨٤٣، الرقم: ٤٥٨٣–٤٥٨٧، ومسلم في الصحيح، كتاب: صفات المنافقين وأحكامهم، باب: انشقاق القمر، ٤/٢١٥٨–٢١٥٩، الرقم: ٢٨٠٠–٢٨٠١، والترمذي في السنن، كتاب: تفسير القرآن، باب: من سورة القمر، ٥/٣٩٨، الرقم: ٣٢٨٥–٣٢٨٩، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/٤٧٦، الرقم: ١٥٥٢–١٥٥٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٣٧٧، الرقم: ٣٥٨٣، ٣٩٢٤، ٤٣٦٠، وابن حبان في الصحيح، ٤/٤٢٠، الرقم: ٦٤٩٥، والحاكم في المستدرك، ٢/٥١٣، الرقم: ٣٧٥٨–٣٧٦١، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ. والبزار في المسند، ٥/٢٠٢، الرقم: ١٨٠١–١٨٠٢، وأبو يعلى في المسند، ٥/٣٠٦، الرقم: ٢٩٢٩، والطبراني في المعجم الكبير، ٢/١٣٢، الرقم: ١٥٥٩–١٥٦١، والطيالسي في المسند، ١/٣٧، الرقم: ٢٨٠، والشاشي في المسند، ١/٤٠٢، الرقم: ٤٠٤.

آيَةً، فَأَرَاهُمُ انْشِقَاقَ الْقَمَرِ مَرَّتَيْنِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ایک روایت میں ہے کہ اہل مکہ نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے معجزہ دکھانے کا مطالبہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں دو مرتبہ چاند کے دو ٹکڑے کر کے دکھائے۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے اور یہ الفاظ امام مسلم کے ہیں۔

۳. عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: انْشَقَّ الْقَمَرُ وَنَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فَصَارَ فِرْقَتَيْنِ فَقَالَ لَنَا: اشْهَدُوْا اشْهَدُوْا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت عبد اللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب (حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم پر) چاند شق کیا گیا تو اس وقت ہم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ تھے پس چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم سے فرمایا: گواہ رہنا، گواہ رہنا۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٤. عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حَتَّى صَارَ فِرْقَتَيْنِ عَلَى هَذَا الْجَبَلِ وَعَلَى هَذَا الْجَبَلِ فَقَالُوْا: سَحَرَنَا مُحَمَّدٌ. فَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَئِنْ كَانَ سَحَرَنَا فَمَا يَسْتَطِيْعُ أَنْ يَسْحَرَ النَّاسَ كُلَّهُمْ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

۳: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: التفسير، باب: وانشق القمر وإن يروا آية يعرضوا، ٤/١٨٤٣، الرقم: ٤٥٨٤، وفي كتاب: المناقب، باب: سؤال المشركين أن يريهم النبي صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آية فأراهم انشقاق القمر، ٣/١٣٣٠، الرقم: ٣٤٣٧، ومسلم في الصحيح، كتاب: صفة القيامة والجنة والنار، باب: انشقاق القمر، ٤/٢١٥٨، الرقم: ٢٨٠٠، والترمذي في السنن، كتاب: تفسير القرآن، باب: ومن سورة القمر، ٥/٣٩٨، الرقم: ٣٢٨٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٣٧، الرقم: ٣٥٨٣.

٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: التفسير، باب: وانشق القمر وإن يروا آية يعرضوا، ٤/١٨٤٣، الرقم: ٤٥٨٤، وفي كتاب: المناقب، باب: سؤال المشركين أن يريهم النبي صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آية فأراهم انشقاق القمر، ٣/١٣٣٠، الرقم: ٣٤٣٧، ومسلم في الصحيح، كتاب: صفة القيامة والجنة والنار، باب: انشقاق القمر، ٤/٢١٥٨، الرقم: ٢٨٠٠، والترمذي في السنن، كتاب: تفسير القرآن، باب: ومن سورة القمر، ٥/٣٩٨، الرقم: ٣٢٨٩.

www.MinhajBooks.com
منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش

”حضرت جبیر بن معطم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عہد نبوت میں چاند پھٹ کر دو ٹکڑے ہوا ایک ٹکڑا پہاڑ کی اس طرف اور ایک اس جانب ہوگیا کفار نے کہا (حضرت) محمد (ﷺ) نے ہم پر جادو کیا ہے۔ بعض کہنے لگے اگر ہم پر جادو کیا تو وہ سب لوگوں پر جادو نہیں کر سکتے۔“

اس حدیث کو امام بخاری اور ترمذی نے روایت کیا ہے، مذکورہ الفاظ ترمذی کے ہیں۔

۵. عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، دَعَانِي، إِلَى الدُّخُوْلِ فِي دِيْنِکَ أَمَارَةٌ لِنُبُوَّتِکَ رَأَيْتُکَ فِي الْمَهْدِ تُنَاغِي الْقَمَرَ وَتُشِيْرُ بِاصْبَعِکَ فَحَيْثُ أَشَرْتَ إِلَيْهِ مَالَ قَالَ: إِنِّی کُنْتُ أُحَدِّثُهُ وَيُحَدِّثُنِي وَيُلْهِيْنِي عَنِ الْبُکَاءِ. رَوَاهُ ابْنُ عَسَاکِرَ وَالسَّيُوْطِيُّ.

”حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کی نبوت پر دلالت کرنے والی ایک خاص نشانی نے مجھے آپ کے دین میں داخل ہونے کی ترغیب دی۔ میں نے دیکھا کہ آپ ایام طفولیت میں گھوارے کے اندر چاند کے ساتھ کھیلا کرتے تھے اور انگلی مبارک کے ساتھ جس طرف اشارہ فرمایا کرتے تھے چاند اسی طرف جھک جاتا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں اس کے ساتھ باتیں کرتا تھا اور وہ میرے ساتھ باتیں کرتا تھا اور مجھے رونے نہیں دیتا تھا۔“

اس حدیث کو امام ابن عساکر اور سیوطی نے روایت کیا ہے۔

۵: أخرجه ابن عساکر في تاريخ مدينة دمشق، ٤ / ٣٦٠، والسيوطی في الخصائص الکبری، ١ / ٥٣۔

٤ . مَحَبَّةُ الشَّمُسِ لِلنَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ سورج کی محبت﴾

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

١. عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ رضي الله عنها **قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ** ﷺ **يُوْحَى إِلَيْهِ وَرَأْسُهُ فِي حِجْرِ عَلِيٍّ** ﷺ **فَلَمْ يُصَلِّ الْعَصْرَ حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ** ﷺ**: اَللَّهُمَّ إِنَّ عَلِيًّا فِي طَاعَتِکَ وَطَاعَةِ رَسُوْلِکَ فَارْدُدْ عَلَيْهِ الشَّمْسَ قَالَتْ أَسْمَاءُ** رضي الله عنها**: فَرَأَيْتُهَا غَرَبَتْ وَرَأَيْتُهَا طَلَعَتْ بَعْدَ مَا غَرَبَتْ.**

١: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١٤٧/٢٤، الرقم: ٣٩٠، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٢٩٧/٨، والذهبي في ميزان الاعتدال، ٢٠٥/٥، وابن كثير في البداية والنهاية، ٨٣/٦، والقاضي عياض في الشفاء، ٤٠٠/١، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ١٣٧/٢، والحلبي في السيرة الحلبية، ١٠٣/٢، والقرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ١٩٧/١٥۔

رواه الطبراني بأسانيد، ورجال أحدهما رجال الصحيح غير إبراهيم بن حسن، وهو ثقة، وثّقهٗ ابن حبان، ورواه الطحاوي في مشكل الآثار (٩/٢، ٣٨٨/٤، ٣٨٩) وللحديث طرق أخرى عن أسماء، وعن أبي هريرة، وعليّ ابن أبي طالب، وأبي سعيد الخدري ﷺ۔

وقد جمع طرقه أبو الحسن الفضلي، وعبيد الله بن عبد الله الحسكا (م٤٧٠ھ) في (مسألة في تصحيح حديث ردّ الشمس)، والسيوطي في (كشف اللبس عن حديث الشمس)۔ وقال السيوطي في الخصائص الكبرى (١٣٧/٢): أخرجه ابن منده، وابن شاهين، والطبراني بأسانيد بعضها على شرط الصحيح۔ وقال الشيباني في حدائق الأنوار (١٩٣/١): أخرجه الطحاوي في مشكل الحديث والآثار بإِسنادين صحيحين۔

وقال الإمام النووي في شرحه على مسلم (٥٢/١٢): ذكر القاضي ﷺ: أن نبينا ﷺ حبست له الشمس مرّتين ...... ذكر ذلك الطحاوي وقال: رواته ثقات۔

رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

’’حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ پر وحی نازل ہو رہی تھی اور آپ ﷺ کا سر اقدس حضرت علی رضی اللہ عنہ کی گود میں تھا۔ وہ عصر کی نماز نہ پڑھ سکے یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے دعا کی: اے اللہ! علی تیری اور تیرے رسول کی اطاعت میں تھا اس پر سورج واپس لوٹا دے۔ حضرت اسماء فرماتی ہیں: میں نے اسے غروب ہوتے ہوئے بھی دیکھا اور یہ بھی دیکھا کہ وہ غروب ہونے کے بعد دوبارہ طلوع ہوا۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

www.MinhajBooks.com

٥. مَحَبَّةُ السَّحَابِ وَالْمَطَرِ لِلنَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ بادل اور بارش کی محبت﴾

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

١. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ: أَصَابَتِ النَّاسَ سَنَةٌ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ فَبَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ قَامَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، هَلَكَ الْمَالُ وَجَاعَ الْعِيَالُ فَادْعُ اللهَ لَنَا. فَرَفَعَ يَدَيْهِ وَمَا نَرَى فِي السَّمَاءِ قَزَعَةً فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، مَا وَضَعَهَا حَتَّى ثَارَ السَّحَابُ أَمْثَالَ الْجِبَالِ ثُمَّ لَمْ يَنْزِلْ عَنْ مِنْبَرِهِ حَتَّى رَأَيْتُ الْمَطَرَ يَتَحَادَرُ عَلَى لِحْيَتِهِ ﷺ فَمُطِرْنَا يَوْمَنَا ذٰلِكَ وَمِنَ الْغَدِ وَبَعْدَ الْغَدِ وَالَّذِي يَلِيْهِ حَتَّى الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى وَقَامَ ذٰلِكَ الْأَعْرَابِيُّ أَوْ قَالَ: غَيْرُهُ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، تَهَدَّمَ الْبِنَاءُ وَغَرِقَ الْمَالُ فَادْعُ اللهَ لَنَا فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا فَمَا يُشِيْرُ بِيَدِهِ إِلَى نَاحِيَةٍ مِنَ السَّحَابِ إِلَّا انْفَرَجَتْ وَصَارَتِ الْمَدِيْنَةُ مِثْلَ الْجَوْبَةِ وَسَالَ الْوَادِي قَنَاةُ شَهْرًا وَلَمْ يَجِيءْ أَحَدٌ مِنْ نَاحِيَةٍ إِلَّا حَدَّثَ بِالْجَوْدِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے زمانہ میں لوگ قحط

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الجمعة، باب: الاستسقاء في الخطبة يوم الجمعة، ١/٣١٥، الرقم: ٨٩١، وفي باب: من تمطر في المطر حتى يتحادر على لحيته، ١/٣٤٩، الرقم: ٩٨٦، ومسلم في الصحيح، كتاب: صلاة الاستسقاء، باب، الدعاء في الاستسقاء، ٢/٦١٤، الرقم: ٨٩٧، والنسائي في السنن، كتاب: الاستسقاء، باب: رفع الإمام يديه عند مسألة إمساك المطر، ٣/ ١٦٦، الرقم: ١٥٢٨، وابن الجارود في المنتقى، ١/ ٧٥، الرقم: ٢٥٦، والطبراني في الدعاء، ١/٢٩٧، الرقم: ٩٥٧۔

سالی میں مبتلا ہو گئے۔ ایک مرتبہ جب حضور نبی اکرم ﷺ جمعہ کے روز خطبہ دے رہے تھے تو ایک اعرابی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! مال ہلاک ہو گیا اور بچے بھوکے مر گئے، اللہ تعالیٰ سے ہمارے لیے دعا کیجئے۔ آپ ﷺ نے ہاتھ اٹھائے۔ ہم نے اس وقت آسمان میں بادل کا کوئی ٹکڑا تک نہیں دیکھا تھا، پھر قسم اس کی ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے! آپ ﷺ نے ہاتھ کیا اٹھائے کہ پہاڑوں جیسے بادل آ گئے۔ آپ ﷺ منبر سے اترے بھی نہیں کہ میں نے بارش کے قطرے آپ ﷺ کی ریش مبارک سے ٹپکتے دیکھے۔ اس روز بارش برسی، اگلے روز بھی، اس سے اگلے روز بھی یہاں تک کہ اگلے جمعہ تک بارش ہوتی رہی۔ پس وہی اعرابی کھڑا ہوا یا کوئی دوسرا شخص اور عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! مکانات گر گئے اور مال ڈوب گیا۔ اللہ تعالیٰ سے ہمارے لیے دعا کیجئے۔ پس آپ ﷺ نے ہاتھ اٹھائے اور کہا: اے اللہ! ہمارے اردگرد برسا، ہم پر نہیں۔ پس جس طرف دست مبارک سے اشارہ کرتے ادھر کے بادل چھٹ جاتے یہاں تک کہ مدینہ منورہ ایک دائرہ سا بن گیا۔ قناۃ نامی نالہ مہینہ بھر بہتا رہا اور جو بھی آتا وہ اس بارش کا حال بیان کرتا۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲. عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه قَالَ: أَصَابَ أَهْلَ الْمَدِيْنَةِ قَحْطٌ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَبَيْنَا هُوَ يَخْطُبُ يَوْمَ جُمُعَةٍ إِذْ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، هَلَكَتِ الْكُرَاعُ هَلَكَتِ الشَّاءُ فَادْعُ اللهَ يَسْقِيْنَا فَمَدَّ يَدَيْهِ وَدَعَا قَالَ أَنَسٌ: وَإِنَّ السَّمَاءَ لَمِثْلُ الزُّجَاجَةِ فَهَاجَتْ رِيْحٌ أَنْشَأَتْ سَحَابًا ثُمَّ اجْتَمَعَ ثُمَّ أَرْسَلَتِ السَّمَاءُ عَزَالِيَهَا فَخَرَجْنَا نَخُوْضُ الْمَاءَ حَتَّى أَتَيْنَا مَنَازِلَنَا فَلَمْ نَزَلْ نُمْطَرُ إِلَى الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى فَقَامَ إِلَيْهِ ذَلِكَ الرَّجُلُ أَوْ غَيْرُهُ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، تَهَدَّمَتِ الْبُيُوْتُ فَادْعُ اللهَ

۲: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: المناقب، باب: علامات النبوة فی الإسلام، ۱۳۱۳/۳، الرقم: ۳۳۸۹، ومسلم فی الصحيح، کتاب: الاستسقاء، باب: الدعاء فی الاستسقاء، ۶۱۴/۲، الرقم: ۸۹۷، وأبو داود فی السنن، کتاب: صلاة الاستسقاء، باب: رفع اليدين فی الاستسقاء، ۳۰۴/۱، الرقم: ۱۱۷۴، والطبراني في المعجم الأوسط، ۹۵/۳، الرقم: ۲۶۰۱، وفي الدعاء، ۵۹۶/۱۔ ۵۹۷، الرقم: ۲۱۷۹، والبخاري في الأدب المفرد، ۲۱۴/۱، الرقم: ۶۱۲، وابن عبد البر في الاستذکار، ۴۳۴/۲، والحسيني في البيان والتعريف، ۲۶/۲، الرقم: ۹۵۷۔

www.MinhajBooks.com منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش

يَحْبِسُهُ فَتَبَسَّمَ ثُمَّ قَالَ: حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا فَنَظَرْتُ إِلَى السَّحَابِ تَصَدَّعَ حَوْلَ الْمَدِيْنَةِ كَأَنَّهُ إِكْلِيْلٌ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَأَبُوْ دَاوُدَ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانۂ مبارک میں ایک دفعہ اہل مدینہ (شدید) قحط سے دوچار ہوگئے۔ ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ جمعہ ارشاد فرما رہے تھے کہ ایک شخص نے کھڑے ہوکر عرض کیا: یا رسول اللہ! گھوڑے ہلاک ہوگئے، بکریاں مرگئیں، اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ ہمیں پانی مرحمت فرمائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھا دیئے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس وقت آسمان شیشے کی طرح صاف تھا لیکن ہوا چلنے لگی، بادل گھر کر جمع ہوگئے اور آسمان نے ایسا اپنا منہ کھولا کہ ہم برستی ہوئی بارش میں اپنے گھروں کو گئے اور متواتر اگلے جمعہ تک بارش ہوتی رہی۔ پھر (آئندہ جمعہ) وہی شخص یا کوئی دوسرا آدمی کھڑا ہوکر عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! گھر تباہ ہو رہے ہیں، لہٰذا اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ اب اس (بارش) کو روک لے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (اس شخص کی بات سن کر) مسکرا پڑے اور (اپنے سرِ اقدس کے اوپر بارش کی طرف انگلی مبارک سے اشارہ کرتے ہوئے) فرمایا: ’’ہمیں چھوڑ کر ہمارے گرداگرد برسو۔‘‘ تو ہم نے دیکھا کہ اسی وقت بادل مدینہ منورہ کے اوپر سے ہٹ کر یوں چاروں طرف چھٹ گئے گویا وہ تاج ہیں (یعنی تاج کی طرح دائرہ کی شکل میں پھیل گئے)۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری، مسلم اور ابو داود نے روایت کیا ہے۔

٣. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فَقَالَ: يَا

٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الاستسقاء، باب: الدعاء إذا انقطعت السبل من كثرة المطر، ١/٣٤٥، الرقم: ٩٧١، ومسلم في الصحيح، كتاب: صلاة الاستسقاء، باب: الدعاء في الاستسقاء، ٢/٦١٤، الرقم: ٨٩٧، والنسائي في السنن، كتاب: الاستسقاء، باب: متى يستسقى الإمام، ٣/١٥٤، الرقم: ١٥٠٤، وفي السنن الكبرى، ١/٥٥٥، الرقم: ١٨٠٥، ومالك في الموطأ، كتاب: النداء للصلاة، باب: ما جاء في الاستسقاء، ١/١٩١، الرقم: ٤٥٠، والشافعي في المسند، ١/٧٩، وعبد الرزاق في المصنف، ٣/٩٢، الرقم: ٤٩١١، وابن حبان في الصحيح، ٧/١٠٤، الرقم: ٢٨٥٧، والربيع في المسند، ١/٢٠٠، الرقم: ٤٩٦، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ١/٢٩٧، والطبراني في الدعاء، ١/٦٠٠، الرقم: ٢١٨٧۔

رَسُوْلَ اللهِ، هَلَكَتِ الْمَوَاشِي وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللهَ فَدَعَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَمُطِرُوْا مِنْ جُمُعَةٍ إِلَى جُمُعَةٍ فَجَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، تَهَدَّمَتِ الْبُيُوْتُ وَتَقَطَّعَتِ السُّبُلُ وَهَلَكَتِ الْمَوَاشِي فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَللَّهُمَّ، عَلَى رُءُوْسِ الْجِبَالِ وَالْآكَامِ وَبُطُوْنِ الْأَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ فَانْجَابَتْ عَنِ الْمَدِيْنَةِ انْجِيَابَ الثَّوْبِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! (قحط سالی کی وجہ سے) مویشی ہلاک ہو گئے اور راستے بند ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں (اس کی التجاء پر) حضور نبی اکرم ﷺ نے دعا فرمائی تو اس جمعہ سے اگلے جمعہ تک مسلسل بارش ہوتی رہی۔ پھر ایک آدمی آ کر آپ ﷺ کی بارگاہ میں عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! گھر گر گئے، راستے بند ہو گئے اور مویشی ہلاک ہو گئے۔ تو آپ ﷺ نے دعا فرمائی: اے اللہ! پہاڑوں کی چوٹیوں، ٹیلوں، وادیوں کے درمیان اور درختوں کے اگنے کی جگہوں پر (برسا)۔ پس مدینہ منورہ کے اوپر سے بادل کپڑے کی طرح پھٹ گیا۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٤. عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهُوَ يَخْطُبُ بِالْمَدِيْنَةِ، فَقَالَ: قَحَطَ الْمَطَرُ، فَاسْتَسْقِ رَبَّکَ. فَنَظَرَ إِلَى السَّمَاءِ وَمَا نَرَى مِنْ

٤: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: الأدب، باب: التبسم والضحك، ٥/٢٢٦١، الرقم: ٥٧٤٢، وفی کتاب: الدعوات، باب: الدعاء غير مستقبل القبلة، ٥/٢٣٣٥، الرقم: ٥٩٨٢، وفی کتاب: الجمعة، باب: الاستسقاء فی الخطبة يوم الجمعة، ١/٣١٥، الرقم: ٨٩١، وفی کتاب: الاستسقاء، باب: الاستسقاء فی المسجد الجامع، ١/٣٤٣، الرقم: ٩٦٧، وفی باب: الاستسقاء فی خطبة مستقبل القبلة، ١/٣٤٤، الرقم: ٩٦٨، وفی باب: إذا استشفع المشرکون بالمسلمين عند القحط، ١/٣٤٦، الرقم: ٩٧٤، وفی باب: من تمطر فی المطر حتی يتحادر علی لحيته، ١/٣٤٩، الرقم: ٩٨٦، وفی کتاب: المناقب، باب: علامات النبوة فی الإسلام، ٣/١٣١٣، الرقم: ٣٣٨٩، ومسلم فی الصحيح، کتاب: الاستسقاء، باب: الدعاء فی الاستسقاء، ٢/٦١٢-٦١٤، الرقم: ٨٩٧، وأبوداود فی السنن، کتاب: صلاة الاستسقاء، باب: رفع اليدين فی الاستسقاء، ١/٣٠٤، —

سَحَابٍ، فَاسْتَسْقَى، فَنَشَأَ السَّحَابُ بَعْضُهُ إِلَى بَعْضٍ، ثُمَّ مُطِرُوْا حَتَّى سَالَتْ مَثَاعِبُ الْمَدِيْنَةِ، فَمَا زَالَتْ إِلَى الْجُمُعَةِ الْمُقْبِلَةِ مَا تُقْلِعُ، ثُمَّ قَامَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ أَوْ غَيْرُهُ وَالنَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ، فَقَالَ: غَرِقْنَا، فَادْعُ رَبَّكَ يَحْبِسْهَا عَنَّا، فَضَحِكَ ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا. مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، فَجَعَلَ السَّحَابُ يَتَصَدَّعُ عَنِ الْمَدِيْنَةِ يَمِيْنًا وَشِمَالًا، يُمْطَرُ مَا حَوَالَيْنَا وَلَا يُمْطَرُ مِنْهَا شَيْءٌ، يُرِيْهِمُ اللهُ كَرَامَةَ نَبِيِّهِ ﷺ وَإِجَابَةَ دَعْوَتِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

قَالَ الْإِمَامُ السُّيُوْطِيُّ فِي الْخَصَائِصِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَتْ حَلِيْمَةُ لَا تَدَعُهُ يَذْهَبُ مَكَانًا بَعِيْدًا فَغَفَلَتْ عَنْهُ فَخَرَجَ مَعَ أُخْتِهِ الشَّيْمَاءِ فِي الظَّهِيْرَةِ إِلَى الْبَهْمِ فَخَرَجَتْ حَلِيْمَةُ تَطْلُبُهُ حَتَّى تَجِدَهُ مَعَ أُخْتِهِ فَقَالَتْ: فِي هَذَا الْحَرِّ؟ فَقَالَتْ أُخْتُهُ: يَا أُمَّه! مَا وَجَدَ أَخِي حَرًّا رَأَيْتُ غُمَامَةً تُظِلُّ عَلَيْهِ إِذَا وَقَفَ وَقَفَتْ، وَإِذَا سَارَ سَارَتْ، حَتَّى انْتَهَى إِلَى هَذَا الْمَوْضِعِ، قَالَتْ: أَحَقًّا يَا بُنَيَّة، قَالَتْ: أَي وَاللهِ.[1]

”حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ مدینہ منورہ میں خطبہ جمعہ ارشاد فرما رہے تھے اس نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) بارش نہ ہونے کے باعث قحط پڑ گیا ہے لہٰذا اپنے رب سے بارش مانگیے، تو آپ ﷺ نے آسمان کی طرف نگاہ اٹھائی اور ہمیں کوئی بادل نظر نہیں آ رہا تھا۔ آپ ﷺ نے بارش مانگی تو فوراً بادلوں کے ٹکڑے آ کر آپس میں ملنے لگے پھر بارش ہونے لگی یہاں تک کہ مدینہ منورہ کی گلیاں بہہ نکلیں اور بارش متواتر

الرقم: ۱۱۷۴، والنسائی فی السنن، کتاب: الاستسقاء، باب: کیف یرفع، ۳/۱۵۹۔۱۶۶، الرقم: ۱۵۱۵، ۱۵۱۷، ۱۵۲۷۔۱۵۲۸، وابن ماجه فی السنن، کتاب: إقامة الصلاة والسنة فیها، باب: ما جاء فی الدعاء فی الاستسقاء، ۱/۴۰۴، الرقم: ۱۲۶۹، والنسائی فی السنن الکبری، ۱/۵۵۸، الرقم: ۱۸۱۸۔

(۱) أخرجه السيوطي في الخصائص الکبری، ۱:۵۸۔

اگلے جمعہ تک ہوتی رہی پھر وہی یا کوئی دوسرا شخص کھڑا ہوا اور عرض کیا جبکہ حضور نبی اکرم ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے: (یا رسول اللہ!) ہم تو غرق ہونے لگے لہٰذا اپنے رب سے دعا کیجئے کہ اس بارش کو ہم سے روک دے۔ آپ ﷺ مسکرا پڑے اور دعا کی: اے اللہ! ہمارے اردگرد برسا اور ہمارے اوپر نہ برسا، ایسا دو یا تین دفعہ فرمایا۔ سو بادل چھٹنے لگے اور مدینہ منورہ کی دائیں بائیں جانب جانے لگے۔ چنانچہ ہمارے اردگرد (کھیتوں اور فصلوں پر) بارش ہونے لگی ہمارے اوپر بند ہوگئی۔ یونہی اللہ تعالیٰ اپنے نبی کی برکت اور ان کی قبولیتِ دعا دکھاتا ہے۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

''امام سیوطی نے الخصائص الکبری میں روایت کیا ہے کہ حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: حلیمہ سعدیہ آپ کا بہت خیال رکھتی تھی ایک روز قدرے غافل ہوگئی تو آپ اپنی رضاعی بہن شیماء کے ساتھ دوپہر کے وقت ریوڑ کی طرف نکل گئے حلیمہ بے قرار ہو گئی اور فوراً تلاش میں نکلی۔ جب بہن کے ساتھ دیکھا تو اس کی جان میں جان آئی۔ بیٹی کو ناراض ہوئی کہ اتنی سخت دھوپ میں انہیں لے کر کیوں آئی ہو؟ شیماء نے جواب دیا: امی جان! میرے بھائی کو دھوپ نے کچھ نہیں کہا۔ بادل ان پر مسلسل سایہ فگن رہا، جب یہ ٹھہرتے تو وہ بھی ٹھہر جاتا اور جب یہ چلتے تو وہ بھی چل پڑتا تھا یہاں تک کہ ہم یہاں پہنچ گئے۔ حلیمہ یہ سن کر خوشگوار حیرت کے عالم میں چیخ پڑی۔ میری بیٹی! کیا یہ سچ ہے؟ شیما نے جواب دیا: ہاں، امی جان یہ بالکل سچ ہے۔''

www.MinhajBooks.com

اَلْبَابُ الثَّانِي:

تَعْظِيْمُ النَّبِيِّ ﷺ

﴿تعظیمِ رسول ﷺ﴾

١. فَصْلٌ فِي تَعْظِيْمِ النَّبِيِّ وَتَوْقِيْرِهِ ﷺ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کی تعظیم و توقیر کا بیان﴾

٢. فَصْلٌ فِي التَّبَرُّكِ بِالنَّبِيِّ ﷺ وَآثَارِهِ الشَّرِيْفَةِ

﴿حضور ﷺ کی ذاتِ اقدس اور آپ ﷺ کے آثار سے حصولِ برکت کا بیان﴾

٣. فَصْلٌ فِي التَّوَسُّلِ بِالنَّبِيِّ ﷺ وَآثَارِهِ الْمُقَدَّسَةِ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کی ذات اقدس اور آپ کے آثار سے توسّل کا بیان﴾

٤. فَصْلٌ فِي سُجُوْدِ الْحَيَوَانَاتِ لِلنَّبِيِّ تَعْظِيْمًا لَهُ ﷺ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کے لئے جانوروں کے سجدۂ تعظیمی کا بیان﴾

www.MinhajBooks.com

فَصْلٌ فِي تَعْظِيْمِ النَّبِيِّ وَتَوْقِيْرِهِ ﷺ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کی تعظیم و توقیر کا بیان﴾

اَلْآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

۱. يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَقُوْلُوا انْظُرْنَا وَاسْمَعُوْا ط وَلِلْكَافِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌo (البقرة، ۲: ۱۰٤)

’’اے ایمان والو! (نبی اکرم ﷺ کو اپنی طرف متوجہ کرنے کیلئے) رَاعِنَا مت کہا کرو بلکہ (ادب سے) اُنْظُرْنَا (ہماری طرف نظر کرم فرمائیے) کہا کرو اور (ان کا ارشاد) بغور سنتے رہا کرو، اور کافروں کے لئے دردناک عذاب ہےo‘‘

۲. لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا ط قَدْ يَعْلَمُ اللهُ الَّذِيْنَ يَتَسَلَّلُوْنَ مِنْكُمْ لِوَاذًا ج فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌo (النور، ٢٤: ٦٣)

’’(اے مسلمانو!) تم رسول کے بلانے کو آپس میں ایک دوسرے کو بلانے کی مثل قرار نہ دو (جب رسول اکرم ﷺ کو بلانا تمہارے باہمی بلاوے کی مثل نہیں تو خود رسول کی ذات گرامی تمہاری مثل کیسے ہوسکتی ہے) بیشک اللہ ایسے لوگوں کو (خوب) جانتا ہے جو تم میں سے ایک دوسرے کی آڑ میں (دربار رسالت سے) چپکے سے کھسک جاتے ہیں پس وہ لوگ ڈریں جو رسول کے امرِ (ادب) کی خلاف ورزی کر رہے ہیں کہ (دنیا میں ہی) انہیں کوئی آفت آ پہنچے گی یا (آخرت میں) ان پر دردناک عذاب آن پڑے گاo‘‘

۳. يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ اِلَّآ اَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰى طَعَامٍ غَيْرَ نَاظِرِيْنَ اِنٰهُ وَلٰكِنْ اِذَا دُعِيْتُمْ فَادْخُلُوْا فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا وَلَا مُسْتَاْنِسِيْنَ

لِحَدِيْثٍ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيِ مِنْكُمْ وَاللّٰهُ لَا يَسْتَحْيِ مِنَ الْحَقِّ وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَاسْئَلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ ذٰلِكُمْ اَطْهَرُ لِقُلُوْبِكُمْ وَقُلُوْبِهِنَّ وَمَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُؤْذُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَآ اَنْ تَنْكِحُوْا اَزْوَاجَهٗ مِنْ بَعْدِهٖ اَبَدًا اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمًا○ (الأحزاب، ٣٣: ٥٣)

’’اے ایمان والو! نبیِ (مکرّم ﷺ) کے گھروں میں داخل نہ ہوا کرو سوائے اس کے کہ تمہیں کھانے کے لئے اجازت دی جائے (پھر وقت سے پہلے پہنچ کر) کھانا پکنے کا انتظار کرنے والے نہ بنا کرو، ہاں جب تم بلائے جاؤ تو (اس وقت) اندر آیا کرو پھر جب کھانا کھا چکو تو (وہاں سے اُٹھ کر) فوراً منتشر ہو جایا کرو اور وہاں باتوں میں دل لگا کر بیٹھے رہنے والے نہ بنو۔ یقیناً تمہارا ایسے (دیر تک بیٹھے) رہنا نبیِّ (اکرم) کو تکلیف دیتا ہے اور وہ تم سے (اُٹھ جانے کا کہتے ہوئے) شرماتے ہیں اور اللہ حق (بات کہنے) سے نہیں شرماتا، اور جب تم اُن (ازواجِ مطہّرات) سے کوئی سامان مانگو تو اُن سے پسِ پردہ پوچھا کرو، یہ (اَدب) تمہارے دلوں کے لئے اور ان کے دلوں کے لئے بڑی طہارت کا سبب ہے، اور تمہارے لئے (ہرگز جائز) نہیں کہ تم رسول اللہ (ﷺ) کو تکلیف پہنچاؤ اور نہ یہ (جائز) ہے کہ تم اُن کے بعد اَبد تک اُن کی ازواجِ (مطہّرات) سے نکاح کرو بے شک یہ اللہ کے نزدیک بہت بڑا (گناہ) ہے○‘‘

٤. اِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِيْنًا○ (الأحزاب، ٣٣: ٥٧)

’’بیشک جو لوگ اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کو اذیت دیتے ہیں اللہ ان پر دنیا اور آخرت میں لعنت بھیجتا ہے اور اُس نے ان کے لئے ذِلّت انگیز عذاب تیار کر رکھا ہے○‘‘

٥. اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ ط يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ ج فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ ج وَمَنْ اَوْفٰى بِمَا عٰهَدَ عَلَيْهُ اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا○

(الفتح، ٤٨: ١٠)

’’(اے حبیب!) بیشک جو لوگ آپ سے بیعت کرتے ہیں وہ اللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں، ان کے ہاتھوں پر (آپ کے ہاتھ کی صورت میں) اللہ کا ہاتھ ہے۔ پھر جس شخص نے بیعت کو توڑا تو اس

کے توڑنے کا وبال اس کی اپنی جان پر ہو گا اور جس نے (اس) بات کو پورا کیا جس (کے پورا کرنے) پر اس نے اللہ سے عہد کیا تھا تو وہ عنقریب اسے بہت بڑا اجر عطا فرمائے گا o‘‘

٦. یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیِ اللهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَاتَّقُوا اللهَ ط اِنَّ اللهَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌo یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَکُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ وَلَا تَجْھَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ کَجَھْرِ بَعْضِکُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُکُمْ وَ اَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَo اِنَّ الَّذِیْنَ یَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَھُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ امْتَحَنَ اللهُ قُلُوْبَھُمْ لِلتَّقْوٰی ط لَھُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ اَجْرٌ عَظِیْمٌo اِنَّ الَّذِیْنَ یُنَادُوْنَکَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ اَکْثَرُھُمْ لَا یَعْقِلُوْنَo وَلَوْ اَنَّھُمْ صَبَرُوْا حَتّٰی تَخْرُجَ اِلَیْھِمْ لَکَانَ خَیْرًا لَّھُمْ ط وَاللهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌo (الحجرات، ۴۹: ۱-۵)

’’اے ایمان والو! تم اللہ و رسول سے (کسی معاملہ میں) سبقت نہ کیا کرو (ان سے پہلے نہ بول اٹھا کرو ان کے حکم کا انتظار کیا کرو ان کا فرمانا اللہ کا فرمانا ہے) اور اللہ سے ڈرتے رہو بے شک اللہ (سب کچھ) سننے والا (اور تمہارے دلوں کے حال کو بھی) خوب جاننے والا ہےo اے ایمان والو! اپنی آواز کو پیغمبر کی آواز سے بلند نہ کیا کرو (نہ آواز میں تیزی ہو نہ بلندی ہو) اور ان سے اس طرح زور سے نہ بولو جیسے آپس میں زور سے بولتے ہو (یہ بات ادب کے خلاف ہے دیکھو) کہیں تمہارے اعمال (تمہاری نادانی سے) ضائع نہ ہو جائیں اور تم کو خبر بھی نہ ہوo بیشک جو لوگ رسول اللہ (ﷺ) کی بارگاہ میں (ادب و نیاز کے باعث) اپنی آوازوں کو پست رکھتے ہیں، یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کو اللہ نے تقویٰ کے لئے چُن کر خالص کر لیا ہے۔ ان ہی کے لئے بخشش ہے اور اجرِ عظیم ہےo بیشک جو لوگ آپ کو حجروں کے باہر سے پکارتے ہیں ان میں سے اکثر (آپ کے بلند مقام و مرتبہ اور آدابِ تعظیم کی) سمجھ نہیں رکھتےo اور اگر وہ لوگ صبر کرتے یہاں تک کہ آپ خود ہی ان کی طرف باہر تشریف لے آتے تو یہ اُن کے لئے بہتر ہوتا، اور اللہ بڑا بخشنے والا بہت رحم فرمانے والا ہےo‘‘

۷. وَلَا تُطِعْ کُلَّ حَلَّافٍ مَّھِیْنٍo ھَمَّازٍ مَّشَّآءٍ م بِنَمِیْمٍo مَّنَّاعٍ لِّلْخَیْرِ مُعْتَدٍ اَثِیْمٍo عُتُلٍّ م بَعْدَ ذٰلِکَ زَنِیْمٍo اَنْ کَانَ ذَا مَالٍ وَّ بَنِیْنَo (القلم، ۶۸: ۱۰-۱۴)

’’اور آپ کسی ایسے شخص کی بات نہ مانیں جو بہت قسمیں کھانے والا اِنتہائی ذلیل ہےo (جو) طعنہ زَن، عیب جو (ہے اور) لوگوں میں فساد انگیزی کے لیے چغل خوری کرتا پھرتا ہےo (جو) بھلائی کے کام سے بہت روکنے والا بخیل، حد سے بڑھنے والا سرکش (اور) سخت گنہگار ہےo (جو) بد مزاج دُرشت خو ہے، مزید برآں بد اَصل (بھی) ہےo اِس لیے (اس کی بات کو اہمیت نہ دیں) کہ وہ مال دار اور صاحبِ اَولاد ہےo‘‘

۸. لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِo وَاَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِo وَ وَالِدٍ وَّ مَا وَلَدَo

(البلد، ۹۰: ۱-۳)

’’میں اس شہر (مکہ) کی قَسم کھاتا ہوںo (اے حبیبِ مکرّم!) اس لئے کہ آپ اس شہر میں تشریف فرما ہیںo والد (آدم یا ابراہیم) کی قسم اور (ان کی) قسم جن کی ولادت ہوئیo‘‘

۹. اِنَّا اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَo فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْo اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُo

(الکوثر، ۱۰۸: ۱-۳)

’’بے شک ہم نے آپ کو (ہر خیر وفضیلت میں) بے انتہا کثرت بخشی ہےo پس آپ اپنے رب کے لئے نماز پڑھا کریں اور قربانی دیا کریں (یہ ہدیہ تشکر ہے)o بے شک آپ کا دُشمن ہی بے نسل اور بے نام ونشاں ہوگاo‘‘

۱۰. تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّo مَآ اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَo سَيَصْلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍo وَّامْرَاَتُهٗ ؕ حَمَّالَةَ الْحَطَبِo فِيْ جِيْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍo

(اللّھب، ۱۱۱: ۱-۵)

’’ابو لہب کے دونوں ہاتھ ٹوٹ جائیں اور وہ تباہ ہو جائے (اس نے ہمارے حبیب پر ہاتھ اٹھانے کی کوشش کی ہے)o اسے اس کے (موروثی) مال نے کچھ فائدہ نہ پہنچایا اور نہ ہی اس کی کمائی نےo عنقریب وہ شعلوں والی آگ میں جا پڑے گاo اور اس کی (خبیث) عورت (بھی) جو (کانٹے دار لکڑیوں کا بوجھ (سر پر) اٹھائے پھرتی ہے، (اور ہمارے حبیب کے تلووں کو زخمی کرنے کے لیے رات کو ان کی راہوں میں بچھا دیتی ہے)o اس کی گردن میں کھجور کی چھال کا (وہی) رسّہ ہوگا (جس سے کانٹوں کا گٹھا باندھتی ہے)o‘‘

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

١. عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ ذَهَبَ إِلَى بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمْ. فَحَانَتِ الصَّلَاةُ فَجَاءَ الْمُؤَذِّنُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ: أَتُصَلِّي لِلنَّاسِ فَأُقِيْمَ؟ قَالَ: نَعَمْ. فَصَلَّى أَبُوْ بَكْرٍ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَالنَّاسُ فِي الصَّلَاةِ فَتَخَلَّصَ حَتَّى وَقَفَ فِي الصَّفِّ فَصَفَّقَ النَّاسُ وَكَانَ أَبُوْ بَكْرٍ لَا يَلْتَفِتُ فِي صَلَاتِهِ فَلَمَّا أَكْثَرَ النَّاسُ التَّصْفِيْقَ، الْتَفَتَ، فَرَأَى رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَأَشَارَ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَنِ امْكُثْ مَكَانَكَ. فَرَفَعَ أَبُوْ بَكْرٍ رضي الله عنه يَدَيْهِ، فَحَمِدَ اللهَ عَلَى مَا أَمَرَهُ بِهِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مِنْ ذَلِكَ. ثُمَّ اسْتَأْخَرَ أَبُوْ بَكْرٍ رضي الله عنه حَتَّى اسْتَوَى فِي الصَّفِّ وَتَقَدَّمَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ. فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ، مَا مَنَعَكَ أَنْ تَثْبُتَ إِذْ أَمَرْتُكَ. فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: مَا كَانَ لِابْنِ أَبِي قُحَافَةَ أَنْ يُصَلِّيَ بَيْنَ يَدَي رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا لِي رَأَيْتُكُمْ أَكْثَرْتُمُ التَّصْفِيْقَ. مَنْ رَابَهُ شَيْءٌ فِي صَلَاتِهِ فَلْيُسَبِّحْ. فَإِنَّهُ إِذَا سَبَّحَ الْتُفِتَ إِلَيْهِ وَإِنَّمَا التَّصْفِيْقُ لِلنِّسَاءِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور نبی اکرم ﷺ قبیلہ بنی عمرو بن عوف میں صلح کرانے کے لئے تشریف لے گئے۔ اتنے میں نماز کا وقت ہوگیا۔ مؤذن نے حضرت

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الأذان، باب: من دخل ليؤم الناس فجاء الإمام الأول فتأخر الأول أو لم يتأخر جازت صلاته فيه عائشة عن النبي ﷺ، ١/٢٤٢، الرقم: ٦٥٢، ومسلم في الصحيح، كتاب: الصلاة، باب: تقديم الجماعة من يصلي بهم إذا تأخر الإمام، ١/٣١٦، الرقم: ٤٢١، وأبو داود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: التصفيق في الصلاة، ١/٢٤٧، الرقم: ٩٤٠، والنسائي في السنن، كتاب: آداب القضاة، باب: مصير الحاكم إلى رعيته للصلح بينهم، ٨/٢٤٣، الرقم: ٥٤١٣۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

ابوبکرصدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوکرعرض کیا: کیا آپ نماز پڑھا دیں گے تا کہ میں اقامت کہوں؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔ چنانچہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے لوگوں کونماز پڑھانا شروع کر دی اور دوران نماز حضور نبی اکرم ﷺ بھی تشریف لے آئے۔ آپ ﷺ صفوں کو چیرتے ہوئے صف اول میں جاکر کھڑے ہو گئے۔ لوگوں نے تالیاں بجائیں لیکن حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نماز میں کسی اور جانب التفات نہیں فرمایا کرتے تھے۔ جب تالیوں کی آواز زیادہ ہوگئی تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ متوجہ ہوئے تو حضور نبی اکرم ﷺ کو دیکھا (اور پیچھے ہٹنے کا ارادہ کیا)۔ لیکن حضور نبی اکرم ﷺ نے اشارہ فرمایا: اپنی جگہ پر قائم رہو۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے دونوں ہاتھ اٹھا کر خدا کا شکر ادا کیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے انہیں اِمامت کا حکم دیا ہے۔ اس کے بعد حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ پیچھے ہٹے حتی کہ صف اول کے برابر آ گئے اور حضور نبی اکرم ﷺ نے آگے بڑھ کر امامت کرائی۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے ابو بکر! جب میں نے حکم دیا تھا تو تم مصلیٰ پر کیوں نہیں ٹھہرے رہے؟ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ابو قحافہ کے بیٹے کی کیا مجال کہ وہ حضور نبی اکرم ﷺ کے سامنے امامت کرائے! اس کے بعد حضور نبی اکرم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا: اس کی کیا وجہ ہے کہ میں نے تمہیں تالیاں بجاتے دیکھا! اگر کسی کو نماز میں کوئی حادثہ پیش آئے تو (بلند آواز سے) سبحان اللہ کہے۔ چنانچہ جب وہ سبحان اللہ کہے تو اس کی طرف توجہ دی جائے اور نماز میں تالیاں بجانا تو صرف عورتوں کے لئے مخصوص ہے۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ وَكَانَ تَبِعَ النَّبِيَّ ﷺ وَخَدَمَهُ وَصَحِبَهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ يُصَلِّي لَهُمْ فِي وَجَعِ النَّبِيِّ ﷺ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمُ الاثْنَيْنِ وَهُمْ صُفُوفٌ فِي الصَّلَاةِ فَكَشَفَ النَّبِيُّ ﷺ سِتْرَ الْحُجْرَةِ، يَنْظُرُ إِلَيْنَا وَهُوَ قَائِمٌ، كَأَنَّ وَجْهَهُ وَرَقَةُ مُصْحَفٍ. ثُمَّ تَبَسَّمَ يَضْحَكُ فَهَمَمْنَا أَنْ

٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الأذان، باب: أهل العلم والفضل أحق بالإمامة، ١/٢٤٠، الرقم: ٦٤٨، وفي كتاب: الأذان، باب: هل يلتفت لأمر ينزل به، ١/٢٦٢، الرقم: ٧٢١، وفي كتاب: التهجد، باب: من رجع القهقري في صلاته، ١/٤٠٣، الرقم: ١١٤٧، وفي كتاب: المغازي، باب: مرض النبي ﷺ ووفاقه، ٤/١٦١٦، الرقم: ٤١٨٣، ومسلم في الصحيح، كتاب: الصلاة، باب: استخلاف الإمام إذا عرض له عذر من مرض وسفر وغيرهما من يصلي بالناس، ١/٣١٦، الرقم: ٤١٩، والنسائي نحوه في السنن، كتاب: الجنائز، باب: الموت يوم الاثنين، ٤/٧، الرقم: ١٨٣١۔

نَفْتَتِنَ مِنَ الْفَرَحِ بِرُؤْيَةِ النَّبِيِّ ﷺ. فَنَكَصَ أَبُوْ بَكْرٍ عَلَى عَقِبَيْهِ لِيَصِلَ الصَّفَّ وَظَنَّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَارِجٌ إِلَى الصَّلَاةِ. فَأَشَارَ إِلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ: أَنْ أَتِمُّوْا صَلَاتَكُمْ. وَأَرْخَى السِّتْرَ فَتُوُفِّيَ مِنْ يَوْمِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت انس بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ (جو کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے خادمِ خاص تھے) فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے مرض الموت میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ لوگوں کو نماز پڑھاتے تھے چنانچہ پیر کے روز لوگ صفیں بنائے نماز ادا کر رہے تھے کہ اتنے میں حضور نبی اکرم ﷺ نے حجرۂ مبارک کا پردہ اُٹھایا اور کھڑے کھڑے ہم کو دیکھنے لگے۔ اس وقت حضور نبی اکرم ﷺ کا چہرۂ انور قرآن کے اَوراق کی طرح (تاباں ودرخشاں) معلوم ہوتا تھا۔ جماعت کو دیکھ کر آپ ﷺ مسکرائے۔ آپ ﷺ کے دیدار پُرانوار کی خوشی میں قریب تھا کہ ہم نماز توڑ دیں۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو خیال ہوا کہ شاید آپ ﷺ نماز کے لیے تشریف لا رہے ہیں اس لئے انہوں نے (تعظیماً) ایڑیوں کے بل پیچھے ہٹ کر صف میں مل جانا چاہا۔ لیکن حضور نبی اکرم ﷺ نے ہمیں اشارہ سے فرمایا کہ تم لوگ نماز پوری کرو۔ پھر آپ ﷺ نے پردہ گرا دیا اور اسی روز آپ ﷺ کا وصال ہو گیا۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۳. عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانَ رضي الله عنهما قَالَا: إِنَّ عُرْوَةَ جَعَلَ يَرْمُقُ أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ بِعَيْنَيْهِ. قَالَ: فَوَاللهِ، مَا تَنَخَّمَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ نُخَامَةً إِلَّا وَقَعَتْ فِي كَفِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ فَدَلَکَ بِهَا وَجْهَهُ وَجِلْدَهُ. وَإِذَا أَمَرَهُمُ ابْتَدَرُوْا أَمْرَهُ. وَإِذَا تَوَضَّأَ كَادُوْا يَقْتَتِلُوْنَ عَلَى وُضُوْئِهِ. وَإِذَا تَكَلَّمَ خَفَضُوْا أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَهُ وَمَا يُحِدُّوْنَ إِلَيْهِ النَّظَرَ تَعْظِيْمًا لَهُ. فَرَجَعَ عُرْوَةُ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ: أَيْ قَوْمِ، وَاللهِ لَقَدْ وَفَدْتُ عَلَى الْمُلُوْکِ: وَفَدْتُ عَلَى قَيْصَرَ وَكِسْرَى وَالنَّجَاشِيِّ

www.MinhajBooks.com

۳: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الشروط، باب الشروط في الجهاد والمصالحة مع أهل الحرب وكتابة، ۲/۹۷۴، الرقم: ۲۵۸۱، وأحمد بن حنبل في المسند، ۴/۳۲۹، والطبراني في المعجم الكبير، ۲۰/۹، الرقم: ۱۳، وابن حبان في الصحيح، ۱۱/۲۱۶، الرقم: ۴۸۷۲، والبيهقي في السنن الكبرى، ۹/۲۲۰۔

وَاللهِ، إِنْ رَأَيْتُ مَلِكًا قَطُّ يُعَظِّمُهُ أَصْحَابُهُ مَا يُعَظِّمُ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ ﷺ مُحَمَّدًا... حَدِيْثٌ بِطُوْلِهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت مسور بن مخرمہ اور مروان رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: عروہ بن مسعود (جب بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں کفار کا وکیل بن کر آیا تو) صحابہ کرام کا (حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں تعظیم و توقیر کا) مشاہدہ کرتا رہا۔ اس نے بیان کیا: جب بھی آپ ﷺ اپنا لعاب دہن پھینکتے تو کوئی نہ کوئی صحابی اسے اپنے ہاتھ میں لے لیتا ہے اور وہ اسے اپنے چہرے اور بدن پر مل لیتا ہے۔ جب آپ ﷺ کسی بات کا حکم دیتے ہیں تو وہ فوراً اس کی تعمیل کرتے ہیں۔ جب آپ ﷺ وضو فرماتے ہیں تو لوگ آپ ﷺ کے استعمال شدہ پانی کو حاصل کرنے کے لئے ایک دوسرے پر ٹوٹ پڑتے ہیں۔ جب آپ ﷺ گفتگو فرماتے ہیں تو صحابہ اپنی آوازوں کو ان کے سامنے پست کر لیتے ہیں اور انتہائی تعظیم کے باعث آپ ﷺ کی طرف نظر جما کر نہیں دیکھ پاتے۔ اس کے بعد عروہ اپنے ساتھیوں کی طرف لوٹ گیا اور ان سے کہنے لگا: اے قوم! اللہ رب العزت کی قسم! میں (عظیم الشان) بادشاہوں کے درباروں میں وفد لے کر گیا ہوں: میں قیصر و کسریٰ اور نجاشی جیسے بادشاہوں کے درباروں میں حاضر ہوا ہوں۔ لیکن خدا کی قسم! میں نے کوئی ایسا بادشاہ نہیں دیکھا کہ اس کے درباری اس کی اس طرح تعظیم کرتے ہوں جیسے محمد ﷺ کے اصحاب ان کی تعظیم کرتے ہیں۔‘‘ اس حدیث کو امام بخاری اور امام احمد نے روایت کیا ہے۔

٤. عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِذَا أُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ، فَلَا تَقُوْمُوْا حَتَّى تَرَوْنِي. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وفي رواية زاد: وَعَلَيْكُمْ بِالسَّكِيْنَةِ.

’’حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب نماز کے لیے

٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الأذان، باب: متى يقوم الناس إذا رأوا الإمام عند الإقامة، ٢٢٨/١، الرقم: ٦١١، وفي باب: لا يسعى إلى الصلاة مستعجلا وليقم بالسكينة والوقار، ٢٢٨/١، الرقم: ٦١٢، وفي كتاب: الجمعة، باب: المشي إلى الجمعة، ٣٠٨/١، الرقم: ٨٦٧، ومسلم في الصحيح، كتاب: المساجد، باب: متى يقوم الناس للصلاة، ٤٢٢/١، الرقم: ٦٠٤-٦٠٦، والترمذي في السنن، كتاب: الجمعة: الوتر، باب: ما جاء في الكلام بعد نزول الإمام من المنبر، ٣٩٤/٢، الرقم: ٥١٧.

اِقامت کہی جائے تو کھڑے نہ ہوا کرو یہاں تک کہ تم مجھے دیکھ لو۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

اور ایک روایت میں ان الفاظ کا اضافہ کیا: ’’اور تم پر سکون (واطمینان) لازم ہے۔‘‘

٥. عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ: كَادَ الْخَيِّرَانِ أَنْ يَهْلِكَا أَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ لَمَّا قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَفْدُ بَنِي تَمِيْمٍ، أَشَارَ أَحَدُهُمَا بِالْأَقْرَعِ بْنِ حَابِسٍ التَّمِيْمِيِّ الْحَنْظَلِيِّ أَخِي بَنِي مُجَاشِعٍ، وَأَشَارَ الْآخَرُ بِغَيْرِهِ، فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ لِعُمَرَ: إِنَّمَا أَرَدْتَ خِلَافِي. فَقَالَ عُمَرُ: مَا أَرَدْتُ خِلَافَكَ، فَارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَنَزَلَتْ: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿عَظِيْمٌ﴾ [الحجرات، ٤٩: ٢-٣] قَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ: قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ: فَكَانَ عُمَرُ بَعْدُ وَلَمْ يَذْكُرْ ذَلِكَ عَنْ أَبِيْهِ يَعْنِي أَبَا بَكْرٍ إِذَا حَدَّثَ النَّبِيَّ ﷺ بِحَدِيْثٍ حَدَّثَهُ كَأَخِي السِّرَارِ لَمْ يُسْمِعْهُ حَتَّى يَسْتَفْهِمَهُ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ.

’’امام ابن ابی ملیکہ نے فرمایا کہ قریب تھا کہ دو بہترین آدمی یعنی حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما ہلاک ہو جاتے جبکہ بنی تمیم کا وفد حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا تھا۔ ان میں سے ایک نے اقرع بن حابس تمیمی حنظلی کی طرف اشارہ کیا جو بنی مجاشع کا بھائی تھا دوسرے نے کسی اور کی طرف۔ سو حضرت ابو بکر نے حضرت عمر سے کہا کہ آپ نے صرف میری مخالفت کا ارادہ کیا تھا۔ انہوں نے جواب دیا کہ میں نے تو آپ کی مخالفت کا ارادہ نہیں کیا تھا۔ سو دونوں حضرات کی آوازیں (دورانِ تکرار) حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں بلند ہو گئیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی: ﴿اے ایمان والو! تم اپنی آوازوں کو نبیِ مکرّم (ﷺ) کی آواز سے بلند مت کیا کرو اور اُن کے ساتھ اِس طرح بلند آواز سے بات (بھی) نہ کیا کرو جیسے تم ایک دوسرے سے بلند آواز کے ساتھ کرتے ہو (ایسا نہ ہو) کہ تمہارے

٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الاعتصام بالكتاب والسنة، باب: ما يكره من التعمق والتنازع في العلم والغلو في الدين والبدع، ٦/٢٦٦٢، الرقم: ٦٨٧٢، والترمذي في السنن، كتاب: تفسير القرآن، باب: ومن سورة الحجرات، ٥/٣٨٧، الرقم: ٣٢٦٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٦، الرقم: ١٥٥٤٨، والبزار في المسند، ٦/١٤٦، الرقم: ٢١٨٨.

سارے اعمال ہی (ایمان سمیت) غارت ہو جائیں اور تمہیں (ایمان اور اعمال کے برباد ہوجانے کا) شعور تک بھی نہ ہوo بے شک جو لوگ رسول اللہ (ﷺ) کی بارگاہ میں (ادب و نیاز کے باعث) اپنی آوازوں کو پست رکھتے ہیں، یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کو اللہ نے تقویٰ کے لیے چُن کر خالص کر لیا ہے۔ ان ہی کے لئے بخشش ہے اور اجرِ عظیم ہےo ﴾ ابن ابی ملیکہ اور ابن زبیر کا بیان ہے کہ اس کے بعد حضرت عمر (اور انہوں نے اپنے نانا جان حضرت ابو بکر کا ذکر نہیں کیا کہ) جب حضور نبی اکرم ﷺ سے کوئی بات کرتے تو اتنی آہستہ آواز سے بولتے کہ آواز سننے میں نہ آتی یہاں تک کہ سمجھی جا سکے۔‘‘

اسے امام بخاری، ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٦. عَنْ مُوْسَى بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ افْتَقَدَ ثَابِتَ بْنَ قَيْسٍ رضی الله عنه فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَنَا أَعْلَمُ لَكَ عِلْمَهُ. فَأَتَاهُ فَوَجَدَهُ جَالِسًا فِي بَيْتِهِ مُنَكِّسًا رَأْسَهُ فَقَالَ: مَا شَأْنُكَ؟ فَقَالَ: شَرٌّ، كَانَ يَرْفَعُ صَوْتَهُ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ ﷺ، فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَأَتَى الرَّجُلُ النَّبِيَّ ﷺ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَالَ: كَذَا وَكَذَا فَقَالَ مُوْسَى: فَرَجَعَ إِلَيْهِ الْمَرَّةَ الْآخِرَةَ بِبِشَارَةٍ عَظِيْمَةٍ فَقَالَ: اذْهَبْ إِلَيْهِ فَقُلْ لَهُ: إِنَّكَ لَسْتَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، وَلَكِنَّكَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

’’حضرت موسیٰ بن انس حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (تم میں سے) کوئی ایسا ہے جو ثابت بن قیس کی خبر لا کر دے۔ ایک آدمی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں آپ کو ان کی خبر لا کر دوں گا۔ سو وہ گئے تو انہیں دیکھا کہ وہ اپنے گھر میں سر جھکائے بیٹھے ہیں۔ پوچھا کیا حال ہے؟ انہوں نے جواب دیا: برا حال ہے کیونکہ میں حضور نبی اکرم ﷺ

٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: علامات النبوة في الإسلام ١٣٢٢/٣، الرقم: ٣٤١٧، وفي كتاب: تفسير القرآن، باب: لا ترفعوا أصواتكم فوق صوت النبي ﷺ، الآية، ١٨٣٣/٤، الرقم: ٤٥٦٥، والقرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ٣٠٤/١٦، وابن بشكوال في غوامض الأسماء المبهمة الواقعة في متون الأحاديث المسندة، ٦٩٩/٢۔

کی آواز سے اپنی آواز اونچی کر بیٹھا تھا لہٰذا میرے تمام عمل ضائع ہو چکے اور دوزخیوں میں میرا شمار ہو گیا۔ اس آدمی نے آ کر آپ ﷺ کی خدمت میں ان کی تمام صورتِ حال عرض کی۔ (حضرت موسیٰ بن انس کہتے ہیں کہ وہ آدمی بہت بڑی بشارت لے کر دوبارہ گیا) آپ ﷺ نے فرمایا: ان کے پاس جاؤ اور کہو کہ تم جہنمی نہیں بلکہ جنتیوں میں سے ہو۔‘‘ اسے امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

۷. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ حِيْنَ زَاغَتِ الشَّمْسُ، فَصَلَّى الظُّهْرَ، فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَذَكَرَ السَّاعَةَ، وَذَكَرَ أَنَّ بَيْنَ يَدَيْهَا أُمُوْرًا عِظَامًا، ثُمَّ قَالَ: مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَسْأَلَ عَنْ شَيْءٍ فَلْيَسْأَلْ عَنْهُ: فَوَاللهِ، لَا تَسْأَلُوْنِي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا أَخْبَرْتُكُمْ بِهِ مَا دُمْتُ فِي مَقَامِي هَذَا' قَالَ أَنَسٌ: فَأَكْثَرَ النَّاسُ الْبُكَاءَ، وَأَكْثَرَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَنْ يَقُوْلَ: سَلُوْنِي. فَقَالَ أَنَسٌ: فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ: أَيْنَ مَدْخَلِي يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: النَّارُ. فَقَامَ عَبْدُ اللهِ بْنُ حُذَافَةَ فَقَالَ: مَنْ أَبِي يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: أَبُوْكَ حُذَافَةُ. قَالَ: ثُمَّ أَكْثَرَ أَنْ يَقُوْلَ: سَلُوْنِي، سَلُوْنِي. فَبَرَكَ عُمَرُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ: رَضِيْنَا بِاللهِ رَبًّا، وَبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا، وَبِمُحَمَّدٍ ﷺ رَسُوْلاً. قَالَ: فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ حِيْنَ قَالَ عُمَرُ ذَلِكَ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَقَدْ عُرِضَتْ عَلَيَّ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ آنِفًا

۷: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الاعتصام بالكتاب والسنة، باب: ما يكره من كثرة السؤال وتكلف ما لا يعنيه، ۶/۲۶۶۰، الرقم: ۶۸۶۴، وفي كتاب: مواقيت الصلاة، باب: وقت الظهر عند الزوال، ۱/۲۰۰، الرقم: ۲۰۰۱، ۲۲۷۸، وفي كتاب: العلم، باب: حسن برك على ركبتيه عند الإمام أو المحدث، ۱/۴۷، الرقم: ۹۳، وفي الأدب المفرد، ۱: ۴۰۴، الرقم: ۱۱۸۴، ومسلم في الصحيح، كتاب: الفضائل، باب: توقيره ﷺ وترك إكثار سؤال عما لا ضرورة إليه، ۴/۱۸۳۲، الرقم: ۲۳۵۹، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳/۱۶۲، الرقم: ۱۲۶۸۱، وأبو يعلى في المسند، ۶/۲۸۶، الرقم: ۳۲۰۱، وابن حبان في الصحيح، ۱/۳۰۹، الرقم: ۱۰۶، والطبراني في المعجم الأوسط، ۹/۷۲، الرقم: ۹۱۵۵، ابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ۲/۱۰۶۔

فِي عُرْضِ هَذَا الْحَائِطِ، وَأَنَا أُصَلِّي، فَلَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وذكر الإمام ابن كثير في قوله تعالى: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا تَسْأَلُوْا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَلَكُمْ تَسُؤْكُمْ﴾ [المائدة، ٥: ١٠١]، عَنِ السَّدِّيِّ أَنَّهُ قَالَ: غَضِبَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَوْمًا مِنَ الْأَيَّامِ فَقَامَ خَطِيبًا فَقَالَ: سَلُوْنِي فَإِنَّكُمْ لَا تَسْأَلُوْنِي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا أَنْبَأْتُكُمْ بِهِ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ مِنْ بَنِي سَهْمٍ يُقَالُ لَهُ: عَبْدُ اللهِ بْنُ حُذَافَةَ وَكَانَ يُطْعَنُ فِيْهِ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَنْ أَبِي؟ فَقَالَ: أَبُوْكَ فُلَانٌ فَدَعَاهُ لِأَبِيْهِ فَقَامَ إِلَيْهِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ فَقَبَّلَ رِجْلَهُ وَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، رَضِيْنَا بِاللهِ رَبًّا وَبِكَ نَبِيًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا وَبِالْقُرْآنِ إِمَامًا فَاعْفُ عَنَّا عَفَا اللهُ عَنْكَ فَلَمْ يَزَلْ بِهِ حَتَّى رَضِيَ ...... الحديث.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آفتاب ڈھلا تو حضور نبی اکرم ﷺ تشریف لائے اور ظہر کی نماز پڑھائی پھر سلام پھیرنے کے بعد آپ ﷺ منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور قیامت کا ذکر کیا اور پھر فرمایا: اس سے پہلے بڑے بڑے واقعات و حادثات ہیں، پھر فرمایا: جو شخص کسی بھی نوعیت کی کوئی بات پوچھنا چاہتا ہے تو وہ پوچھے، خدا کی قسم! میں جب تک یہاں کھڑا ہوں تم جو بھی پوچھو گے اس کا جواب دوں گا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگوں نے زاروقطار رونا شروع کر دیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ جلال کے سبب بار بار یہ اعلان فرما رہے تھے کہ کوئی سوال کرو، مجھ سے (جو چاہو) پوچھ لو۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پھر ایک شخص کھڑا ہوا اور کہنے لگا: یا رسول اللہ! میرا ٹھکانہ کہاں ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: دوزخ میں۔ پھر حضرت عبد اللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میرا باپ کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تیرا باپ حذافہ ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر آپ ﷺ بار بار فرماتے رہے مجھ سے سوال کرو مجھ سے سوال کرو، چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ (تعظیماً) گھٹنوں کے بل بیٹھ کر عرض گذار ہوئے۔ ہم اللہ تعالیٰ کے رب ہونے پر، اسلام کے دین ہونے پر اور محمد مصطفیٰ ﷺ کے رسول ہونے پر راضی ہیں (اور ہمیں کچھ نہیں پوچھنا)۔ راوی کہتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ گذارش کی تو حضور نبی اکرم ﷺ خاموش ہو گئے پھر آپ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس

ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! ابھی ابھی اس دیوار کے سامنے مجھ پر جنت اور دوزخ پیش کی گئیں جبکہ میں نماز پڑھ رہا تھا تو آج کی طرح میں نے خیر اور شر کو کبھی نہیں دیکھا۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

’’علامہ ابن کثیر اللہ تعالیٰ کے اس فرمان ﴿اے ایمان والو! تم ایسی چیزوں کی نسبت سوال مت کیا کرو (جن پر قرآن خاموش ہو) کہ اگر وہ تمہارے لئے ظاہر کر دی جائیں تو تمہیں مشقت میں ڈال دیں (اور تمہیں بری لگیں)﴾ کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ امام سدی سے مروی ہے کہ ایک دن حضور نبی اکرم ﷺ (کسی بات پر خفا ہو کر) جلال میں آ گئے اور آپ ﷺ خطاب کے لئے قیام فرما ہوئے اور فرمایا: مجھ سے پوچھو! پس تم مجھ سے کسی چیز کے بارے میں نہیں پوچھو گے مگر یہ کہ میں تمہیں (اسی جگہ) اس کے بارے میں بتاؤں گا۔ پس بنو سُہم میں سے قبیلہ قریش کے ایک آدمی جنہیں عبد اللہ بن حذافہ کہا جاتا تھا اور جن کے نسب میں طعنہ زنی کی جاتی تھی (یعنی لوگ ان کے نسب میں شک کرتے تھے)، کھڑے ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میرا باپ کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تیرا باپ فلاں (حذافہ) شخص ہے۔ آپ ﷺ نے انہیں (ان کے اپنے) باپ کے نام کے ساتھ پکارا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور آپ ﷺ کے قدم مبارک چوم کر عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم اللہ تعالیٰ کے رب ہونے، آپ کے نبی ہونے اور اسلام کے دین ہونے اور قرآن کے امام و راہنما ہونے پر راضی ہیں، ہمیں معاف فرما دیجئے۔ اللہ تعالیٰ آپ سے مزید راضی ہو گا۔ پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسلسل عرض کرتے رہے یہاں تک کہ آپ ﷺ راضی ہو گئے۔‘‘

۸. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ وَالْحَلَّاقُ يَحْلِقُهُ وَأَطَافَ بِهِ أَصْحَابُهُ، فَمَا يُرِيْدُوْنَ أَنْ تَقَعَ شَعْرَةٌ إِلَّا فِي يَدِ رَجُلٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے دیکھا: حجام آپ ﷺ کے سر مبارک کے بال تراش رہا تھا اور آپ ﷺ کے صحابہ آپ ﷺ کے گرد گھوم رہے تھے۔ ان کی کوشش یہ تھی کہ حضور نبی اکرم ﷺ کا کوئی ایک موئے مبارک بھی زمین پر گرنے نہ پائے بلکہ ان میں سے کسی نہ کسی کے ہاتھ

۸: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب قرب النبي ﷺ من الناس وتبركهم به، ۴/۱۸۱۲، الرقم: ۲۳۲۵، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳/۱۳۳، ۱۳۷، الرقم: ۱۲۴۲۳، وعبد بن حميد في المسند، ۱/۳۸۰، الرقم: ۱۲۷۳۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

میں آ جائے۔'' اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

٩. عَنْ زَارِعٍ رضی اللہ عنہ (وَكَانَ فِي وَفْدِ عَبدِ الْقَيسِ) قَالَ: لَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فَجَعَلْنَا نَتَبَادَرُ مِنْ رَوَاحِلِنَا فَنُقَبِّلُ يَدَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَرِجْلَيْهِ.

رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ.

''حضرت زارع رضی اللہ عنہ جو کہ وفد عبد القیس میں شامل تھے بیان کرتے ہیں: جب ہم مدینہ منورہ حاضر ہوئے تو تیزی سے اپنی سواریوں سے اتر کر رسول اللہ ﷺ کے دست اقدس اور پاؤں مبارک کو چومنے لگے۔'' اس حدیث کو امام ابو داود اور امام بخاری نے الأدب المفرد میں روایت کیا ہے۔

١٠. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: كُنَّا فِي غَزْوَةٍ فَحَاصَ النَّاسُ حَيْصَةً. قُلْنَا: كَيفَ نَلْقَى النَّبِيَّ ﷺ وَقَدْ فَرَرْنَا! فَنَزَلَتْ ﴿إِلَّا مُتَحَرِّفًا لِقِتَالٍ﴾ [الأنفال، ٨: ١٦]. **فَقُلْنَا: لَا نَقْدِمُ الْمَدِينَةَ فَلَا يَرَانَا أَحَدٌ. فَقُلْنَا: لَوْ قَدِمْنَا. فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ. قُلْنَا: نَحْنُ الْفَرَّارُوْنَ. قَالَ: أَنْتُمُ الْعَكَّارُوْنَ. قَالَ: فَدَنَوْنَا فَقَبَّلْنَا يَدَهُ. فَقَالَ: اِنَّا فِئَةُ الْمُسْلِمِيْنَ.**

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَأَحْمَدُ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ وَهَذَا لَفْظُهُ.

''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی الله عنهما روایت کرتے ہیں: ہم ایک غزوہ میں تھے کہ لوگ بری

٩: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: الأدب، باب: قبلة الجسد، ٤/٣٥٧، الرقم: ٥٢٢٥، والبخاري في الأدب المفرد، ١/٣٣٩، الرقم: ٩٧٥، والطبراني في المعجم الكبير، ٥/٢٧٥، الرقم: ٥٣١٣، وفي شعب الإيمان، ٦/٤٧١، الرقم: ٧٧٢٩، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/٢، والحسيني في البيان والتعريف، ١/٢٤١، والمقرئ في تقبيل اليد، ١/٨٠، الرقم: ٢٠۔

١٠: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: الجهاد، باب: في التولي يوم الزحف، ٣/٤٦، الرقم: ٢٦٤٧، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٥٤١، الرقم: ٣٣٦٨٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٧٠، الرقم: ٥٣٨٤، والبخاري في الأدب المفرد، ١/٣٣٨، الرقم: ٩٧٢، والحسيني في البيان والتعريف، ١/٢٩٥، الرقم: ٧٨٦۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

طرح بکھر کر محاذ سے پیچھے ہٹ گئے۔ تو ہم نے کہا: اب حضور نبی اکرم ﷺ کو کیا منہ دکھائیں گے! ہم لوگ (جنگ سے) بھاگ گئے۔ اس پر آیت نازل ہوئی: ﴿بجز ان کے جو جنگی چال کے طور پر رُخ بدل دیں۔﴾ ہم نے کہا: اب مدینہ منورہ نہیں جائیں گے تاکہ ہمیں کوئی نہ دیکھے۔ پھر سوچا کہ اگر مدینہ چلے جائیں اور حضور نبی اکرم ﷺ صبح کی نماز کے لیے باہر تشریف لائیں گے۔ تو ہم عرض کر دیں گے کہ ہم بھگوڑے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں بلکہ تم پلٹ کر حملہ کرنے والے ہو۔ پس ہم قریب ہوئے اور ہم نے آپ ﷺ کا دستِ اقدس چوم لیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہم مسلمانوں کا گروہ ہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام ابو داود، احمد اور امام بخاری نے **الأدب المفرد** میں روایت کیا ہے اور یہ الفاظ بھی بخاری کے ہیں۔

۱۱. عَنْ طَلْحَةَ أَنَّ أَصْحَابَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالُوْا لِأَعْرَابِيٍّ جَاهِلٍ: سَلْهُ عَمَّنْ قَضَى نَحْبَهُ مَنْ هُوَ؟ وَكَانُوْا لَا يَجْتَرِئُوْنَ هُمْ عَلَى مَسْأَلَتِهِ يُوَقِّرُوْنَهُ وَيَهَابُوْنَهُ فَسَأَلَهُ الْأَعْرَابِيُّ، فَأَعْرَضَ عَنْهُ، ثُمَّ سَأَلَهُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ، ثُمَّ إِنِّي اطَّلَعْتُ مِنْ بَابِ الْمَسْجِدِ وَعَلَيَّ ثِيَابٌ خُضْرٌ، فَلَمَّا رَآنِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ قَالَ: أَيْنَ السَّائِلُ عَمَّنْ قَضَى نَحْبَهُ؟ قَالَ الْأَعْرَابِيُّ: أَنَا يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ: هٰذَا مِمَّنْ قَضَى نَحْبَهُ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ يَعْلَى.

’’حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ایک اَن پڑھ دیہاتی سے کہا کہ حضور نبی اکرم ﷺ سے اُن لوگوں کے بارے میں پوچھو جو اپنی نذر پوری کر چکے ہیں، کہ وہ کون ہیں۔ (دیہاتی کے توسل سے سوال کرنے کی وجہ یہ تھی کہ) خود صحابہ کرام حضور نبی اکرم ﷺ سے آپ کی تعظیم اور ڈر کی وجہ سے سوال کرنے کی جرأت نہیں کرتے تھے۔ دیہاتی نے عرض کیا تو آپ ﷺ نے رخِ انور پھیر لیا، اس نے پھر سوال کیا تو آپ نے اب بھی رخِ انور دوسری طرف کر لیا، پھر پوچھا تو

۱۱: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب، باب: مناقب طلحة بن عبيد الله رضي الله عنه، ٥/٦٤٥، الرقم: ٣٧٤٢، وفي كتاب: تفسير القرآن، باب: ومن سورة الأحزاب، ٥/٣٥٠، الرقم: ٣٢٠٣، وأبو يعلى في المسند، ٢/٢٦، الرقم: ٦٦٣، والطبري في جامع البيان في تفسير القرآن، ٢١/١٤٧، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ١/٢٨۔

آپ نے اب بھی چہرہ انور پھیر لیا۔ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ پھر میں مسجد کے دروازے سے سامنے ہوا، مجھ پر سبز رنگ کا لباس تھا۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے دیکھا تو پوچھا نذر پوری کرنے والے کے متعلق پوچھنے والا کہاں ہے؟ دیہاتی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں حاضر ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ (طلحہ) ان لوگوں میں سے ہیں جو اپنی نذر پوری کر چکے ہیں۔‘‘

۱۲. عَنْ أُسَامَةَ بْنِ شَرِيْکٍ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صلی الله عليه وآله وسلم وَأَصْحَابُهُ كَأَنَّمَا عَلَى رُءُوْسِهِمِ الطَّيْرُ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ کے اصحاب اس طرح تھے گویا ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں۔‘‘

اسے امام ابو داؤد اور احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔

۱۳. عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ رضي الله عنها قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم يُوْحَى إِلَيْهِ وَرَأْسُهُ فِي حِجْرِ عَلِيٍّ رضی الله عنه. فَلَمْ يُصَلِّ الْعَصْرَ حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: اَللَّهُمَّ، إِنَّ عَلِيًّا كَانَ فِي طَاعَتِکَ وَطَاعَةِ رَسُوْلِکَ، فَارْدُدْ عَلَيْهِ الشَّمْسَ. قَالَتْ أَسْمَاءُ رضي الله عنها: فَرَأَيْتُهَا غَرَبَتْ وَرَأَيْتُهَا طَلَعَتْ بَعْدَ مَا غَرَبَتْ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

۱۲: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: الطب، باب: في الرجل يتداوي، ٤/٣، الرقم: ٣٨٥٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٢٧٨، الرقم: ١٨٤٧٦، والنسائي في السنن الكبرى، ٣/٤٤٣، الرقم: ٥٨٧٥، والطبراني في المعجم الكبير، ١/١٨٥، الرقم: ٤٨٦، والحاكم في المستدرك، ١/٢٠٨، الرقم: ٤١٦، والطيالسي في المسند، ١/١٧١، الرقم: ١٢٣٢۔

۱۳: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٢٤/١٤٧، الرقم: ٣٩٠، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/٢٩٧، وابن كثير في البداية والنهاية، ٦/٨٣، والقاضي عياض في الشفاء، ١/٤٠٠، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ٢/١٣٧، والحلبي في السيرة الحلبية، ٢/١٠٣، والقرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ١٥/١٩٧۔

’’حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے مروی ہے: حضور نبی اکرم ﷺ پر وحی نازل ہو رہی تھی اور آپ ﷺ کا سرِ اقدس حضرت علی رضی اللہ عنہ کی گود میں تھا۔ وہ عصر کی نماز نہ پڑھ سکے یہاں تک کہ سورج غروب ہوگیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے دعا کی: اے اللہ! علی تیری اور تیرے رسول کی اطاعت میں تھا اس پر سورج واپس لوٹا دے۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے اسے غروب ہوتے ہوئے بھی دیکھا اور یہ بھی دیکھا کہ وہ غروب ہونے کے بعد دوبارہ طلوع ہوا۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

اَلْآثَارُ وَالْأَقْوَالُ

١. عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنْتُ قَائِمًا فِي الْمَسْجِدِ فَحَصَبَنِي رَجُلٌ، فَنَظَرْتُ فَإِذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ فَقَالَ: اذْهَبْ فَأْتِنِي بِهَذَيْنِ. فَجِئْتُهُ بِهِمَا قَالَ: مَنْ أَنْتُمَا أَوْ مِنْ أَيْنَ أَنْتُمَا؟ قَالَا: مِنْ أَهْلِ الطَّائِفِ، قَالَ: لَوْ كُنْتُمَا مِنْ أَهْلِ الْبَلَدِ لَأَوْجَعْتُكُمَا، تَرْفَعَانِ أَصْوَاتَكُمَا فِي مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

’’حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں مسجد میں کھڑا تھا کہ کسی نے مجھے (متوجہ کرنے کے لیے) کنکری ماری۔ میں نے نظر اٹھا کر دیکھا تو وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تھے۔ انہوں نے (ایک طرف اشارہ کر کے) مجھے فرمایا کہ جاؤ اور ان دو آدمیوں کو میرے پاس لے آؤ۔ میں دونوں کو آپ کے پاس لے آیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم کون لوگ ہو یا کہاں سے آئے ہو؟ دونوں نے عرض کیا: (ہم) اہل طائف (میں) سے ہیں۔ فرمایا: اگر تم اس شہر (مدینہ منورہ) کے رہنے والے ہوتے تو میں تمہیں سزا دیتا کہ تم رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں بلند آواز (سے گفتگو) کرتے ہو۔‘‘

اسے امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الصلاة، باب: رفع الصوت في المساجد، ١/١٧٩، الرقم: ٤٥٨، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢/٤٤٧، الرقم: ٤١٤٣، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٣/٢٩٤۔

۲. عَنِ ابْنِ شِمَاسَةَ الْمَهْرِيِّ قَالَ: حَضَرْنَا عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ رضی الله عنه وَهُوَ فِي سِيَاقَةِ الْمَوْتِ فَبَكَى طَوِيْلًا وَقَالَ: وَمَا كَانَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم، وَلَا أَجَلَّ فِي عَيْنِي مِنْهُ، وَمَا كُنْتُ أُطِيْقُ أَنْ أَمْلَأَ عَيْنَيَّ مِنْهُ إِجْلَالًا لَهُ. وَلَوْ سُئِلْتُ أَنْ أَصِفَهُ مَا أَطَقْتُ لِأَنِّي لَمْ أَكُنْ أَمْلَأُ عَيْنَيَّ مِنْهُ ...... الحديث. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

’’حضرت ابن شماسہ مہری بیان کرتے ہیں: حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ مرض الموت میں مبتلا تھے، ہم ان کی عیادت کے لئے گئے۔ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کافی دیر تک روتے رہے۔ پھر فرمانے لگے: مجھے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ کوئی شخص محبوب نہ تھا، نہ میری نظر میں آپ سے بڑھ کر کوئی بزرگ تھا، نہ ہی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جلالت کے پیشِ نظر میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جی بھر کے دیکھ سکا۔ اور اگر مجھے کہا جائے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حلیہ بیان کرو، تو میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حلیہ بیان نہیں کرسکتا کیونکہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کبھی آنکھ بھر کر نہیں دیکھ سکا۔‘‘ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

۳. عَنْ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ رضی الله عنه قَالَ: وُلِدْتُ أَنَا وَرَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم عَامَ الْفِيْلِ. قَالَ: وَسَأَلَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ قُبَاثَ بْنَ أَشْيَمَ أَخَا بَنِي يَعْمَرَ بْنِ لَيْثٍ: أَ أَنْتَ أَكْبَرُ أَمْ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم؟ فَقَالَ: رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم أَكْبَرُ مِنِّي وَأَنَا أَقْدَمُ مِنْهُ فِي الْمِيْلَادِ ...... الحديث. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ. وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت قیس بن مخرمہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: میں اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عام الفیل میں پیدا

۲: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: كون الإسلام يهدم ما قبله وكذا الهجرة والحج، ١/١١٢، الرقم: ١٢١، وابن منده في الإيمان، ١/٤٢٠، الرقم: ٢٧٠، وأبو عوانة في المسند، ١/٧٠، الرقم: ٢٠٠، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ٤/٢٥٩، والحسيني في البيان والتعريف، ١/١٥٧، الرقم: ٤١٨، والمناوي في فيض القدير، ٢/١٦٧۔

۳: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب، باب: ما جاء في ميلاد النبي صلی الله علیه وآله وسلم، ٥/٥٨٩، الرقم: ٣٦١٩، والحاكم في المستدرك، ٣/٧٢٤، الرقم: ٦٦٢٤، والطبراني في المعجم الكبير، ١٩/٣٧، الرقم: ٧٥، والشيباني في الآحاد والمثاني، ١/٤٠٧، الرقم: ٥٦٦، ٩٢٧۔

ہوئے۔ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے بنی یعمر بن لیث کے بھائی قباث بن اشیم سے پوچھا: تمہاری عمر زیادہ ہے یا حضور نبی اکرم ﷺ کی؟ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ مجھ سے بڑے ہیں اور میری ولادت پہلے ہے (یعنی اِحتراماً بڑائی اور عظمت کی ہر نسبت حضور نبی اکرم ﷺ کی طرف ہی کی)۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔ اور امام ابوعیسی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

٤. عَنْ مُوْسَی بْنِ عُقْبَةَ رضی اللہ عنہ فِي قِصَّةٍ طَوِيْلَةٍ: أَرْسَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رضی اللہ عنہ إِلَی قُرَيْشٍ ...... فَدَعُوْا عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رضی اللہ عنہ لِيَطُوْفَ بِالْبَيْتِ فَأَبَی أَنْ يَطُوْفَ، وَقَالَ: کُنْتُ لَا أَطُوْفُ بِهِ حَتَّی يَطُوْفَ بِهِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ. فَرَجَعَ إِلَی رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت موسیٰ بن عقبہ رضی اللہ عنہ سے طویل واقعہ میں مروی ہے: حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو (صلح حدیبیہ کے موقع پر) کفار کی طرف (سفیر بنا کر) روانہ کیا ...... (مذاکرات کے بعد) انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو طوافِ کعبہ کی دعوت دی تو آپ رضی اللہ عنہ نے فوراً انکار کر دیا اور فرمایا: اللہ کی قسم! میں اس وقت تک طواف نہیں کروں گا جب تک رسول اللہ ﷺ طواف نہیں کر لیتے۔ اور پھر (احترامِ مصطفیٰ ﷺ میں بغیر طواف ادا کیے) پلٹ کر حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آ گئے۔‘‘

اس روایت کو امام بیہقی نے بیان کیا ہے۔

٥. رُوِيَ أَنَّ أَبَا بَکْرٍ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةَ قَالَ: وَاللهِ، يَا رَسُوْلَ اللهِ، لَا أُکَلِّمُکَ بَعْدَهَا إِلَّا کَأَخِي السِّرَارِ. رَوَاهُ الْبَزَّارُ.

’’ایک روایت میں ہے کہ جب (نبی ﷺ کے سامنے بلند آواز سے کلام نہ کرنے سے متعلق) آیت نازل ہوئی تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: خدا کی قسم! آئندہ آپ سے اسی طرح عرض و معروض کروں گا جیسے کہ چھپ کر باتیں کرتے ہیں۔‘‘ اس روایت کو امام بزار نے ذکر کیا ہے۔

٤: أخرجه البيهقي في السنن الکبری، ٢٢١/٩، وأبو المحاسن في معتصر المختصر، ٣٦٩/٢، والقاضي عياض في الشفا بتعريف حقوق المصطفی ﷺ، ٥٩٣/٢۔

٥: أخرجه البزار في المسند، ١٢٧/١، الرقم: ٥٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/٤، الرقم: ١٦١٧٨۔

٦. إِنَّ عُمَرَ كَانَ إِذَا حَدَّثَهُ حَدَّثَهُ كَأَخِي السِّرَارِ، مَا كَانَ يُسْمِعُ رَسُولَ اللهِ ﷺ شَيْئًا بَعْدَ هَذِهِ الآيَةِ حَتَّى يَسْتَفْهِمَهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

’’حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب بات کرتے تو ایسے ہی باتیں کرتے جیسے پوشیدہ (بات) کرتا ہے۔ اس آیت کے نازل ہونے کے بعد تو (ادباً) اتنی آہستہ بات کرنے لگے کہ بسا اوقات حضور ﷺ کو دوبارہ دریافت کرنے کی ضرورت ہوتی۔‘‘ اس روایت کو امام بخاری نے ذکر کیا ہے۔

٧. رَوَى صَفْوَانُ بْنُ عَسَّالٍ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ فَبَيْنَا نَحْنُ عِنْدَهُ إِذْ نَادَاهُ أَعْرَابِيٌّ بِصَوْتٍ لَهُ جَهْوَرِيٍّ: يَا مُحَمَّدُ، فَأَجَابَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ نَحْوًا مِنْ صَوْتِهِ هَاؤُمُ فَقُلْنَا لَهُ: وَيْحَكَ اغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ فَإِنَّكَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ وَقَدْ نُهِيتَ عَنْ هَذَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

’’صفوان بن عسال رحمۃ اللہ نے روایت کی کہ ہم ایک سفر میں حضور نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ تھے۔ اس دوران کہ ہم آپ ﷺ کے پاس موجود تھے، ایک اعرابی نے آپ کو بلند آواز سے پکارا: یا محمد! (ﷺ)۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے بھی اسے بلند آواز میں جواب دیا کہ میں یہاں ہوں۔ ہم نے اس اعرابی سے کہا: تم پر افسوس ہے اپنی آواز پست کرو کیونکہ تم حضور نبی کریم ﷺ کے پاس ہو۔ اور اس (بلند آواز) سے منع کیا جاچکا ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔

٨. عَنْ مُغِيرَةَ بْنِ أَبِي رَزِينٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قِيلَ لِلْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رضي الله عنهما: أَيُّمَا أَكْبَرُ أَنْتَ أَمِ النَّبِيُّ ﷺ؟ فَقَالَ: هُوَ أَكْبَرُ مِنِّي وَأَنَا وُلِدْتُ قَبْلَهُ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ. وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

٦: أخرجه البخاري في الصحيح، ٦/٢٦٦٢، الرقم: ٦٨٧٢.

٧: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الدعوات، باب: في فضل التوبة والاستغفار وما ذكر من رحمة الله لعباده، ٥/٥٤٥، الرقم: ٣٥٣٥، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/٣٤٤، الرقم: ١١١٧٨، وابن حبان في الصحيح، ٢/٣٢٢، الرقم: ٥٦٢.

٨: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣/٣٦٢، الرقم: ٥٣٩٨، وابن أبي شيبة في المصنف،

’’حضرت مغیرہ بن ابی رزین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا: کون بڑا ہے آپ یا حضور نبی اکرم ﷺ؟ تو انہوں نے فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ مجھ سے بڑے ہیں اور میں تو (صرف) پیدا ان سے پہلے ہوا ہوں۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے اور اس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

۹. قال القاضي عياض: أما نصيحة المسلمين له بعد وفاته فالتزام التوقير والإجلال، وشدّة المحبة له، والمثابرة على تعلم سنته، والتفقه في شريعته، ومحبة أهل بيته وأصحابه.

’’قاضی عیاض فرماتے ہیں کہ مسلمانوں کی خیر خواہی آپ ﷺ کی وفات کے بعد یہ ہے کہ آپ ﷺ کی تعظیم و توقیر اور آپ ﷺ سے غایت محبت کو لازم جانیں۔ آپ ﷺ کی سنت کو سیکھنے کی ہمیشہ کوشش کریں اور آپ ﷺ کی شریعت میں تفقہ (حاصل) کریں اور آل و اصحاب سے محبت کریں۔

۱۰. قال ابن عباس: تعزروه: أي تجلوه. وقال المبرد: تعزروه: تبالغوا في تعظيمه.

’’حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آیت قرآنی تُعَزِّرُوْهُ سے مراد یہ ہے کہ آپ ﷺ کی تعظیم کرو اور مبرد رَحِمَهُ الله اس کے معنی میں کہتے ہیں کہ آپ ﷺ کی تعظیم میں خوب مبالغہ کرو۔‘‘

۱۱. وذكر القاضي عياض: قال سهل بن عبد الله: لا تقولوا قبل أن يقول، وإذا قال فاستمعوا له وأنصتوا. ونهوا عن التقدم والتعجل بقضاء أمر قبل

.... ۵/۲۹۶، الرقم: ۲۶۲۵۶: ۱۸/۷، الرقم: ۳۳۹۲۱، والشيباني في الآحاد والمثاني، ۱/۲۶۹، الرقم، ۳۵۰، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۹/۲۷۰، وقال: رواه الطبراني ورجاله رجال الصحيح۔

۹: أخرجه القاضي عياض في الشفا بتعريف حقوق المصطفىٰ ﷺ: ۵۱۰۔

۱۰: أخرجه القاضي عياض في الشفا بتعريف حقوق المصطفىٰ ﷺ: ۵۱۲۔

۱۱-۱۲: أخرجه القاضي عياض في الشفا بتعريف حقوق المصطفىٰ ﷺ: ۵۱۳۔

قضائه فيه، وأن يفتاتوا بشيء في ذلک من قتال أو غيره من أمر دينهم، إلّا بأمره ولا يسبقوه به. وإلى هذا يرجع قول الحسن، ومجاهد، والضحاک، والسدي، والثوري.

”قاضی عیاض ذکر کرتے ہیں: حضرت سہل بن عبد اللہ رَحِمَهُ الله فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کے کلام کرنے سے پہلے بات مت کرو اور جب حضور نبی اکرم ﷺ کلام فرماتے ہوں تو کان لگا کر سنو اور خاموش رہو۔ آپ ﷺ کے فیصلہ سے قبل کسی معاملہ پر فیصلہ کی جلدی کرنے سے رک جاؤ۔ آپ ﷺ کسی امر کا حکم دیں خواہ وہ جہاد سے متعلق ہو یا اس کے علاوہ اُمور دینیہ میں سے ہو، تو آپ ﷺ ہی کے ارشاد پر چلو۔ آپ ﷺ سے پہلے کسی معاملہ میں جلدی نہ کرو۔ حضرت حسن، مجاہد، ضحاک، سدی اور ثوری رحمھم اللہ کا قول بھی اسی طرف واقع ہے۔“

١٢. قال القاضي عياض: قال أبو محمد مكي: أي لا تسابقوه بالكلام، وتغلظوا له بالخطاب، ولا تنادوه باسمه نداء بعضكم لبعض ولكن عظموه ووَقِّروه ونادوه بأشرف ما يحب أن ينادى به: يا رسول الله، يا نبي الله.

”قاضی عیاض مزید بیان کرتے ہیں کہ ابو محمد مکی رَحِمَهُ الله نے کہا: آپ ﷺ سے بات کرنے میں سبقت نہ کرو۔ مخاطب کرو تو عزت و توقیر سے مخاطب کرو۔ اور آپ ﷺ کو اُن القاب سے پکارو جن سے پکارا جانا آپ ﷺ کو پسند ہو مثلاً یا رسول اللہ ﷺ، یا نبی اللہ ﷺ وغیرہ۔“

١٣. قال القاضي عياض: اعلم أن حرمة النبي ﷺ بعد موته، وتوقيره وتعظيمه، لازم كما كان في حال حياته، وذلک عند ذكره عليه السلام، وذكر حديثه وسنته، وسماع اسمه وسيرته، ومعاملة آله وعترته، وتعظيم أهل بيته وصحابته.

”قاضی عیاض رَحِمَهُ الله بیان کرتے ہیں کہ اس بات کو خوب یاد رکھو کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی

١٣: أخرجه القاضي عياض في الشفا بتعريف حقوق المصطفىٰ ﷺ: ٥١٩.

حرمت و تعظیم، عزت و تکریم آپ ﷺ کی وفات کے بعد بھی ایسی واجب ہے جیسے کہ آپ ﷺ کی حیاتِ ظاہری میں لازم تھی۔ اور یہ آپ ﷺ کے ذکر کے وقت اور آپ ﷺ کی حدیث و سنت اور آپ کے اسم گرامی اور سیرت مبارکہ کے سنتے وقت اور آپ ﷺ کی آل و اہل بیت اور صحابہ کرام کے ذکر سنتے وقت تعظیم و توقیر واجب ہے۔‘‘

۱۴. قال القاضي عياض: من إعظام النبي ﷺ وإكباره إعظام جميع أسبابه، وإكرام مشاهده وأمكنته من مكة والمدينة، ومعاهده، وما لمسه عليه السلام، أو عُرِف به.

’’قاضی عیاضؒ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی عظمت و احترام میں سے یہ بھی ہے کہ جو چیز بھی آپ ﷺ سے منسوب ہو اس کا احترام کیا جائے۔ آپ ﷺ کی محافل مقدسہ، مقامات مقدسہ جیسے مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ اور ہر وہ چیز جس کو آپ ﷺ نے کبھی مس کیا ہو یا جو آپ ﷺ کے ساتھ مشہور ہوگئی ہو، ان سب کی تعظیم و توقیر کی جائے۔‘‘

۱۵. قال أبو إبراهيم التجيبي: واجب على كل مؤمن متى ذكره، أو ذكر عنده أن يخضع ويخشع، ويتوقر ويسكن من حركته، ويأخذ في هيبته وإجلاله بما كان يأخذ به نفسه لو كان بين يديه، ويتأدب بما أدبنا الله به.

’’حضرت ابو ابراہیم تجیبی کہتے ہیں کہ مسلمان پر واجب ہے کہ جب بھی آپ ﷺ کا ذکر کرے یا اس کے سامنے آپ ﷺ کا ذکر ہو تو خشوع و خضوع کے ساتھ آپ ﷺ کی تعظیم و توقیر کرے۔ اپنی حرکات میں سکون و قرار اور آپ ﷺ کی ہیبت و جلال کا مظاہرہ کرے اور یہ ایسا ہونا چاہئے کہ اگر وہ آپ ﷺ کے سامنے آپ ﷺ کے دربار میں موجود ہو تو جیسی اس وقت اس کی حالت ہو ویسی ہی اس وقت بھی ہو۔ اور جیسا اللہ ﷻ نے آپ ﷺ کا ادب سکھایا ویسا ادب کرے۔‘‘

۱۴: أخرجه القاضي عياض في الشفا بتعريف حقوق المصطفىٰ ﷺ: ۵۴۰۔

۱۵: أخرجه القاضي عياض في الشفا بتعريف حقوق المصطفىٰ ﷺ: ۵۱۹، والنبهاني في سعادة الدارين: ۲۲۰۔

١٦. حدثنا ابن حميد، قال: ناظر أبو جعفر أمير المؤمنين مالكاً في مسجد رسول الله ﷺ، فقال له مالک: يا أمير المؤمنين، لا ترفع صوتک في هذا المسجد، فإن الله تعالى أدب قوماً فقال: ﴿لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوا لَهُ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ أَن تَحْبَطَ أَعْمَالُكُمْ وَأَنتُمْ لَا تَشْعُرُونَ﴾ [الحجرات، ٤٩: ٢] ومدح قوماً فقال ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَغُضُّونَ أَصْوَاتَهُمْ عِندَ رَسُولِ اللهِ أُوْلَئِكَ الَّذِينَ امْتَحَنَ اللهُ قُلُوبَهُمْ لِلتَّقْوَى لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ عَظِيمٌ﴾ [الحجرات، ٤٩: ٣] وذم قوماً فقال: ﴿إِنَّ الَّذِينَ يُنَادُونَكَ مِن وَرَاء الْحُجُرَاتِ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ﴾ [الحجرات، ٤٩: ٤] وإن حرمته ميتاً كحرمته حياً. فاستكان لها أبو جعفر، وقال: يا أبا عبد الله، أأستقبل القبلة وأدعو أم أستقبل رسول الله ﷺ؟ فقال: ولم تصرف وجهک عنه وهو وسيلتک ووسيلة أبيک آدم عليه السلام إلى الله تعالى يوم القيامة؟ بل استقبله واستشفع به، فيشفعه الله، قال الله تعالى: ﴿وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذ ظَّلَمُواْ أَنفُسَهُمْ جَآؤُوکَ فَاسْتَغْفَرُواْ اللهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُواْ اللهَ تَوَّاباً رَّحِيماً﴾ [النساء، ٤: ٦٤]

”ابن حمیدؒ سے بالاسناد مروی ہے کہ خلیفہ ابو جعفر نے حضرت امام مالکؒ سے رسول اللہ ﷺ کی مسجد شریف میں مناظرہ کیا۔ امام صاحبؒ نے اُس سے کہا: اے امیر المومنین! اس مسجد میں بلند آواز سے نہ بولو، کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ایک جماعت کو ادب سکھایا کہ ﴿اے ایمان والو! تم اپنی آوازوں کو نبیِّ مکرّم (ﷺ) کی آواز سے بلند مت کیا کرو اور اُن کے ساتھ اِس طرح بلند آواز سے بات (بھی) نہ کیا کرو جیسے تم ایک دوسرے سے بلند آواز کے ساتھ کرتے ہو (ایسا نہ ہو) کہ تمہارے سارے اعمال ہی (ایمان سمیت) غارت ہوجائیں اور تمہیں (ایمان اور اعمال کے برباد ہوجانے کا) شعور تک بھی نہ ہو﴾ اور دوسری جماعت کی مدح فرمائی کہ ﴿بے شک جو لوگ رسول اللہ (ﷺ) کی بارگاہ میں (ادب و نیاز کے باعث) اپنی آوازوں کو پست رکھتے ہیں، یہی وہ لوگ

١٦: أخرجه القاضي عياض في الشفا بتعريف حقوق المصطفىٰ: ٥٢٠۔

ہیں جن کے دلوں کو اللہ نے تقویٰ کے لیے چُن کر خالص کرلیا ہے۔ ان ہی کے لیے بخشش ہے اور اجرِ عظیم ہے﴾ اور ایک قوم کی مذمت و برائی بیان فرمائی کہ: ﴿بے شک جو لوگ آپ کو حجروں کے باہر سے پکارتے ہیں ان میں سے اکثر (آپ کے بلند مقام و مرتبہ اور آدابِ تعظیم کی) سمجھ نہیں رکھتے﴾ امام مالک نے فرمایا کہ بلا شبہ آپ ﷺ کی عزت و حرمت اب بھی اسی طرح ہے جس طرح آپ ﷺ کی حیات ظاہری میں تھی۔ یہ سن کر ابو جعفر خاموش ہو گیا۔

’’پھر ابو جعفر نے دریافت کیا کہ اے ابو عبد اللہ (امام مالکؒ) میں قبلہ کی طرف متوجہ ہو کر دعا مانگوں یا رسول اللہ ﷺ کی طرف متوجہ ہوں۔ آپ نے فرمایا: تم کیوں حضور نبی اکرم ﷺ سے منہ پھیرتے ہو حالانکہ حضور نبی اکرم ﷺ تمہارے اور تمہارے والد حضرت آدم علیہ السلام کے بروز قیامت اللہ عزوجل کی جناب میں وسیلہ ہیں۔ بلکہ تم حضور نبی اکرم ﷺ ہی کی طرف متوجہ ہو کر آپ ﷺ سے شفاعت مانگو پھر اللہ عزوجل آپ ﷺ کی شفاعت قبول فرمائے گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ﴿اور (اے حبیب!) اگر وہ لوگ جب اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھے تھے آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاتے اور اللہ سے معافی مانگتے اور رسول (ﷺ) بھی ان کے لیے مغفرت طلب کرتے تو وہ (اس وسیلہ اور شفاعت کی بنا پر) ضرور اللہ کو توبہ قبول فرمانے والا نہایت مہربان پاتے o﴾۔‘‘

۱۷. قال مصعب بن عبد الله: كان مالك إذا ذكر النبي ﷺ يتغير لونه، وينحني حتى يصعب ذلك على جلسائه، فقيل له يوماً في ذلك، فقال: لو رأيتم ما رأيت لما أنكرتم علي ما ترون، ولقد كنت أرى محمد ابن المنكدر، وكان سيد القراء لا نكاد نسأله عن حديث أبداً إلا يبكي حتى نرحمه.

’’مصعب بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں کہ امام مالک رحمۃ اللہ کا (ادب و محبتِ مصطفیٰ ﷺ میں) یہ حال تھا کہ جب ان کے سامنے حضور نبی اکرم ﷺ کا ذکر کیا جاتا تو ان کا رنگ بدل جاتا اور خوب جھک جاتے (متواضع ہو جاتے) حتیٰ کہ ان کے مصاحبوں (شرکاء مجلس) کو گراں معلوم ہوتا۔ ایک دن اس بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: اگر تم وہ دیکھو جو میں دیکھتا ہوں تو ضرور میری اس حالت کا انکار نہ کرو۔ میں نے محمد بن منکدرؒ کو دیکھا وہ قاریوں کے سردار تھا۔ جب کبھی بھی ہم ان سے حدیث کے بارے میں سوال کرتے تو وہ اتنا روتے کہ ہمیں ان پر رحم آتا۔‘‘

۱۷: أخرجه القاضي عياض في الشفا بتعريف حقوق المصطفیٰ ﷺ: ۵۲۱۔

۱۸. قال مصعب بن عبد الله: ولقد كنت أرى جعفر بن محمد الصادق، وكان كثير الدعابة والتبسم، فإذا ذكر عنده النبي ﷺ اصفر. وما رأيته يحدث عن رسول الله ﷺ إلا على طهارة. وقال أيضاً كان ابن سيرين ربما يضحک، فإذا ذكر عنده حديث النبي ﷺ خشع. وقال: كان عبد الرحمن بن مهدي إذا قرأ حديث النبي ﷺ أمرهم بالسكوت، وقال: ﴿لَا تَرْفَعُوْا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ﴾ [الحجرات، ٢:٤٩] ويتأول أنه يجب له من الإنصات عند قراءة حديثه ما يجب له عند سماع قوله.

”مصعب بن عبد اللہ رَحِمَهُ الله بیان کرتے ہیں کہ بیشک میں نے امام جعفر بن محمد الصادق کو دیکھا ہے حالانکہ وہ انتہائی خوش مزاج اور ظریف الطبع تھے۔ لیکن جب بھی ان کے سامنے حضور نبی اکرم ﷺ کا ذکرِ جمیل کیا جاتا تو ان کا چہرہ زرد ہو جاتا تھا۔ میں نے ان کو کبھی بے وضو حدیث بیان کرتے نہیں دیکھا۔ اسی طرح بیان کرتے ہیں کہ ابن سیرینؒ ایک ہنس مکھ آدمی تھے۔ لیکن جب بھی ان کے سامنے حضور نبی اکرم ﷺ کی حدیث بیان کی جاتی تو متواضع ہو جاتے۔ اور مصعب بن عبد اللہ ہی بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبد الرحمٰن بن مہدیؒ جب حضور نبی اکرم ﷺ کی حدیث پڑھتے تو خاموش رہنے کا حکم فرماتے اور فرماتے کہ ﴿اے ایمان والو! تم اپنی آوازوں کو نبیِ مکرّم (ﷺ) کی آواز سے بلند مت کیا کرو﴾ اس کی تاویل میں کہتے کہ قرأتِ حدیث کے وقت خاموش رہنا واجب ہے جیسا کہ خود آپ ﷺ کا فرمان سننے کے وقت سکوت واجب ہے۔“

۱۹. قال مالک: جاء رجل إلى ابن المسيب، فسأله عن حديث وهو مضطجع، فجلس وحدثه، فقال له الرجل: وددت أنک لم تتعن، فقال: إني كرهت أن أحدثک عن رسول الله ﷺ وأنا مضطجع.

”حضرت امام مالک رَحِمَهُ الله فرماتے ہیں کہ ایک شخص حضرت ابن مسیّب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں

۱۸: أخرجه القاضي عياض في الشفا بتعريف حقوق المصطفىٰ ﷺ: ٥٢١۔

۱۹: أخرجه القاضي عياض في الشفا بتعريف حقوق المصطفىٰ ﷺ: ٥٢٤۔

آیا۔ اس نے ایک حدیث دریافت کی۔ آپ لیٹے ہوئے تھے، اٹھ کر بیٹھ گئے۔ پھر یہ حدیث بیان کی۔ اس شخص نے آپ سے کہا: میری خواہش تو یہ تھی کہ حضرت لیٹے لیٹے ہی حدیث بیان فرما دیتے، اٹھنے کی زحمت نہ فرماتے۔ آپ نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کی حدیث لیٹے لیٹے بیان کرنے کو مکروہ جانتا ہوں۔‘‘

٢٠. قال مصعب بن عبد الله: كان مالك بن أنس إذا حدث عن رسول الله ﷺ توضأ وتهيأ، ولبس ثيابه، ثم يحدث. قال مصعب: فسئل عن ذلك، فقال: إنه حديث رسول الله ﷺ.

’’مصعب بن عبد اللہ رَحِمَهُ الله بیان کرتے ہیں کہ حضرت مالک بن انس ﷛ جب کوئی حدیث بیان فرماتے تو وضو کرتے، تیاری کرتے اور عمدہ لباس پہنتے، پھر حدیث بیان کرتے۔ مصعب فرماتے ہیں کہ اس اہتمام کے بارے میں حضرت امام مالک رَحِمَهُ الله سے کسی نے پوچھا تو آپ نے فرمایا: ’’یہ رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے۔‘‘

٢١. قال مطرف: كان إذا أتى الناس مالكاً خرجت إليهم الجارية فتقول لهم: يقول لكم الشيخ: تريدون الحديث أو المسائل؟ فإن قالوا: المسائل. خرج إليهم، وإن قالوا: الحديث. دخل مغتسله، واغتسل وتطيب، ولبس ثياباً جدداً، ولبس ساجه وتعمم، ووضع على رأسه رداء، وتلقى له منصة، فيخرج فيجلس عليها وعليه الخشوع، ولا يزال يبخر بالعود حتى يفرغ من حديث رسول الله ﷺ قال: ولم يكن يجلس على تلك المنصة إلا إذا حدث عن رسول الله ﷺ.

قال ابن أبي أويس: فقيل لمالك في ذلك، فقال: أحب أن أعظم

٢٠: أخرجه القاضي عياض في الشفا بتعريف حقوق المصطفىٰ ﷺ: ٥٢٤۔

٢١: أخرجه القاضي عياض في الشفا بتعريف حقوق المصطفىٰ ﷺ: ٥٢٤۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش
www.MinhajBooks.com

حديث رسول الله ﷺ، ولا أحدث به إلا على طهارة متمكناً. وقال: وكان يكره أن يحدث في الطريق، أو وهو قائم، أو مستعجل. وقال: أحب أن أفهم حديث رسول الله ﷺ.

”مُطَرِّف فرماتے ہیں کہ جب لوگ حضرت امام مالکؒ کے پاس آتے تو پہلے آپ کی خادمہ آتی اور ان سے کہتی کہ حضرت امام رَحِمَهُ الله نے دریافت فرمایا ہے کہ کیا تم حدیث کی سماعت کرنے آئے ہو یا مسئلہ دریافت کرنے؟ اگر وہ کہتے کہ مسئلہ دریافت کرنے آئے ہیں تو آپ فوراً باہر تشریف لے آتے اور اگر وہ کہتے کہ حدیث کی سماعت کرنے آئے ہیں تو آپ (اہتماماً) پہلے غسل خانہ جاتے، غسل کرتے، خوشبو لگاتے اور عمدہ لباس پہنتے۔ عمامہ باندھتے، پھر اپنے سر پر چادر لپیٹتے، تخت بچھایا جاتا پھر آپ باہر تشریف لاتے اور اس تخت پر جلوہ افروز ہوتے۔ اس طرح پر کہ آپ پر انتہائی عجز و انکساری طاری ہوتی جب تک درس حدیث سے فارغ نہ ہوتے برابر اگر کی خوشبو سلگائی جاتی رہتی۔ دیگر راویوں نے کہا کہ اس تخت پر آپ جب ہی تشریف فرما ہوتے جبکہ آپ کو حدیث رسول ﷺ بیان کرنی ہوتی۔

”حضرت ابن ابی اویسؒ کہتے ہیں کہ اس بارے میں حضرت امام مالکؒ سے کسی نے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: ”میں اسے بہت محبوب رکھتا ہوں کہ حدیث رسول ﷺ کی خوب تعظیم کروں۔ میں باوضو بیٹھ کر حدیث بیان کرتا ہوں۔ فرمایا میں اسے مکروہ جانتا ہوں کہ راستہ میں یا کھڑے کھڑے یا جلدی میں حدیث بیان کی جائے اور فرمایا کہ میں یہ پسند کرتا ہوں کہ حدیث رسول اللہ ﷺ کو خوب سمجھا کر بیان کروں۔“

٢٢. قال عبد الله بن المبارک: کنت عند مالک، وهو يحدثنا، فلدغته عقرب ست عشرة مرةً، وهو يتغير لونه ويصفر ولا يقطع حديث رسول الله ﷺ فلما فرغ من المجلس، وتفرق الناس عنه قلت له: يا أبا عبد الله، لقد رأيت اليوم منک عجباً. قال: نعم، لدغتني عقرب ست عشرة مرة، وأنا صابر في جميع ذلک، وإنما صبرت إجلالاً لحديث رسول الله ﷺ.

٢٢: أخرجه القاضي عياض في الشفا بتعريف حقوق المصطفیٰ ﷺ: ٥٢٦.

’’حضرت عبد اللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت امام مالک رحمہ اللہ کے پاس تھا اور آپ حدیث کا درس دے رہے تھے۔ اس حال میں آپ کو سولہ مرتبہ بچھو نے ڈنگ مارا۔ (شدتِ اَلم سے) آپ کا رنگ متغیر ہوگیا اور چہرہ مبارک زرد پڑ گیا مگر حدیث رسول ﷺ کو منقطع نہ فرمایا۔ پس جب آپ مجلس سے فارغ ہوئے اور لوگ چلے گئے تو آپ سے میں نے عرض کیا: اے ابو عبد اللہ! آج میں نے ایک عجیب بات دیکھی۔ آپ نے فرمایا: ہاں! مجھے بچھو نے سولہ مرتبہ ڈسا لیکن میں نے حدیث رسول ﷺ کی عظمت و جلال کی بنا پر صبر کیا۔‘‘

۲۳. كان مالك رحمه الله لا يركب بالمدينة دابة وكان يقول: أستحي من الله أن أطأ تربة فيها رسول الله ﷺ بحافر دابة.

’’حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ مدینہ منورہ میں جانور پر سوار ہوکر نہ چلتے اور فرماتے کہ مجھے خدا سے شرم آتی ہے کہ میں سواری کے جانور سے اس ارضِ مقدس کو پامال کروں جہاں اللہ ﷻ کے رسول ﷺ جلوہ فرما ہیں۔‘‘

۲۴. قد حكى أبو عبد الرحمن السلمي عن أحمد بن فضلويه الزاهد، وكان من الغزاة الرماة، أنه قال: ما مسست القوس بيدي إلا على طهارة منذ بلغني أن النبي ﷺ أخذ القوس بيده.

’’ابو عبدالرحمٰن سلمی رَحِمَهُ الله، احمد بن فضلویہ زاہد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ غزوات میں (معروف) تیرانداز تھے۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس کمان کو کبھی بغیر وضو نہیں چھوا جب سے حضور نبی اکرم ﷺ نے اسے اپنے دست مبارک میں لیا۔‘‘

۲۵. قال ابن عباس: ما خلق الله تعالى وما ذرأ نفسا هي أكرم من محمد ﷺ وما سمعت الله أقسم بحياة أحد غيره فقال: ﴿لَعَمْرُكَ إِنَّهُمْ لَفِي

۲۳: أخرجه القاضي عياض في الشفا بتعريف حقوق المصطفىٰ ﷺ: ۵۲۴۔

۲۴: أخرجه القاضي عياض في الشفا بتعريف حقوق المصطفىٰ ﷺ: ۵۴۱۔

۲۵: أخرجه ابن الجوزي في الوفا بأحوال المصطفىٰ ﷺ: ۳۶۴۔

سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُوْنَ﴾ [الحجر، ١٥: ٧٢]

”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے اللہ تعالیٰ نے کوئی ایسا نفس تخلیق نہیں فرمایا اور نہ دنیا میں ظاہر فرمایا جو اللہ تعالیٰ کے ہاں حضور نبی اکرم ﷺ سے زیادہ معظم و مکرم ہو اور میں نے نہیں سنا کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے آپ ﷺ کے سوا کسی پیغمبر کی زندگی کی قسم کھائی ہو۔ صرف آپ ہی کے متعلق فرمایا: ﴿(اے حبیبِ مکرّم!) آپ کی عمرِ مبارک کی قسم، بے شک یہ لوگ (بھی قومِ لوط کی طرح) اپنی بدمستی میں سرگرداں پھر رہے ہیںo﴾“

۲٦. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما فِي قَوْلِهِ تَعَالَى ﴿لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا﴾ [النور، ٢٤:٦٣]: كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ: يَا مُحَمَّدُ، يَا أَبَا الْقَاسِمِ، فَنَهَاهُمُ اللهُ عزوجل عَنْ ذٰلِكَ إِعْظَامًا لِنَبِيِّهِ ﷺ، قَالَ: فَقُوْلُوْا: يَا نَبِيَّ اللهِ، يَا رَسُوْلَ اللهِ.

”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان ﴿(اے مسلمانو!) تم رسول کے بلانے کو آپس میں ایک دوسرے کو بلانے کی مثل قرار نہ دو﴾ کی تفسیر میں فرمایا: بعض لوگ آپ ﷺ کو آپ کے اسم مبارک یعنی یا محمد اور یا ابو قاسم کہہ کر مخاطب کرتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی عظمت کے اظہار کے لیے ان کو اس طرح پکارنے سے منع کر دیا اور فرمایا کہ (آپ ﷺ کو) یا نَبِيَّ الله، یا رَسُوْلَ الله (کے القاب سے) پکارا کرو۔“

۲۷. قال الإمام القسطلاني: وأن المصلي يخاطبه بقوله: السلام عليك أيها النبي، ولا يخاطب غيره. و أنه كان يجب على من دعاه وهو في الصلاة أن يجيبه، ويشهد له حديث أبي سعيد بن المعلى: كنت أصلي في المسجد، فدعاني رسول الله ﷺ: فلم أجبه... الحديث، وفيه: ألم يقل الله تعالى: ﴿اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ﴾ [الأنفال، ٨: ٢٤]، فإجابته

۲٦: أخرجه ابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٣/٣٠٧۔

۲۷: أخرجه الإمام القسطلاني في المواهِب اللّدنيّة بِالْمنحِ الْمحمّديّة، ٢/ ٣٠٣۔

فرض، يعصي المرء بتركها.

''امام قسطلانی بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ نمازی، نماز میں آپ ﷺ کو مخاطب کر کے ''اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ أَيُّهَا النَّبِيّ'' کہتا ہے جب کہ کسی دوسرے کو مخاطب نہیں کرسکتا۔ یہ خصوصیت بھی ہے کہ کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہو اور آپ ﷺ اسے بلائیں تو اس پر واجب ہے کہ وہ حاضر ہو۔ اس پر حضرت ابوسعید بن معلّٰی رضی اللہ عنہ کی حدیث دلالت کرتی ہے۔ وہ فرماتے ہیں: میں مسجد میں نماز پڑھ رہا تھا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھے بلایا، میں حاضر نہ ہوا...... الحدیث۔ اس میں یہ ہے کہ بعد میں آپ ﷺ نے فرمایا: کیا اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد نہیں فرمایا: ﴿جب (بھی) رسول (ﷺ) تمہیں کسی کام کے لیے بلائیں جو تمہیں (جاودانی) زندگی عطا کرتا ہے تو اللہ اور رسول (ﷺ) کو فرمانبرداری کے ساتھ جواب دیتے ہوئے (فوراً) حاضر ہو جایا کرو﴾۔ تو آپ ﷺ کے حکم پر حاضر ہونا فرض ہے اور اسے ترک کرنے والا گناہ گار ہوتا ہے۔''

٢٨. قال الإمام القسطلاني: ومن علامات محبته ﷺ تعظيمه عند ذكره، وإظهار الخشوع والخضوع والانكسار مع سماع اسمه، فكل من أحب شيئاً خضع له، كما كان كثير من الصحابة بعد إذا ذكروه خشعوا واقشعرت جلودهم وبكوا، وكذلك كان كثير من التابعين فمن بعدهم يفعلون ذلك محبة وشوقاً وتهيباً وتوقيراً.

''امام قسطلانی بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ کی محبت کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ آپ ﷺ کا ذکر کرتے وقت اَدب و تعظیم کا خیال رکھا جائے۔ نیز جب آپ ﷺ کا اسم گرامی سنے تو خشوع و خضوع کا اظہار کیا جائے، کیونکہ جو کوئی کسی سے محبت کرتا ہے تو اس کے لیے جھک جاتا ہے جیسا کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے وصال کے بعد اکثر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ ﷺ کا ذکر کرتے ہوئے خشوع و خضوع اختیار کرتے اور ان کے جسموں کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے اور وہ رونے لگتے۔ اسی طرح اکثر تابعین اور ان کے بعد کے لوگ آپ ﷺ کی محبت، شوق اور تعظیم و توقیر کے طور پر ایسا کرتے تھے۔''

٢٨: أخرجه الإمام القسطلاني في المواهب اللّدنيّة بِالْمنحِ المحمّديّة، ٢/ ٤٩٦۔

فَصْلٌ فِي التَّبَرُّكِ بِالنَّبِيِّ ﷺ وَآثَارِهِ الشَّرِيفَةِ

﴿حضور ﷺ کی ذاتِ اقدس اور آپ ﷺ کے آثار سے حصولِ برکت کا بیان﴾

اَلْآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

١. وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى. (البقرة، ٢: ١٢٥)

”اور (حکم دیا کہ) ابراہیم (علیہ السلام) کے کھڑے ہونے کی جگہ کو مقامِ نماز بنا لو۔“

٢. وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اِنَّ اٰيَةَ مُلْكِهٖٓ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ التَّابُوْتُ فِيْهِ سَكِيْنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَبَقِيَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ اٰلُ مُوْسٰى وَاٰلُ هٰرُوْنَ تَحْمِلُهُ الْمَلٰٓئِكَةُ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ (البقرة، ٢: ٢٤٨)

”اور ان کے نبی نے ان سے فرمایا اس کی سلطنت (کے من جانب اللہ ہونے) کی نشانی یہ ہے کہ تمہارے پاس صندوق آئے گا اس میں تمہارے رب کی طرف سے سکونِ قلب کا سامان ہوگا اور کچھ آلِ موسیٰ اور آلِ ہارون کے چھوڑے ہوئے تبرکات ہوں گے اسے فرشتوں نے اٹھایا ہوا ہوگا، اگر تم ایمان والے ہو تو بیشک اس میں تمہارے لئے بڑی نشانی ہے ۝“

٣. هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهٗ ۚ قَالَ رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۚ اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ. (آل عمران، ٣: ٣٨)

”اسی جگہ زکریا (علیہ السلام) نے اپنے رب سے دعا کی، عرض کیا: میرے مولا! مجھے اپنی جناب سے پاکیزہ اولاد عطا فرما، بیشک تو ہی دعا کا سننے والا ہے۔“

٤. اِذْهَبُوْا بِقَمِيْصِيْ هٰذَا فَاَلْقُوْهُ عَلٰى وَجْهِ اَبِيْ يَاْتِ بَصِيْرًا. (يوسف، ١٢: ٩٣)

”میرا یہ قمیض لے جاؤ، سو اسے میرے باپ کے چہرے پر ڈال دینا، وہ بینا ہو جائیں گے۔“

٥. سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَکْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِیَهٗ مِنْ اٰیٰتِنَا ط اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُo

(بني إسرائيل، ١٧: ١)

’’وہ ذات (ہر نقص اور کمزوری سے) پاک ہے جو رات کے تھوڑے سے حصہ میں اپنے (محبوب اور مقرّب) بندے کو مسجدِ حرام سے (اس) مسجدِ اقصیٰ تک لے گئی جس کے گرد و نواح کو ہم نے بابرکت بنا دیا ہے تاکہ ہم اس (بندۂ کامل) کو اپنی نشانیاں دکھائیں بے شک وہی خوب سننے والا خوب دیکھنے والا ہےo‘‘

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

١. عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ رضی الله عنه يَقُوْلُ: ذَهَبَتْ بِي خَالَتِي إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّ ابْنَ أُخْتِي وَجِعٌ. فَمَسَحَ رَأْسِي وَدَعَا لِي بِالْبَرَكَةِ، ثُمَّ تَوَضَّأَ. فَشَرِبْتُ مِنْ وَضُوْئِهِ، ثُمَّ قُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهِ، فَنَظَرْتُ إِلَى خَاتَمِ النُّبُوَّةِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ، مِثْلَ زِرِّ الْحَجَلَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت سائب بن یزید رضی الله عنہ سے مروی ہے، میری خالہ جان مجھے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں لے جا کر عرض گزار ہوئیں: یا رسول اللہ! میرا بھانجا بیمار ہے۔ آپ ﷺ نے میرے سر پر اپنا دستِ اقدس پھیرا اور میرے لئے برکت کی دعا فرمائی پھر وضو فرمایا۔ تو میں نے آپ ﷺ کے وضو کا پانی پیا پھر آپ ﷺ کے پیچھے کھڑا ہو گیا تو آپ ﷺ کے دونوں مبارک شانوں کے درمیان مہرِ

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الوضوء، باب: استعمال فضل وضوء الناس، ١/٨١، الرقم: ١٨٧، وفي كتاب: المناقب، باب: كنية النبي ﷺ، ٣/١٣٠١، الرقم: ٣٣٤٧، وفي باب: خاتم النبوة، ٣/١٣٠١، الرقم: ٣٣٤٨، وفي كتاب: المرضى، باب: من ذهب بالصبي المريض ليدعى له، ٥/٢١٤٦، الرقم: ٥٣٤٦، وفي كتاب: الدعوات، باب: الدعاء للصبيان بالبركة ومسح رؤوسهم، ٥/٢٣٣٧، الرقم: ٥٩٩١، ومسلم في الصحيح، كتاب: الفضائل، باب: إثبات خاتم النبوة وصفته ومحله من جسده ﷺ، ٤/١٨٢٣، الرقم: ٢٣٤٥۔

نبوت کی زیارت کی جو کبوتر کے انڈے یا حجلۂ عروسی کے جھالر جیسی تھی۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢. عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ رضی الله عنه يَقُوْلُ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم بِالْهَاجِرَةِ. فَأُتِيَ بِوَضُوْءٍ فَتَوَضَّأَ، فَجَعَلَ النَّاسُ يَأْخُذُوْنَ مِنْ فَضْلِ وَضُوْئِهِ فَيَتَمَسَّحُوْنَ بِهِ. فَصَلَّى النَّبِيُّ صلی الله عليه وآله وسلم الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ، وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ، وَبَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةٌ. وَقَالَ أَبُوْ مُوْسَى: دَعَا النَّبِيُّ صلی الله عليه وآله وسلم بِقَدَحٍ فِيْهِ مَاءٌ. فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَوَجْهَهُ فِيْهِ، وَمَجَّ فِيْهِ، ثُمَّ قَالَ لَهُمَا: اشْرَبَا مِنْهُ، وَأَفْرِغَا عَلَى وُجُوْهِكُمَا وَنُحُوْرِكُمَا.

وفي رواية عنه: قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم فِي قُبَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ أَدَمٍ، وَرَأَيْتُ بِلَالًا أَخَذَ وَضُوْءَ رَسُوْلِ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم، وَرَأَيْتُ النَّاسَ يَبْتَدِرُوْنَ ذَاكَ الْوَضُوْءَ. فَمَنْ أَصَابَ مِنْهُ شَيْئًا تَمَسَّحَ بِهِ، وَمَنْ لَمْ يُصِبْ مِنْهُ شَيْئًا أَخَذَ مِنْ بَلَلِ يَدِ صَاحِبِهِ. ثُمَّ رَأَيْتُ بِلَالًا أَخَذَ عَنَزَةً فَرَكَزَهَا، وَخَرَجَ النَّبِيُّ صلی الله عليه وآله وسلم فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مُشَمِّرًا، صَلَّى إِلَى الْعَنَزَةِ بِالنَّاسِ رَكْعَتَيْنِ، وَرَأَيْتُ النَّاسَ وَالدَّوَابَّ يَمُرُّوْنَ مِنْ بَيْنِ يَدَيِ الْعَنَزَةِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ مُخْتَصَرًا.

’’حضرت ابوجُحَیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دوپہر کے وقت ہمارے پاس تشریف لائے۔ پانی لایا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وضو فرمایا۔ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وضو کے بچے ہوئے پانی کو لینے لگے اور اُسے اپنے اوپر ملنے لگے۔ پس حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ظہر کی دو رکعتیں اور عصر کی دو

٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الوضوء، باب: استعمال فضل وضوء الناس، ١/٨٠، الرقم: ١٨٥، وفي كتاب: الصلاة في الثياب، باب: الصلاة في الثوب الأحمر، ١/١٤٧، الرقم: ٣٦٩، وفي كتاب: الصلاة، باب: سترة الإمام سترة من خلفه، ١/١٨٧، الرقم: ٤٧٣، وفي كتاب: الوضوء، باب: الغسل والوضوء في المخضب والقدح والخشب والحجارة، ١/٨٣، الرقم: ١٩٣، ومسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل أبي موسى وأبي عامر الأشعريين رضي الله عنهما، ٤/١٩٤٣، الرقم: ٢٤٩٧، وأبو يعلى في المسند، ١٣/٣٠١، الرقم: ٣٠١۔

رکعتیں ادا فرمائیں اور آپ ﷺ کے سامنے نیزہ تھا۔ حضرت ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے پانی کا ایک پیالہ منگوایا۔ پس اپنے ہاتھوں اور چہرہ اقدس کو اُسی میں دھویا اور اُسی میں کلی کی پھر اُن دونوں سے فرمایا: اس میں سے پی لو اور اپنے چہروں اور سینوں پر ڈال لو۔‘‘

’’اور ابو جُحَیفہ رضی اللہ عنہ سے ہی مروی روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو چمڑے کے ایک سرخ خیمے میں دیکھا اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حضور نبی اکرم ﷺ کا استعمال شدہ پانی لیتے دیکھا اور میں نے لوگوں کو آپ ﷺ کے استعمال شدہ پانی کی طرف لپکتے دیکھا۔ جسے کچھ مل گیا اُس نے اسے اپنے اُوپر مل لیا اور جسے اس میں سے ذرا بھی نہ ملا اُس نے اپنے ساتھی کے ہاتھ سے تری حاصل کی (اور اسے اپنے جسم پر مل لیا)۔ پھر میں نے دیکھا کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے نیزہ لے کر گاڑ دیا اور حضور نبی اکرم ﷺ سُرخ لباس میں ملبوس تھے اور اپنے کپڑے سمیٹتے ہوئے باہر تشریف لائے اور نیزے کی طرف منہ کر کے لوگوں کو دو رکعتیں پڑھائیں۔ اور میں نے دیکھا کہ نیزے سے پرے آدمی اور جانور گزر رہے ہیں۔‘‘ اس حدیث کو امام بخاری اور مسلم نے مختصراً بیان کیا ہے۔

۳. عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانَ رضي الله عنهما قَالَا: إِنَّ عُرْوَةَ جَعَلَ يَرْمُقُ أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ بِعَيْنَيْهِ، قَالَ: فَوَاللهِ، مَا تَنَخَّمَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ نُخَامَةً إِلَّا وَقَعَتْ فِي كَفِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ فَدَلَکَ بِهَا وَجْهَهُ وَجِلْدَهُ. وَإِذَا أَمَرَهُمْ ابْتَدَرُوْا أَمْرَهُ. وَإِذَا تَوَضَّأَ كَادُوْا يَقْتَتِلُوْنَ عَلَى وَضُوْئِهِ. وَإِذَا تَكَلَّمَ خَفَضُوْا أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَهُ، وَمَا يُحِدُّوْنَ إِلَيْهِ النَّظَرَ تَعْظِيْمًا لَهُ. فَرَجَعَ عُرْوَةُ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ: أَي قَوْمِ، وَاللهِ، لَقَدْ وَفَدْتُ عَلَى الْمُلُوْکِ، وَوَفَدْتُ عَلَى قَيْصَرَ وَكِسْرَى وَالنَّجَاشِيِّ. وَاللهِ، إِنْ رَأَيْتُ مَلِكًا قَطُّ يُعَظِّمُهُ أَصْحَابُهُ مَا يُعَظِّمُ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ ﷺ مُحَمَّدًا ...... الحديث. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ.

۳: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الشروط، باب: الشروط في الجهاد والمصالحة مع أهل الحرب وكتابة الشروط في القرض، ۲/۹۷٤، الرقم: ۲۵۸۱، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/۳۲۹، والطبراني في المعجم الكبير، ۲۰/۹، الرقم: ۱۳، وابن حبان في الصحيح، ۱۱/۲۱٦، الرقم: ٤۸۷۲، والبيهقي في السنن الكبرى، ۹/۲۲۰۔

’’حضرت مسور بن مخرمہ اور حضرت مروان رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: عروہ بن مسعود (جب بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں کفار کا وکیل بن کر آیا تو) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دیکھتا رہا کہ جب بھی آپ ﷺ اپنا لعابِ دہن (زمین پر) پھینکتے تو کوئی نہ کوئی صحابی اسے اپنے ہاتھ میں لے لیتا اور وہ اسے اپنے چہرے اور بدن پر مل لیتا تھا۔ جب آپ ﷺ کسی بات کا حکم دیتے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس کی فوری تعمیل کرتے تھے۔ جب آپ ﷺ وضو فرماتے تو لوگ آپ ﷺ کے استعمال شدہ پانی کو حاصل کرنے کے لئے ایک دوسرے پر ٹوٹ پڑتے۔ جب آپ ﷺ گفتگو فرماتے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنی آوازوں کو پست کر لیتے تھے اور انتہائی تعظیم کے باعث آپ ﷺ کی طرف نظر جما کر بھی نہیں دیکھتے تھے۔ اس کے بعد عروہ اپنے ساتھیوں کی طرف لوٹ گیا اور ان سے کہنے لگا: اے میری قوم! خدا کی قسم! میں (عظیم الشان) بادشاہوں کے درباروں میں سفیر بن کر گیا ہوں، میں قیصر و کسریٰ اور نجاشی جیسے بادشاہوں کے درباروں میں حاضر ہوا ہوں۔ لیکن خدا کی قسم! میں نے کوئی ایسا بادشاہ نہیں دیکھا کہ اس کے درباری اس کی اس طرح تعظیم کرتے ہوں جیسے محمد ﷺ کے اصحاب ان کی تعظیم کرتے ہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٤. عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضي الله عنه قَالَ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِبُرْدَةٍ فَقَالَ سَهْلٌ لِلْقَوْمِ: أَتَدْرُوْنَ مَا الْبُرْدَةُ؟ فَقَالَ الْقَوْمُ: هِيَ الشَّمْلَةُ. فَقَالَ سَهْلٌ: هِيَ شَمْلَةٌ مَنْسُوْجَةٌ فِيْهَا حَاشِيَتُهَا، فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَكْسُوْكَ هَذِهِ فَأَخَذَهَا النَّبِيُّ ﷺ مُحْتَاجًا إِلَيْهَا، فَلَبِسَهَا فَرَآهَا عَلَيْهِ رَجُلٌ مِنَ الصَّحَابَةِ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَا أَحْسَنَ هَذِهِ فَاكْسُنِيْهَا فَقَالَ: نَعَمْ، فَلَمَّا قَامَ النَّبِيُّ ﷺ لَامَهُ أَصْحَابُهُ قَالُوْا: مَا أَحْسَنْتَ حِيْنَ رَأَيْتَ النَّبِيَّ ﷺ أَخَذَهَا مُحْتَاجًا إِلَيْهَا ثُمَّ سَأَلْتَهُ إِيَّاهَا وَقَدْ عَرَفْتَ أَنَّهُ لَا يُسْأَلُ شَيْئًا فَيَمْنَعَهُ فَقَالَ: رَجَوْتُ بَرَكَتَهَا حِيْنَ لَبِسَهَا النَّبِيُّ ﷺ لَعَلِّي أُكَفَّنُ فِيْهَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الأدب، باب: حسن الخلق و السخاء وما يكره ما البخل، ٥/٢٢٤٥، الرقم: ٥٦٨٩، والطبراني في المعجم الكبير، ٦/١٤٣، الرقم: ٥٧٨٥، وعبد بن حميد في المسند، ١/١٧٠، الرقم: ٤٦٢۔

’’حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک عورت چادر لے کر حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئی۔ حضرت سہل نے دوسرے حضرات سے کہا: کیا آپ جانتے ہیں کہ یہ چادر کیسی ہے؟ دوسرے حضرات نے جواب دیا کہ یہ شملہ ہے۔ حضرت سہل نے کہا کہ یہ ایسی شملہ ہے جس کے حاشیے بنے ہوئے ہیں۔ وہ عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! میں اسے آپ کے پہننے کی خاطر لائی ہوں۔ پس حضور نبی اکرم ﷺ نے وہ قبول فرما لی اور آپ کو ضرورت بھی تھی اور اسے پہننے کا شرف بخشا، جب صحابہ کرام میں سے ایک شخص نے اسے آپ ﷺ کے جسم اطہر پر دیکھا تو وہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! یہ تو بہت اچھی ہے لہٰذا یہ مجھے پہنا دیجئے۔ فرمایا: اچھا۔ جب حضور نبی اکرم ﷺ اٹھ کر چلے گئے تو دوسرے صحابہ کرام نے انہیں ملامت کی اور کہا کہ آپ نے اچھا نہیں کیا۔ کیونکہ جب آپ نے یہ دیکھ لیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اسے قبول فرما لیا اور آپ ﷺ کو اس کی ضرورت بھی ہے اس کے باوجود آپ نے وہی مانگ لی اور آپ یہ بھی جانتے ہیں کہ جب آپ ﷺ سے سوال کیا جائے تو آپ ﷺ انکار نہیں فرماتے۔ اس صحابی نے کہا کہ میں اس کی برکت کا امیدوار ہوں کیونکہ اس کو حضور نبی اکرم ﷺ کے جسم اطہر سے لگنے کا شرف حاصل ہوگیا ہے لہٰذا میں چاہتا ہوں کہ اسی میں کفن دیا جاؤں۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

۵. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا رَمَى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ الْجَمْرَةَ، وَنَحَرَ نُسُكَهُ، وَحَلَقَ، نَاوَلَ الْحَالِقَ شِقَّهُ الْأَيْمَنَ، فَحَلَقَهُ. ثُمَّ دَعَا أَبَا طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيَّ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ. ثُمَّ نَاوَلَهُ الشِّقَّ الْأَيْسَرَ، فَقَالَ: احْلِقْ. فَحَلَقَهُ فَأَعْطَاهُ أَبَا طَلْحَةَ فَقَالَ: اقْسِمْهُ بَيْنَ النَّاسِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ نے مقام جمرہ پر

۵: أخرجه مسلم في الصحيح، ۲/۹۴۸، كتاب: الحج، باب: بيان أن السنة يوم النحر أن يرمي ثم ينحر ثم يحلق، الرقم: ۱۳۰۵، والترمذي في السنن، كتاب: الحج، باب: ما جاء بأي جانب الرأس يبدأ في الحلق، ۳/۲۵۵، الرقم: ۹۱۲، وأبو داود في السنن، كتاب: المناسك، باب: الحلق والتقصير، ۲/۲۰۳، الرقم: ۱۹۸۱، والنسائي في السنن الكبرى، ۲/۴۴۹، الرقم: ۴۱۱۴۔

کنکریاں ماریں اور اپنی قربانی کا فریضہ ادا فرما لیا تو آپ ﷺ نے سرِ انور کا دایاں حصہ حجام کے سامنے کر دیا، اس نے بال مبارک مونڈے۔ پھر آپ ﷺ نے حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کو بلایا اور انہیں بال عطا فرمائے۔ اِس کے بعد حجام کے سامنے (سرِ انور کی) بائیں جانب کی اور فرمایا: یہ بھی مونڈو۔ اس نے ادھر کے بال مبارک بھی مونڈ دیئے۔ آپ ﷺ نے وہ بال بھی حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کو عطا فرمائے اور فرمایا: یہ بال لوگوں میں تقسیم کر دو۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم، ترمذی اور ابو داود نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٦. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ وَالْحَلَّاقُ يَحْلِقُهُ وَأَطَافَ بِهِ أَصْحَابُهُ. فَمَا يُرِيْدُوْنَ أَنْ تَقَعَ شَعْرَةٌ إِلَّا فِي يَدِ رَجُلٍ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے دیکھا: حجام آپ ﷺ کے سر مبارک کی حجامت بنا رہا تھا اور آپ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ ﷺ کے گرد گھوم رہے تھے اور ان کی کوشش یہ تھی کہ حضور نبی اکرم ﷺ کا کوئی ایک بال مبارک بھی زمین پر گرنے نہ پائے بلکہ ان میں سے کسی نہ کسی کے ہاتھ میں آ جائے۔‘‘ اس حدیث کو امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٧. عَنْ أَبِي قُرَادٍ السُّلَمِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَدَعَا بِطَهُوْرٍ فَغَمَسَ يَدَهُ فَتَوَضَّأَ فَتَتَبَّعْنَاهُ فَحَسَوْنَاهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَا حَمَلَكُمْ عَلَى مَا فَعَلْتُمْ؟ قُلْنَا: حُبُّ اللهِ وَرَسُوْلِهِ، قَالَ: فَإِنْ أَحْبَبْتُمْ أَنْ يُحِبَّكُمُ اللهُ وَرَسُوْلُهُ فَأَدُّوْا إِذَا اؤْتُمِنْتُمْ وَاصْدُقُوْا إِذَا حَدَّثْتُمْ وَأَحْسِنُوْا جِوَارَ مَنْ جَاوَرَكُمْ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

٦: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الفضائل، باب: قرب النبي ﷺ من الناس وتبركهم به، ٤/ ١٨١٢، الرقم: ٢٣٢٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/ ١٣٣، ١٣٧، الرقم: ١٢٤٢٣، وعبد بن حميد في المسند، ١/ ٣٨٠، الرقم: ١٢٧٣۔

٧: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٦/ ٣٢٠، الرقم: ٦٥١٧، والشيباني في الآحاد والمثاني، ٣/ ٨١، الرقم: ١٣٩٧۔

’’حضرت ابو قراد سلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک دفعہ حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھے تھے، آپ ﷺ نے وضو کے لئے پانی منگوایا، اپنا ہاتھ اس میں ڈبویا اور وضو کیا ہم نے باقی ماندہ پانی لیا اور پی لیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم نے ایسے کیوں کیا؟ ہم نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی محبت کے پیشِ نظر۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم چاہتے ہو کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول تم سے محبت کرے تو جب تمہارے پاس امانت رکھی جائے تو اسے لوٹا دیا کرو، سچ بولو اور جو بھی تمہارے ہمسائے میں ہو اس سے اچھا سلوک کرو۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۸. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّ أَبَاهُ مَالِکَ بْنَ سَنَانٍ رضی اللہ عنہ لَمَّا أُصِيْبَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِي وَجْهِهِ يَوْمَ أُحُدٍ مَصَّ دَمَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَازْدَرَدَهُ فَقِيْلَ لَهُ: أَتَشْرَبُ الدَّمَ؟ قَالَ: نَعَمْ، أَشْرَبُ دَمَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: خَالَطَ دَمِي بِدَمِهِ لَا تَمَسُّهُ النَّارُ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ان کے والد حضرت مالک بن سنان رضی اللہ عنہ غزوہ اُحد میں حضور نبی اکرم ﷺ کے (چہرۂ اقدس پر آنے والے) زخم مبارک کو (اپنی زبان سے) چاٹنے اور (اس میں سے بہنے والا خون) چوسنے لگے۔ جس سے زخم کی جگہ چمکنے لگی ان سے کہا گیا کہ کیا تم خون پی رہے ہو؟ انہوں نے کہا: ہاں میں حضور نبی اکرم ﷺ کا (پاک) خون پی رہا ہوں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس کے خون سے میرا خون مل گیا اسے دوزخ کی آگ کبھی نہیں چھوئے گی۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

اَلْآثَارُ وَالْأَقْوَالُ

۱. عَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ جَاءَ إِلَى الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ فَقَبَّلَهُ

۸: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ۹/۴۷، الرقم: ۹۰۹۸، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۸/۲۷۰۔

۱: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الحج، باب: ما ذكر في الحجر الأسود، ۲/۵۷۹، الرقم: ۱۵۲۰، ومسلم في الصحيح، كتاب: الحج، باب: استحباب تقبيل الحجر الأسود في الطواف، ۲/۹۲۵، الرقم: ۱۲۷۰، والنسائي في السنن، كتاب: مناسك الحج،ـــ

فَقَالَ: إِنِّي أَعْلَمُ أَنَّکَ حَجَرٌ لَا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ وَلَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُقَبِّلُکَ مَا قَبَّلْتُکَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عابس بن ربیعہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حجر اسود کے پاس آئے اور اسے بوسہ دے کر کہا: میں خوب جانتا ہوں کہ تو پتھر ہے جو نہ نقصان پہنچا سکتا ہے اور نہ نفع۔ اگر میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں بھی تجھے بوسہ نہ دیتا۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲. عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: قُلْتُ لِعَبِيْدَةَ: عِنْدَنَا مِنْ شَعَرِ النَّبِيِّ ﷺ. أَصَبْنَاهُ مِنْ قِبَلِ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ أَوْ مِنْ قِبَلِ أَهْلِ أَنَسٍ. فَقَالَ: لَأَنْ تَکُوْنَ عِنْدِي شَعَرَةٌ مِنْهُ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

’’امام ابن سیرین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ سے کہا: ہمارے پاس حضور نبی اکرم ﷺ کے کچھ موئے مبارک ہیں جنہیں ہم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یا ان کے گھر والوں سے حاصل کیا ہے۔ حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر ان میں سے ایک موئے مبارک بھی میرے پاس ہوتا تو وہ مجھے دنیا و مافیہا سے کہیں زیادہ محبوب ہوتا۔‘‘ اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

۳. عَنْ عَبْدِ اللهِ مَوْلَی أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَکْرٍ رضی اللہ عنہما في رواية طويلة

باب: تقبيل الحجر، ۵/۲۷۷، الرقم: ۲۹۳۷، وأبو داود في السنن، كتاب: المناسك، باب: في تقبيل الحجر، ۲/۱۷۵، الرقم: ۱۸۷۳، وابن ماجه في السنن، كتاب: المناسك، باب: استلام الحجر، ۲/۹۸۱، الرقم: ۲۹۴۳۔

۲: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الوضوء، باب: الماء الذي يغسل به شعر الإنسان، ۱/۷۵، الرقم: ۱۶۸، والبيهقي في السنن الكبرى، ۷/۶۷، الرقم: ۱۳۱۸۸۔

۳: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: اللباس والزينة، باب: تحريم استعمال إناء الذهب والفضة على الرجال، ۳/۱۶۴۱، الرقم: ۲۰۶۹، وأبو داود في السنن، كتاب: اللباس، باب: الرخصة في العلم وخيط الحرير، ۴/۴۹، الرقم: ۴۰۵۴، والبيهقي في السنن الكبرى، ۲/۴۲۳، الرقم: ۴۰۱۰، وفي شعب الإيمان ۵/۱۴۱، الرقم: ۶۱۰۸، وأبو عوانة في المسند، ۱/۲۳۰، الرقم: ۵۱۱ وابن راهويه في المسند، ۱/۱۳۳، الرقم: ۳۰۔

قَالَ: أَخْبَرَتْهُ أَسْمَاءُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ رضي الله عنهما عَنْ جُبَّةِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ: هَذِهِ جُبَّةُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. فَأَخْرَجَتْ إِلَيَّ جُبَّةَ طَيَالِسَةٍ كِسْرَوَانِيَّةٍ. لَهَا لِبْنَةُ دِيْبَاجٍ فَرْجَيْهَا مَكْفُوْفَيْنِ بِالدِّيْبَاجِ فَقَالَتْ: هَذِهِ كَانَتْ عِنْدَ عَائِشَةَ حَتَّى قُبِضَتْ. فَلَمَّا قُبِضَتْ قَبَضْتُهَا وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَلْبَسُهَا. فَنَحْنُ نَغْسِلُهَا لِلْمَرْضَى يُسْتَشْفَى بِهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُوْدَاوُدَ.

’’حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما کے غلام حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ ایک طویل روایت میں بیان کرتے ہیں کہ انہیں حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے حضور نبی اکرم ﷺ کے جبّہ مبارک کے متعلق بتایا اور فرمایا: یہ حضور نبی اکرم ﷺ کا جبّہ مبارک ہے اور پھر ایک جبّہ نکال کر دکھایا جو موٹا دھاری دار کسروانی (کسریٰ کے بادشاہ کی طرف منسوب) جبّہ تھا جس کا گریبان دیباج کا تھا اوراس کے دامنوں پر دیباج کے جھالر تھے۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے فرمایا: یہ مبارک جبّہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس ان کی وفات تک محفوظ رہا۔ جب ان کی وفات ہوئی تو یہ میں نے لے لیا۔ یہی وہ مبارک جبّہ ہے جسے حضور نبی اکرم ﷺ پہنتے تھے۔ سو ہم اسے دھوکر اس کا پانی بیماروں کو پلاتے ہیں اوراس کے ذریعے شفا طلب کی جاتی ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام مسلم اور ابو داود نے روایت کیا ہے۔

٤. عن سلمى أن الحسن بن علي، وابن عباس، وابن جعفر أتوها فقالوا لها: اصنعي لنا طعاماً مما كان يعجب رسول الله ﷺ.

’’حضرت سلمیٰ بیان کرتی ہیں کہ حضرت امام حسن بن علی، حضرت عبد اللہ بن عباس اور حضرت ابن جعفر رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے اور انہوں نے ان سے فرمائش کی کہ آپ ہمیں وہ کھانا تیار کر دیجئے جو رسول اللہ ﷺ پسند فرمایا کرتے تھے۔‘‘

٥. قال الغزالي: كل من يتبرك بمشاهدته في حياته يتبرك بزيارته

٤: أخرجه الترمذي في الشمائل المحمديه، ١٤٨/١، الرقم: ١٧٩، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٩٩/٢٤، الرقم: ٧٥٩، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٢٤١/٤، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٣٢٥/١٠۔

٥: أخرجه الغزالي في إحياء علوم الدين، ٢٤٧/٢۔

بعد وفاته.

''امام غزالی فرماتے ہیں کہ ہر وہ شخص کہ زندگی میں جس کی زیارت سے برکت حاصل کی جاسکتی ہے، وفات کے بعد بھی اس کی زیارت سے برکت حاصل کی جاسکتی ہے۔''

٦. قالت صفية بنت نجدة: كان لأبي محذورة قُصَّة في مقدم رأسه إذا قعد وأرسلها أصابت الأرض. فقيل له: ألا تحلقها؟ فقال: لم أكن بالذي أحلقها، وقد مسها رسول الله ﷺ بيده.

''صفیہ بنت نجدہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کے سر کے اگلے بال اتنے دراز تھے جب وہ بیٹھ کر لٹکاتے تو زمین سے لگ جاتے تھے۔ کسی نے ان سے دریافت کیا کہ تم اسے کٹواتے کیوں نہیں؟ فرمایا: میں اسے ہرگز کٹوانے کے لئے تیار نہیں کیونکہ اسے رسول اللہ ﷺ نے اپنے دست مبارک سے چھوا ہے۔''

٧. عن صَفِيَّة بنت نَجدَة قالت: وكانت في قلنسوة خالد بن وليد شَعَراتٌ من شَعره فسقطت قلنسوتُه في بعض حُروبِه، فشدَّ عليها شدةً أنكر عليه أصحاب النبي ﷺ كَثرةَ مَن قُتِل فيها، فقال: لم أفعلُها بسبب القَلَنسُوة، بل لما تضَمَّنَتُه من شَعرِه ﷺ لئلا أُسلَب بركتها وتقع في أيدي المشركين.

''حضرت صفیہ بنت نجدہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی ٹوپی میں حضور نبی اکرم ﷺ کے چند موئے مبارک تھے۔ ایک مرتبہ جب وہ ٹوپی کسی جہاد میں گر پڑی تو (آپ سب کچھ وہیں چھوڑ کر فوراً) اس کے لینے کیلئے تیزی سے دوڑ پڑے (اور انہیں دوبارہ حاصل کر لیا)۔ جب اس جہاد میں بکثرت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم شہید ہوئے تو لوگوں نے آپ پر اعتراض کیا۔ فرمایا: میں نے صرف ٹوپی کے حاصل کرنے کے لیے اتنی تگ و دو نہیں کی بلکہ اس ٹوپی میں حضور نبی اکرم ﷺ کے موئے مبارک تھے۔ مجھے خوف ہوا کہ کہیں اگر یہ مشرکین کے ہاتھ لگ گئی تو میں ان کی برکت سے محروم ہو جاؤں گا۔''

٦: أخرجه القاضي عياض في الشفا بتعريف حقوق المصطفىٰ ﷺ: ٥٤٠۔

٧: أخرجه القاضي عياض في الشفا بتعريف حقوق المصطفىٰ ﷺ، ٢: ٦١٩۔